نہایت صحیح اور مکمل نسخہ پوتھی آتم پرکاش

سری بھگوت گیتا

حسب فرمایش جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب چوک متی لاہور

رجسٹرڈ

نہایت صحیح و مکمل نسخہ

پوتھی آتم پرکاش

سری بھگوت گیتا

جسکو

ایک لائق گیتا کے پریمی سے اصل کیمطابق
شدھ کرا کے پرکاشت کیا

حسب فرمائش

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز پبلشرز
وتاجران کتب چوک متی لاہور
امرت الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام بابو الیشر داس بھارگو چھپی

بشن پد اوّل

کنول نیتر کٹ پٹمبر اور مرلی کو دھرنگ
مکٹ کنڈل کرل کٹیا ساںور ایہہ ورنگ
کنول جمنا وہیں آگے سگل گوپیں کو من ہرنگ
پیت بسنتر گرڑ داہن چرن نت سکھ ساگرنگ
اکرت کیل کاول نسدن گنج بھون ووجا گرنگ
اجرا مرا ڈول نسپل پرشوتم پرا پرنگ
گوپی ناتھ گوپال کرو کنس ہرنا کش ہرنگ
گل پھول مال دینال بوچن اور سندر کیشورنگ
بنسی دھرلی دیوچہ بل چھلیو بر باد ننگ
جل ڈوبتی گجراکھ لیتوں لنک چھیدلوار دنگ
ست دیپ نوکھنڈ چوداں بھو نکینے رام جے اک پلنگ
دردینا کی لاج لاکھی کان میں اُمپا کرنگ
دینا ناتھ دیال پورن کرنائے کرنا گرنگ
کب دت داس بلاس نسین نام جپت نت ناگرنگ

اوم

شری گنیش آیئنمہ

شری اوم نمو بھگوتے واسدیوا ے۔ واسدیو وشویشر آدی پرش اپرم پار الیکھ پُرکھا یئنمہ۔

دوہا

جگت بندھو پرماتما جیئے کی جانن ہار — سرب جگت کے ہو پتا سکل وشو آدھار
کرنا سندھو سروگیہ ہو نیارے کاری بھگوان — اتل ہے مہما آپ کی کو کر سکے بکھان
اجرامر جگدیش ہو پربھو اننت اناد — کیونکر کوئی گا سکے پربھو تمہر دگن باد
چار وید گھٹ شاستر کہتے تمہیں اننت — بینتی بینتی کہتے پربھو رشی سادھ اور سنت
روِ ششی اگنی اُوجل بھومی اور آکاش — تمہری مایا کا کریں یہ سب ہی پرکاش
ویاپک سب سنسار میں ہو تم دینا ناتھ — سب سے نیارے ہو ہری ہو تم سب کیساتھ
اوم نام ہے آپ کا سکل کشٹ ہرنار — جو سمرے اس نام کو ہو بھوساگر پار
تم نے ہی ہمکو دیا مانش تن بھگوان — ہمرے سکھ کے واسطے کی سب بستو دان
رشیوں دوارا وید رچ دیا ہمیں ہے گیان — تاکہ تمہرو دھیان دھر تمہ پاویں کلیان
ویدوں کے آدھار پر رچکر بہت گرنتھ — رشی منیوں نے کر دیا سُگم موکھش کا پنتھ
ایک سمے سری کرشن نے دیا ارجن کو گیان — جسکے سُننے سمجھنے سے پاویں پد نروان
ہے یہ آتم بودھ کا بنا ایک بھنڈار — گیتا جس کا نام ہے جانیں سب نرنار
ایک بار اسکو پڑھے یا سُن لے من لائے — بہت ہو آواگون سے سکل کشٹ مٹ جائے
سنسکرت میں ہے لکھا یہ اُتّم گیان — آجکل ہے سمجھنا جس کا کٹھن مہان

سنسکرت بیچ بھاشا میں ٹیکے ہوئے انیک اردو بھاشا میں کروں لیکرانکی ٹیک
کرپا کرو مجھ دین پر شری ناگت پربھو جان پستک لکھنے کا مجھے سوامی جی دو گیان
ہے پربھو انتریامی سرب شکتی مان جگت آدھار سروگیہ نرا کار نرو کار پورن
برہم پرماتما آپ کی لیلا اپرم پار ہے۔ آپ کی مایا اگم اور اتھاہ ہے۔ بھگوان آپ
نے جو یہ سنسار رچا ہے اور اس میں انیک پرکار کی وستو لوگوں کے سکھ پانے
کیلئے بنائی ہے۔ ان کی گنتی بھی مجھ تچھ بدھی والے کو نہیں آتی ہے۔ انکے
گن بھی نہیں جان سکتا۔ پھر ان سب بستوؤں کے پیدا کرنیوالے کی لیلا کا
سمجھنا تو بالکل ہی اسمبھو ہے اے سرب پرکاش۔ آپ سارے سنسار میں پرکاشوان
ہیں اور سبکو پرکاش دینے والے ہیں کرپا کرکے مجھ میں بھی روشنی دیجئے آپ سب شکتیوں
کو کام میں لانیوالے ہیں دیا کر کے مجھے بھی کام میں لانیوالی شکتی پردان کیجئے آپ
جہاں بلوان ہیں مجھے بھی بل عطا فرمائیے آپ سامرتھ یکت ہیں مجھے بھی سامرتھ
دیجئے آپ برے کاموں اور برے آدمیوں پر کرودھ کرنیوالے ہیں۔ مجھے بھی ایسا
ہی بنائیے۔ آپ سہن سروپ ہیں۔ مجھے بھی ویسا ہی بنائیے۔ تاکہ میں آپ کی
بھگتی کرتا ہوا اس سنسار میں سکھ پاکر موکش پد کا ادھکاری بنوں ہے پربھو
آپ نے جہاں نش ماتر کے شاریرک آرام کیلئے ہر پرکار کی وستو بنائی ہیں
وہاں آپ نے اس کی آتمک اُنتی کیلئے بھی تدبیریں بتائی ہیں۔ چنانچہ وید
جو آپ کے گیان کے بھنڈار ہیں۔ رشیوں دوارا لوگوں میں سچے سکھ و شانتی
کا سنچار کرنے کیلئے پردان کئے۔ جن کے آدھار پر سینکڑوں نہیں ہزاروں
پستک رشیوں نے بناکر سنساری لوگوں کو کرتارتھ کیا۔ آپ کے درشن کرنے

کا سُگم مارگ بتایا۔ لوگوں نے رشیوں کے واکوں کو اپنا دستورالعمل بنایا جب
جب سمے کی کٹھورتا سے لوگوں میں اگیان ہوا۔ آپ نے کسی نہ کسی وسیلے
سے سنسار کو پھر سبودھ کیا۔ کل یگ کے آرمبھ میں جب کنس نے راج سنبھالا
رشیوں کے بچنوں کو باتوں میں ٹالا۔ دھرم اور اگیان نے بھارت ورش
میں اڈا جمایا۔ رشیوں منیوں شاستر کاروں کو راجہ کنس نے بھے دکھایا برہمنوں
اور سادھوؤں پر کوپ کیا۔ اچھے اچھے شاستروں اور دھرم گرنتھوں کا
الوپ کیا۔ اودیا ادھرم اور اگیان کی کالی گھٹا یہاں پر چھائی ہے۔ مریادا
پرشوتم بھگوان آپ کو پھر بھارت پر دیا آئی۔ اور آپ نے شری کرشن چندر
آنند کند رکو سنسار کا اُدھار کرنے کیلئے پاپیوں کا سنگھار کرنے کیلئے بھارت
میں بھیجا۔ جنہوں نے دُشٹ کنس کو مارا اور ہزاروں راکھشوں کو پچھاڑا۔
رشیوں سادھوؤں کو تارا۔ اُنہی کرشن بھگوان کرپا ندھان۔ نے ایک سمے
میں ارجن کو جب وہ موہ مایا کے بس میں لین ہو کر اپنے دھرم سے گر
رہا تھا۔ اپنے اُدیش سے پھر رہا تھا۔ جیو اور آتما کا بھید سُنایا۔ پرکرتی
سے آتما کا جتنا تعلق ہے بتایا۔ ارجن ساودھان ہوا۔ اس کو پُورن گیان
ہوا۔ اس گیان کو پا کر اپنے دھرم کا پالن کیا۔ وہ گیان یعنی سری کرشن
اور ارجن کا سمبا دیہ سری مد بھگوت گیتا کہلایا۔ سریمد بھگوت گیتا سنسار
ساگر سے پار اُتارنے کیلئے ایک نوکا ہے۔ جو لوگ اسکو دھیان سے پڑھتے
ہیں سُنتے ہیں یا سُناتے ہیں۔ آواگون سے رہت ہو جاتے ہیں۔ شریمد بھگوت
گیتا کے پاٹھ کا درجہ گائیتری کے پاٹھ کے برابر ہے۔ جیسے کہ کسی نے

کہا ہے یہ گیتا گنگا گائیتری یہ تینوں سم جان ٭ جو ایسا ہیں مانتے پاتے ہیں کلیان۔

پربھو یہ شریمد بھگوت گیتا دیو بانی سنسکرت اکشروں میں لکھی ہے جسکو بھارت باسی دربھاگیہ بس چھوڑتے جاتے ہیں۔ اس لئے اس پوتر پستک کے ٹیکے بڑے بڑے مہاتو بھاؤوں نے سنسارک لوگوں کے اُدھار کرنے کیلئے انیک بھاشاؤں میں کئے۔ آجکل چونکہ اردو زبان کا بہت رواج ہے اس لئے اردو میں بھی اس کے بہت سے ترجمے ہو چکے ہیں۔ چونکہ اکثر ترجموں کی عبارت بعض جگہ ایسی ہے جو تھوڑے لکھے پڑھے لوگوں کی سمجھ میں آنا مشکل ہے۔ اس لئے سرب شکتی مان میں نے آپ کا آشرا لیکر عام فہم اردو بولی میں اس کے ترجمے کرنے کا ساہس کیا ہے۔ بھگون آپ دینا ناتھ دیالو ہیں۔ کرپا ساگر ہیں۔ مجھے اپنی کرپا سے ایسی شکتی دیجئے کہ اس پستک کو نروگھن سماپت کرسکوں۔ اور لوگ اسکو پڑھ کر فائدہ اُٹھا سکیں۔ تاکہ میری محنت سوارتھ ہو۔ ہے پربھو آپ مجھے سہائتا دیں۔ اوم شم

ایشور پرماتما کی آرتی

اوم جے جگدیش ہرے۔ بھگت جنوں کے سنکٹ چھن میں دور کرے

جو دھیاوے پھل پاوے دکھ بنسے من کا

سکھ سمپت گھر آوے کشٹ مٹے تن کا — اوم جے جگدیش ہرے

مات پتا تم میرے شرن گہوں کس کی

تم بن اور نہ دوجا آشا کروں جس کی — اوم جے جگدیش ہرے
تم پورن برہم ہو پربھو تم انتر یامی
پار برہم پرمیشور گھٹ گھٹ کے سوامی — " " "
تم کرونا کے ساگر تم پالن کرتا
میں مورکھ کل کامی کرپا کرو بھرتا — " " "
تُم ہو ایک اگوچر سب کے پران پتی
کس بدھ ملوں گوسائیں تم کو میں کمتی — " " "
دین بندھو دُکھ ہرتا تم ٹھاکر میرے
اپنے ہاتھ اُٹھاؤ دوار پڑا بنرے — " " "
بشے بکار مٹاؤ دُکھ ہرو دیوا
شردھا بھگتی بڑھاؤ سنتن کی سیوا — " " "

اوم جے جگدیش ہرے پربھو جے جگدیش ہرے
بھگت جنوں کے سنکٹ چھن میں دور کرے

کتھا

شریمد بھگوت گیتا کے آرنبھ کرنے سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پیارے پاٹھکوں کو کچھ حال سری کرشن چندرا اور کورو پانڈو کا بھی بتایا جائے جس سے پرتیت ہو کہ شریمد بھگوت گیتا کا یہ پوتر گیان سُنانے کی کیوں ضرورت ہوئی تھی۔ یہ تو پہلے ہی لکھا جاچکا ہے کہ جب جب دہرم پر آکرمن ہوتے ہیں۔ گیان کا ناش ہوتا ہے۔ یمنی الوپ ہوتی ہے۔ تب تب وہ ست چت آنند سرو ویاپی انتریامی پرماتما کسی نہ کسی وسیلے سے اگیان اور ادہرم اور درمتی کا ناش کرکے ست گیان کا پرکاش کرتے ہیں چنانچہ ست یگ میں جب راجہ ہرناکش نے ایشور پرماتما کی ہستی سے خود انکار کیا اور اپنے راج میں پرجا کو بھی دکھاکر ناستکتا کا پرچار کیا۔ تب اس پری پورن برہم پرمیشور نے دھرم کی ناؤ کو ڈانواڈول دیکھ راجہ کے گھر میں ہی ایک ایسی ہستی پیدا کی جس نے پرہلاد نام پاکر بال اوستھا میں ہی پرماتما کی ہستی کو پرمانوں سے ثابت کرکے اپنے باپ کے غلط خیالات کو ایک سخت ٹھوکر لگائی۔ جب اس کا باپ اپنے بیٹے پران مخالف خیالات کی وجہ سے ظلم و ستم کرنے پر کمربستہ ہوا تو پرماتما کا وہ بشواسی پتر پرہلاد ایشور کے نام پر ہر قسم کی سختی سہنے کے لئے تیار ہو گیا۔ چنانچہ ہرناکش

٭ اس کا مفصل حال میری مصنفہ بھگت پرہلاد میں دیکھو۔

اسکندھ ۱۰
ادھیاے ۵
پیدائش کرشن

نے پرہلاد کو ایک پہاڑ کی چوٹی سے نیچے گرایا۔ جلتی ہوئی آگ میں بٹھایا۔ اس کے پنڈت سے اس کو بہت پٹوایا وغیرہ وغیرہ غرضیکہ کوئی سختی نہیں تھی جو اس کے ظالم باپ نے اپنے ایشور بھگت بیٹے پر روا نہ رکھی ہو۔ کوئی زیادتی نہ تھی جو بھگت پرہلاد نے گوارا نہ کی ہو۔ آخر کار جبر ظلم مجسّم ہرناکش نے لوہے کے آگ سے بھرے ہوئے سُرخ انگارے والے کھمبے سے اُس کو چمٹایا۔ تب ایشور پرماتما کی اتی انت کرپا سے نرسنگھ آیا جس نے باپ کے بیٹے پر یہ ظُلم اور انیائے دیکھ کر نہایت طیش کھایا۔ اور ظالم باپ کا ناش کر کے ایشور پریہ پرہلاد جی کو تخت سلطنت پر بٹھایا۔ پرہلاد نے ناستکتا کو آستکتا سے بدل ڈالا۔ ادھرم اور اگیان کا ناش کر کے دھرم اور گیان کی سِکھشا پرجا کو دی۔ ایسے ہی ترتیا میں شری رام چندر جی کا ظہور ہوا۔ جن کے ہاتھوں ادھرم کا حامی ظُلم وستم کا بانی لنکا کا راجہ راون چکنا چور ہُوا۔ پرجا نے پھر سے دھرم کرم میں من کو لگایا۔ ایک سمے جب راکھش لوگوں نے غلبہ پایا رشیوں اور ایشور بھگتوں کو بہت ستایا۔ ویدوں کو سمندر میں گرا دیا۔ اُس وقت ایشور مایا سے نفسیہ ویدوں کو سمندر میں سے نکال لایا۔ ایسے ہی کئی مرتبہ بھگوان نے دھرم کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارے پر لگایا۔ اور دواپر یگیہ کے اخیر میں جب راجہ کنس اپنے دھرم مورت پتا اگرسین کو تخت سے اُتار کر آپ راج کرنے لگا۔ اگیانی اور ادھرمی منتری مقرر ہوئے۔ راجہ کو اپنی دشٹ

ملہ اس کا مفصل حال میرے رام ناٹک بے نظیر میں دیکھو

بدھی سے بُرے کاموں کے کرنے کی پریرنا کرنے لگے۔ راجہ اُن کے کسنگ کے بل سے پریرت ہو کر ساری پرجا پر عام طور پر ایشور بھگتوں پر خاص طور پر اتیا چار کرنے لگا۔ ایشور بھگتی یگیہ ہون تپ دان کرتے والوںکو ڈنڈ دینے لگا۔ شُبھ کرم کرنا جُرم ہو گیا۔ طرح طرح کے پاپ ہونے لگے۔ پرتھوی پاپ کے بوجھ سے پیڑت ہو گئی۔ گئو روپ دھارن کر دیوتاؤں سے پرارتھنا کی۔ اور دیوتا بھی کنس کے کارناموں سے دُکھی تھے۔ سب نے ملکر ایشور پرماتما سے بنیتی کی کہ بھگون۔ اب پرتھوی پر زیادہ پاپ دیکھے نہیں جاتے ہیں۔ کنس کے پاپ کرنے سے منش کیا اور دیوتا کیا سب کشٹ میں آ گئے ہیں کرپا کر کے اب ہمیں دُکھ سے چھڑایئے دیوتاؤں کا دین بچنوں سے بھرا ہوا نویدن ایشور پرماتما کی بارگاہ میں منظور ہوُا یعنی اُس کی بہن دیوکی جی کے بطن سے اُس اعلےٰ ہستی کا ظہور ہوُا جنکو شری کرشن جی کہتے ہیں۔ ان کی جنم کتھا بھی پچھتر لیلاؤں سے یُکت ہے یعنی جب آپ نے جنم دھارن کیا۔ اس وقت آپ کی ماتا دیوکی جی اور پتا بسدیو جی راجہ کنس کی کڑی قید میں تھے۔ کیونکہ راجہ کنس نے نارد رشی سے یہ سُن کر کہ میری بہن دیوکی جی کے بطن سے ہی ایک ایسا شخص نمودار ہوگا۔ جس کے ہاتھوں سے میرا سنگھار ہوگا۔ پس راجہ کنس نے اپنی بہن دیوکی جی اور اُن کے پتی بسدیو جی کو ایسے قید خانے میں ڈال دیا۔ جس کے باہر پے در پے سات دروازے تھے۔ گویا آپ کو قید خانے

لمہ اس کا مکمل بیان کرشن چرتر میں دیکھئے۔

کی ساتویں کوٹھڑی میں رکھا۔ پہرہ بڑا زبردست لگایا گیا۔ جو بچہ اُنکے ہاں پیدا ہوتا۔ بسدیو جی کنس کے حکم کے مطابق اُسکو اُس کے سامنے لاتے وہ اُس کو مروا دیتا۔ اسی طرح سات بچے مروا لئے۔ لیکن جب سری کرشن جی کی پیدائش کا وقت آیا۔ اُس وقت بسدیو جی نے گوکل کے ایک متمول زمیندار نند جی کے ساتھ اس قسم کا سمجھوتہ کر لیا۔ کہ وہ قربانی کر کے بھی میری ایک اولاد کو بچا لے۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ جس راتکو شری کرشن چندر جلوہ فرمائے جہاں ہوئے یعنی اُنہوں نے متھرا کے قید خانے کی بند کوٹھڑی میں جنم لیا۔ عین اُسی وقت نند جی کی اہلیہ شری جسودھا جی کے بطن سے ایک کنیا کا ظہور ہوا۔ نند جی حسب قرار داد اپنی نزائیدہ کنیا کو ترت لے کر متھرا کو روانہ ہوئے اُدھر بسدیو جی شری کرشن چندر جی کو لیکر گوکل کی جانب جانا چاہتے تھے۔ ایشور پرماتما کی خاص اچھیا سے جس ہستی کا ظہور ہو۔ بھلا اُس کی جان پر آنچ کس طرح آسکتی ہے۔ ساتوں پھاٹک خود بخود کھل گئے۔ پہرے دار پرماتما کی مایا کے بس ہو کر نیند میں ایسے سرشار ہوئے کہ اُنہیں پتہ بھی نہ لگ سکا۔ کہ کیا ہو رہا ہے۔ بسدیو جی چپکے سے اپنے نوزائیدہ بچے کو لے کر خوشی خوشی نندگرام کی طرف چل پڑے راستے میں دریائے جمنا پڑتی تھی۔ بھادوں بدی اشٹمی کی اندھیری رات سناٹے کا عالم۔ دریا کا سفر۔ گھبرا جانے کے لئے معمولی موقعہ لیکن بسدیو جی نے ایشور سرب شکتی مان کا نام لے کر دریا میں قدم ڈال ہی دیا۔ جمنا جی نے چڑھنا شروع کیا۔ اب

اب بسدیو جی ڈرے۔ کرشن جی کو اونچے اٹھاتے ہیں۔ لیکن جمنا جی بھی ساتھ ہی ساتھ چڑھتی جاتی ہیں۔ بسدیو جی نے بچے کو سر پر اٹھا لیا لیکن جمنا جی اُن کی ناک تک آگئیں۔ تب تو بسدیو جی گھبرائے کوئی یتن نہ بنتا دیکھ کر کرشن جی کو گود میں لیا۔ جونہی شری کرشن جی کے چرن جمنا جل سے چھوئے۔ اسی وقت جمنا جی اُتر کر بسدیو کے گھٹنوں تک ہوگئیں۔ ایشور پرماتما کی یہ لیلا دیکھ کر بسدیو جی کو یقین کامل ہو گیا۔ کہ میری گود کا بچّہ کوئی معمولی بچہ نہیں۔ یہ ضرور اوتار ہے اسکو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ بسدیو جی جمنا کو عبور کر کے دوسرے کنارے پر پہنچے۔ وہاں نند جی کو اپنے انتظار میں کھڑے پایا۔ آپس میں خوب بھینٹ ہوئی۔ نند جی کا دھنیہ باد کیا گیا۔ آخر کار سری کرشن جی کو کڑا دل کر کے نند جی کے سپرد کیا گیا۔ اُدھر نند جی نے اپنی چھاتی پر صبر کا پتھر رکھ کر لڑکی بسدیو جی کے حوالے کی۔ ٹھہرنے کا وقت نہیں تھا۔ کیونکہ پہرہ داروں کے جاگنے کا ڈر دیوکی جی کی زچگی کی حالت بسدیو نند جی کو مسکا کر اُلٹے پاؤں متھرا کو چلے۔ سیدھے حوالات میں پہنچ گئے۔ اُن کا داخل ہونا تھا کہ پھر ساتوں دروازے خود بخود بند ہو گئے۔ پہرہ دار بھی جاگے لڑکی نے رونا شروع کیا وہ روتی ہوئی لڑکی دیوکی جی کی گود میں ڈالی گئی۔ صبح ہوتے ہی کنس کو دیوکی جی کے لڑکی ہونے کی خبر پہنچائی گئی اُس بیدرد ظالم نے اُس دس بارہ گھڑی کی معصوم کنیا کو بھی اسی موت کے گھاٹ اُتارا جس طرح کہ پہلے سات بچوں کو اُتار چکا تھا۔

مرتی ہوئی لڑکی کے مُنہ سے یہ صدا بلند ہوئی کہ اے پاپی اپنے جس دشمن
کی خاطر تُو نے اتنے جیووں کی ہتیا کی وہ تو پیدا ہو چکا۔ اور وہ نہایت
محفوظ اور زندہ سلامت تیرے راج میں ہی موجود ہے۔ وہ اوشیہ
تیرا ناش کرے گا کنس یہ سُنتے ہی چکرانے لگا۔ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں
پاؤں تلے کی مٹی نکل گئی۔ سوچنے لگا کہ ہا میں نے بڑا پاپ کیا اپنی
بہن کے ناکردہ گناہ بچوں کے قتل کا خواہ مخواہ سر پر سنتاپ لیا۔
مرتی ہوئی لڑکی جو کچھ کہہ گئی یہ اپنی زبان سے نہیں کہہ گئی یہ برہما کا بچن
ہے جو ٹل نہیں سکتا یہ سوچتے ہی اپنے وزیر کو بسدیو اور دیوکی کی رہائی کا
پروانہ دیکر رخصت کیا کہ بڑے آدر کیساتھ اُن کو میرے پاس لاؤ وزیر
نے جاکر دونوں کو قید سے چھڑایا۔ بڑے ستکار سے راجہ کی خدمت میں
لایا۔ راجہ نے بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھال کر اُن سے کھشما مانگی دیاوان
بسدیو جی نے یہ کہہ کر کہ جو کچھ ہوتا ہے ایشور کی مرضی سے ہوتا ہے آپ
کا اس میں کچھ دخل نہیں۔ راجہ کو کھشما دان کیا۔ راجہ نے دونوں کو نہلا
دُھلا کر بھوجن کرایا اور بڑا ہی آدر بھاؤ کیا۔ پھر حکم دیا کہ ہمارے راجیہ
میں اس مہینے جتنے بھی بچے پیدا ہوئے ہیں۔ پکڑ لاؤ۔ یہ حکم سنتے ہی رعایا
میں گڑبڑ مچ گئی۔ نند جسودھا بھی فکرمند ہوئے سب نے اپنے بچوں کو
چھپا لیا جن کے بچے پکڑے گئے اُنکو بے دردی راجہ نے مروا دیا آخر کار کنس
کو اپنے دشمن کا نند گرام میں نند باوا کے ہی گھر میں شنیہ ہو گیا۔ پوتنا راچھسی
کیدھ برہمن وغیرہ کئی لوگوں کو کرشن کے مارنے کیلئے بھیجا۔ لیکن وہ سب

کرشن کے ننّھے ننّھے ہاتھوں سے ہی مُسلے گئے۔ نندجی کرشن جی کا پالن پوشن بڑے پریم سے کرتے رہے۔ اس لئے نہیں کہ وہ دوست کا لڑکا ہے بلکہ اس لئے کہ انہیں اُن کے ساتھ سچّی پدرانہ محبت ہوگئی تھی اور انہیں اپنا ہی خیال کرتے تھے۔ دودھ دہی مکھن ملائی کرشن جی کا نہایت ہی پسندیدہ کھانا تھا۔ یہ چیزیں تو وہ اپنے گھر میں تو کیا اور لوگوں کے گھروں میں بھی جاکر کھا آتے تھے۔ راہ میں آتی جاتی گوپیوں سے بھی چھین کر کھا لیتے تھے۔ بنسری بجانے کے ایسے دھنی تھے کہ جن گؤں کو وہ چرانے کیلئے جنگل میں لیجایا کرتے تھے۔ اُن کو بھی بنسری کی دھن پر ایسا رام کر لیا تھا۔ کہ بنسری کی آواز سُن کر دُور دُور سے بھاگ کر اُن کے پاس آجاتی تھیں۔ کچھ ایسی کشش اور ایشور کا پریم اُن کی بنسری میں تھا کہ آدمی عورتیں بچے اپنا کام چھوڑ چھاڑ کر بنسری سُنتے ہی گھروں سے نکل پڑتے تھے۔ بہت سے مردانگی کے جوہر دکھا چکے تھے گوبردھن پربت کو اُنگلیوں پر اُٹھایا۔ بہت سے رکھششوں کو ٹھکانے لگایا۔ راجہ کنس ان سے بے فکر نہیں تھا۔ اُن کی لیلاؤں کو سُن سُن کر وہ سُن ہوا جاتا تھا۔ لیکن بلا وجہ اُن پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا تھا۔ ایک دفعہ اُسنے یہ تدبیر سوچی کہ کرشن جی سے کوئی ایسا کام لیا جائے۔ جو انسانی طاقت سے باہر ہو۔ اگر وہ کر دینگے تو سمجھوں گا کہ سچ مچ میرا کال اُسی کے ہاتھ ہے۔ پھر میں اُس کے خاتمے کی جلد کوئی تدبیر کرونگا۔ یہ سوچ سمجھ کر اُس نے ایکدفعہ نند جی کو کہلا بھیجا۔ کہ کالی دہ کے پاس جمنا جی میں کنول

کے پھول ہوتے ہیں۔ جلد مہیا کرو۔ ورنہ تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا۔ یہ
حکم سُنتے ہی نند جی بھوچک ہو گئے۔ ماتم کی صف گھر میں بچھ گئی خوشی
نیست و نابود ہوگئی۔ سوچنے لگے کہ کام ایسا بتایا ہے جو مجھ سے تو کیا
سینکڑوں ہزاروں آدمیوں سے ہونا مشکل ہے بلکہ یہ طاقت انسانی
سے باہر ہے۔ کیونکر پھول لاؤں۔ اُن کا یہ فکر و تردد بجا تھا۔ کیونکہ کالی
دہ جمنا میں ایک کالا ناگ رہتا تھا۔ جو بہت ہی خونخوار تھا۔ دریا کا راستہ ہی
بند کر دیا تھا۔ جان بُوجھ کر موت کے مُنہ میں جانا کون پسند کرے لیکن حکم
حاکم مرگ مفاجات حکم ٹالا نہیں ٹل سکتا۔ اسی لئے گھر میں رون بلاپ ہو
رہا تھا۔ کرشن جی کھیلتے کودتے گھر میں آئے یہ حالت دیکھ کر حیران رہ گئے
سبب پوچھا نند جی نے سب بتایا۔ کرشن جی نے دل میں خیال کیا۔ کہ میرے
لئے تو یہ کام بازیچۂ اطفال سے کچھ بھی زیادہ نہیں۔ لیکن ماں باپ مجھے
دریا میں کُودنے اور کالی دہ میں جانے کی اجازت کب دینے لگے۔ ماں باپ
یا اُن کے نوکروں میں اتنی سکت نہیں کہ وہ پھول لے آویں اگر انکار
کر دیتے ہیں تو راجہ بُلوا کر سب کو مروا ڈالیگا۔ اگر کالی دہ میں جاتے ہیں
تو وہاں ان کے بچنے کی آس نہیں۔ میں ہی کسی ترکیب سے چلا جاؤں تو
ٹھیک ہو۔ کرشن کنس کا مقصد سمجھتے تھے۔ پس ماں باپ کو تسلی دے کر گیند
بلا کھیلنے کے لئے جمنا پر جا دھمکے۔ وہاں اور بہت سے گوال بال تھے۔
پس کھیل کا میدان گرم ہوا۔ کرشن جی نے دانستہ کسی لڑکے کی گیند کو
پاؤں کی ٹھوکر سے اُچھالا اور دریا میں کالی دہ کے پاس ہی گرا ڈالا۔

لڑکے نے جھگڑنا شروع کیا کہ میری گیند لادو۔ کرشن اُس کو پیسے دیتے ہیں
گیند دیتے ہیں وہ نہیں لیتا۔ اُسکو ہٹھ ہے تو یہی کہ میں تو وہی گیند لونگا
کرشن نے یہ سب کام دانستہ کیا ہوا تھا۔ جھٹ دریا میں کود پڑے پل کی
پل میں کالی دہ کے پاس جا کر لڑکوں کی نظروں سے غائب ہوگئے۔ لڑکوں نے
جونہی اُن کو نظر سے غائب دیکھا۔ گھبرائے لگے رونے پیٹنے۔ کہرام مچ گیا۔
کئی لڑکے بھاگے بھاگے یشودھا جی کے پاس گئے۔ اُنکو یہ خبر سُنائی۔ جونہی
نند اور یشودھا جی نے اس خبر کو سُنا۔ سر پیٹ لیا۔ پھُول پھُول گئے
کرشن جی کا ماتم ہونے لگا۔ گاؤں بھر میں جس نے سُنا وہ بھاگا آیا۔ سب دریا
پر پہنچے۔ لڑکوں میں کرشن نہیں ہیں۔ یہ دیکھ دیکھ کر یشودھا جی کی چھاتی
پھٹی جاتی تھی۔ سب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کچھ کہتے بنتا تھا نہ سُنتے
کنارے کھڑے سب رو رہے ہیں۔ لیکن کوئی اتنی جرأت بھی نہیں کرتا کہ دریا میں
کود کر کرشن کی خبر لائیں اُن کے خیال میں یہ بات تھی ہی بیفائدہ۔ کرشن کون
سے اب زندہ ہیں۔ ایسی بات کا خیال کر کر کے سب آہ و بکا کر رہے ہیں کسی
کو تن بدن کا ہوش نہیں۔ بلرام جو کرشن کے بڑے بھائی تھے وہ بھی یہ
سب کیفیت دیکھ رہے تھے مگر وہ سب کی طرح روتے پیٹتے نہیں تھے۔ سر
نہیں دھنتے تھے۔ وہ سنجیدگی کے ساتھ کرشن کے نکلنے کا انتظار کر رہے
تھے اور لوگوں کو سمجھا رہے تھے کہ کرشن کو مارنیوالا اس سنسار میں کوئی پیدا
نہیں ہوا۔ باوا وہ تو کنس کے لئے پھُول لینے چلے گئے ہیں اور پل کی پل
میں آیا ہی چاہتے ہیں۔ لیکن لوگوں کو کس طرح یقین آتا آخر جب بلرام جی نے

بتایا۔ کہ جس کرشن نے دودھ پیتی عمر میں پوتنا راکھشی کا کچومر نکالا۔ اور بہت سے راکھشوں کو مار ڈالا۔ کیا کوئی شکتی ہے کہ آجکل کی اوستھا میں اُن پر بری نگاہ سے تاڑ بھی سکے۔ چنتا نہ کرو۔ ایشور کا سمرن کرو۔ کرشن آئے کے آئے سمجھو۔ لوگوں کو کچھ ڈھارس بندھا وہ دیوتاؤں کی منتیں ماننے لگے کوئی کہتا ہے اگر کرشن آجاویں میں تہر کی کڑاہی کروں۔ کوئی کہتا ہے کہ میں شوالہ بنواؤں۔ کوئی کہتا ہے۔ دس برہمنوں کو بھوجن کرواؤں یشودھا جی اور بسدیو جی بھی سینکڑوں طرح کی منتیں مان رہی ہیں اب ادھر کا حال سنئے جب سری کرشن جی جمنا جل میں کودے۔ پہلے گیند کو قابو میں کیا۔ پھر پھولوں کی تلاش میں چلے انہوں نے سوچا کہ ایک کام دو کاج کرو۔ لوگ کالی ناگ کے خوف سے بہت دکھی ہیں ان کا یہ بھے بھی چھڑاؤ اور پھول کنس کے دربار میں بھی پہنچاؤ۔ کالی ناگ بسو رہا تھا لیکن انہوں نے نڈر ہوکر جا جگایا لڑائی ہونے لگی۔ مگر کرشن کے سامنے اُس کی کیا پیش جاسکتی تھی۔ ہار گیا۔ کرشن جی کو جو سوجھی اُس کے پھنوں پر کھڑے ہوکر ناچنے لگے اور اس کے ناکوں میں نکیل ڈالدی لگے ادھر اُدھر گھمانے۔ وہ ناگ لگا گھبرانے۔ بولا تقصیر معاف کرو۔ کرشن جی بولے اس طرح نہیں اس دریا کو چھوڑ دو۔ جان بخشی منظور ناگ نے سوچا سہج چھوٹے۔ جھٹ وہاں سے ڈیرا ڈنڈا اٹھایا۔ کہیں اور چلا گیا کرشن جی نے جھٹ کنس کے مطلوبہ پھول توڑے اور دریا میں سے باہر اچھالے۔ جو لوگ دریا کے کنارے نہایت تشویش کی حالت میں کھڑے تھے۔ جونہی انہوں نے کرشن جی کو دیکھا مسرت کی لہر ہر دل میں سرایت کر گئی۔ کرشن بھگوان کنارے

پر آئے اُسیوقت لوگوں نے سری کرشن چندرجی کی جے کے نعرے لگائے ہاتھوں ہاتھ اُٹھا کر لے گئے۔ نند یشودھا کی خوشی کا کیا ٹھکانا تھا۔ کرشن جی نے نندجی کے ہاتھوں میں کنس کے مطلوبہ پھول رکھدئیے اور ہاتھ باندھ کر بنتی کی کہ پتاجی گیند کا کیا فکر تھا۔ میں تو پھول لینے گیا تھا۔ سو لیجئے۔ اور اپنے بچے کو آشیرباد دیجئے تاکہ آگے کو بھی آپ کے کام آسکوں۔ نند باوا کے خوشی کے مارے آنسو نکل آئے اور جھٹ کرشن کو گود میں بٹھالیا۔ کرشن جی نے سبکو یہ بھی سوچنا دیدی کہ کالی ناگ یہاں سے نکالا گیا۔ اب چنتا نہ کرو۔ خوب یہاں اشنان کیا کرو۔ یہ سُن کر سب لوگ نہایت خوش ہوئے اور جے جے کے نعرے لگانے لگے ہنسی خوشی گھر آئے۔ خوب منگلاچار رچائے بنتیں پوری کیں اس طرح کئی ماہ تک نندگرام پھر آنند منگلاچار کا گھر بنا رہا۔ ہاں یہ ذکر کرنا میں بھول گیا کہ کالی دہ میں جانے اور کالی ناگ کیساتھ یدھ کرنے سے ناگ کے پھنکارے مارنے کی وجہ سے کرشن کالے ضرور ہوگئے۔ عام خیال ہے کہ کرشن جی کا پہلے نام صرف کنہیا جی تھا۔ لیکن کالی ناگ کے پھنکاروں نے اُنکو کالا بنا دیا۔ چونکہ سنسکرت میں کالے کو کرشن کہتے ہیں اس لئے کنہیا جی بعد کو اسی نام سے مشہور ہوئے۔ جب کنس کے مطلوبہ پھول اس کے پاس پہنچ گئے۔ کیفیت سُنی کنس حیران ہوگیا۔ ہکا بکا رہ گیا۔ سوچنے لگا کہ وہی وہ کرشن ہے جس کی بابت رشیوں کا واکیہ ہے کہ وہ مجھے مارے گا اور پھر اُسی طرح اُسکو ٹھکانے لگائیے۔ آخر سوچ سوچ کر اُس نے یہ تجویز کی۔ کہ کرشن اور بلرام کو کسی بہانے متھرا میں بلوائیے۔ تب ہی کام بنے گا

پس اُس نے اپنے ایک ایشور بھگت اہلکار اکرور جی کو نند گام نند جی کو یہ پیغام دیکر بھیجا۔ کہ جن سری کرشن چندر جی نے کالی دہ ایسی خوفناک جگہ بے باکانہ طور پر جاکر پھول نکالے ہیں اور اُنہوں نے اور بھی کئی کام بہادری کے اپنے بڑے بھائی بلرام جی سے ملکر کئے ہیں۔ وہ اس یوگیہ نہیں کہ وہ گاؤں میں پڑے رہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اُنہیں بطور اپنے درباریوں کے دیکھوں۔ اگر نند جی کو یہ منظور نہ ہو تو کم سے کم میں اُن کے درشن ضرور کروں گا۔ اس پیغام کا پہنچنا تھا۔ کہ گاؤں بھر میں اُداسی چھاگئی۔ کیونکہ یہ سب جانتے تھے۔ کہ کنس کی سری کرشن اور بلرام پر نظر ترچھی ہے۔ بہت روئے پیٹے لیکن کنس کا حکم بھی ٹالنا ناممکن سا تھا۔ مرد عورت لڑکے لڑکیاں سری کرشن کے جمالات ظاہری اور کمالات باطنی کی وجہ سے اسقدر گرویدہ تھے۔ کہ اُنہیں کرشن جی کی ایک پہر کی جُدائی بھی صدیوں کے برابر تھی۔ پھر یہ تو اُن کی دائمی جدائی کا پیغام تھا۔ بہت رنجیدہ ہوئے کسی کا چُولہا گرم نہیں ہُوا۔ گئوؤں نے بھی اہل گاؤں کی یہ دشا دیکھ کر ان پانی گرہن نہیں کیا۔ در و دیوار پر حسرت برس رہی تھی۔ نند یشودا کے من کی دشا تو کہہ ہی کون سکتا ہے۔ جب اُن کی گود کے دونو لال چھینے جا رہے ہوں اُن کے رنج کی کیا حد ہو سکتی ہے۔ لیکن کرشن اور بلرام اس معاملے کو بچوں کے کھیل سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے تھے۔ اُن کو سب معلوم تھا۔ وہ تو جانتے تھے کہ ہمارے سنسار میں آنے کا اس کے سوا مقصد ہی اور نہیں ہے اس لئے نہ وہ گھبرائے نہ تلملائے۔ ماتا پتا کی سیوا

ہیں دست بستہ کھڑے ہوگئے اور متھرا جانے کی اجازت مانگی۔ نند جی بولے
کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ میں اپنی جان کو خطرے میں ڈال لوں۔ مگر یہ ناممکن ہے
کہ میں جان بوجھ کر قصائی کے ہاتھ تمکو پہنچا دوں لیکن کرشن کا جواب مختصر
سا یہ تھا۔ کہ پتاجی شاستر کار کہتے ہیں اور ویدوں کا بھی یہی بچن ہے کہ جو
پیدا ہوا ہے اوشیہ وہ ناش ہوگا۔ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں کہ کب
سر پر آتا ہے پس اگر میری موت ہی آپ کے خیال میں میرے سر پر کھڑی
ہے۔ تو وہ نند گاؤں میں بھی آئے گی۔ آپ تو آپ برہما بھی آکر مجھے اس
کے پنجے سے نہیں چھڑا سکتے۔ لیکن اگر اس کی زندگی منظور ہے تو واپس
آنے کا وقت کونسا دور ہوگا۔ میرے لئے چنتا ہرگز نہ کرو۔ میں جلد تم سے
ملونگا ان کو دھیرج دیکر اور گاؤں والوں کو خوب سمجھا بجھا کر اکرور کی رتھ میں
سوار ہوگئے اور ہنسی خوشی رخصت ہوئے کنس کے دربار میں پہنچے اس نے
بڑی خاطر تواضع سے ان کا سنمان کیا اور ایک نہایت اچھے مکان میں ان
کو اتارا۔ اگلے دن ان کو دربار میں بلا کر کہا گیا کہ ہم تمہاری بہادری کے جوہر
دیکھنا چاہتے ہیں پس آج تم ہمارے کبلیا پیٹر نامی ہاتھی سے جو بہادری
میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ یدھ کرو۔ اگر تم نے اسکو جیت لیا تو بھاری
انعام دیا جائیگا۔ اتنا کہا اور کرشن کے جواب کا انتظار کئے بغیر ہی کبلیا پیٹر
ہاتھی کو دنگل میں لایا گیا۔ واقعی وہ بڑا چالاک اور خونخوار ہاتھی تھا کرشن
جی پر جس وقت چھوڑا گیا۔ اِک بارگی جھپٹا اور کرشن جی کو اپنی سونڈ میں
لپٹنا چاہا۔ لیکن کرشن جی پھرتی سے اس کا وار بچا گئے۔ بہت ہیر پھیر

ہوئی۔ آخر کرشن جی نے اُس کا سُونڈ پکڑ کر اُسے اُوپر کو اُچھالا اور پھینکا
اُدھر بلرام جی نے اُس کی دُم پکڑ لی اور سُونڈ کرشن جی نے سنبھالی۔ رسہ کشی
کا نظارہ دکھانے لگے انہوں نے اسوقت تک دم نہ لیا جب تک کہ ہاتھی
نے دُنیا کو خیرباد نہ کہہ دیا اُس کے مرتے ہی کنس کمہ کرشن اور بلرام کے لئے
کوئی مزید حکم دینے ہی کو تھا کہ کرشن نے اُس کے تیور دیکھ کر جھٹ اُس پر
حملہ بول دیا۔ کنس سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔ محل کی مچان میں جا کر چھپ
گیا لیکن کرشن جی سے چھپنا اُسکو نہایت مشکل تھا۔ پس جا پکڑا۔ کرشن جی
نے کنس کو کیشوں سے پکڑ کر اُسے زمین پر ایک ایسی پٹخنی دی کہ وہ پھر وہاں
سے نہیں اُٹھ سکا۔ ظالم درباری بھاگے لیکن بلرام جی سے بھاگ کر کہاں
جاتے بہت سے مارے گئے۔ کچھ جنگلوں پہاڑوں کو پھاند گئے۔ جے سری
کرشن چندر کے نعرے بلند ہوئے اسیوقت مہاراجہ اگرسین قید خانے
سے نکال کر دوبارہ تخت پر بٹھائے گئے۔ اکروُ اُن کا منتری اور پرانے
اہلکار بلائے جا کر پھر سے وہ دہرم کا راج قائم کیا گیا۔ جب اگرسین اکروز
پر یہ حال کھلا۔ اور متھرا باسیوں کو بھی یہ معلوم ہوا کہ یہ دونوں بالک یعنی
شری کرشن اور بلرام جی بسدیو جی کے فرزند دیوکی جی کے جگر بند ہیں تب
تو اُن کی خوشیوں کا کچھ ٹھکانا نہیں تھا۔ اسی وقت بسدیو اور دیوکی جی
بلائے گئے سب حال کا پتہ اُنکو لگا۔ بہت پرسن ہوئے۔ نند گاؤں سے
نند جی اور یشودہا جی بلائے گئے۔ کرشن جی کے درشن کے خیال سے سب
نند گاؤں باسی متھرا پہنچے۔ مہاراجہ اگرسین نے سب کو آدر بھاؤ سے رکھا

اور بسدیو اور دیوکی جی نے تو اُن لوگوں کے گنوں کو بہت سراہا جن میں رہ کر شیام اور بلرام جی نے پرورش پائی تھی۔ اور خاص کر نند اور یشودھا جی کا تو بہت ہی دھنیہ باد کیا اور سری کرشن جی کو لے جانے کی آگیا مانگی۔ اُنہوں نے بڑے رنج و غم کیساتھ بسدیو جی کی امانت یعنی شیام او بلرام کو اُن کے سپرد کیا۔ نند گاؤں باسیوں کو بڑا دُکھ ہوا لیکن اب یہ ہو سکتا تھا۔ کرشن اور بلرام نے اُنکو سمجھا بجھا کر جانے کی آگیا مانگی بادلِ ناخواستہ سب نے ان کا جانا منظور کیا۔ لیکن بسدیو اور اگرسین نے نند گام باسیوں کو دھن دولت سے مالا مال کر دیا۔ چراگاہیں دیکر نہال کر دیا سب نندگرام کو واپس آئے۔ اُدھر بسدیو اور دیوکی بڑی خوشی کے ساتھ شری شیام اور بلرام کو لے کر کونتل پوری پہنچے۔ جہاں اُن کے پہنچنے پر بڑی خوشیاں منائی گئیں۔ شہر کی آئینہ بندی کی گئی۔ رات کو دیپ مالا کیگئی آتشبازی چھوڑی گئی۔ اب شیام اور بلرام کی عمر ودیا پڑھنے کے یوگیہ ہو چکی تھی۔ اس لئے مہاراجہ بسدیو جی نے دونوں بھائیوں کو ساندیپن رشی کے پاس ودیا حاصل کرنے کیلئے بٹھایا اور آپ بے چنت ہو کر راج کرنے لگے ساندیپن جی کے پاس ایک اور برہمن کا لڑکا سوداما نامی ودیا حاصل کرتا تھا اب ایک سے تین ہو گئے۔ گورو جی کی تن من سے سیوا کرتے تھے۔ گھر بھر میں جھاڑو دینا۔ پانی لانا پوجا کے لئے پھول کھانے کیلئے پھل وغیرہ لاتے تھے۔ روٹی پکانے کیلئے لکڑیاں جنگل سے چن کر لاتے تھے تینوں کو ایک سا کام کرنا ہوتا تھا۔ گورو کے پاس امیر اور غریب کی تمیز نہیں

تھی۔ بڑی محنت سے ودیا حاصل کر کے کونتل پوری میں پہنچے۔ یوراج بنائے گئے۔ اب کرشن جی تخت کونتل پور پر جلوہ افروز ہوئے۔ رکمنی ستیہ بھاما وغیرہ بہت سی رانیاں محل میں تھیں۔ سوبھدرا انکی بہن ارجن (جو راجہ پانڈو کے پتر تھے۔ جن کا ذکر آگے آئیگا) سے بیاہی گئی۔ اور شری کرشن بڑے دہرم سے دوار کا کا راج کرنے لگے۔ کوئی کسی کو دکھ نہیں دیتا تھا چوری نہیں ہوتی تھی۔ لوگ سچ بولتے تھے دودھ گھی کی نہریں بہتی تھیں۔ جنکے کارن لوگ بڑے بہادر اور دھارمک بھاؤ والے ہوتے تھے لڑائی جھگڑے بہت کم ہوتے تھے۔ غرضیکہ پرجا بڑے آنند سے بسر کر رہی تھی۔ کرشن جی کے بہت سے لڑکے ہوئے جو بہادری اور نیکنامی میں کرشن جی سے کم نہیں تھے کرشن جی راج رشی تھے۔ سنسار کے بھوگ بھوگنے پر بھی وہ تیاگی تھے۔ کیونکہ ان کا ہردے گیان کی روشنی سے معمور تھا۔ ان کا آتما پرماتما کے پرکاش سے بھرپور تھا اس لئے ظاہر طور پر وہ سنساری تھے ورنہ پورن برہم تھے کرشن چرتر سماپت ہوا

مہابھارت دہلی سے کچھ ہی دور کھنڈرات کا ایک سلسلہ ملتا ہے جو اگرچہ اب بہت سا معدوم ہو گیا ہے تاہم کئی میل میں چلا گیا ہے یہ کھنڈرات کا ڈھیر شری کرشن جی کے زمانے کے مشہور شہر ہستناپور کی یادگار ہے یہاں پر مہاراجہ شانتنو کا راج تھا۔ جو یہاں بیٹھے ہوئے بھارت ورش کے ایک بڑے حصے پر حکمرانی کرتے تھے ان کے ہاں ایک پتر تھا جس کا نام دیوورت تھا رانی کے مرنے پر مہاراجہ شانتنو نے ایک اور شادی کرنی چاہی لیکن دوسری رانی اس شرط پر انکے رنواس میں داخل ہوئی۔ کہ میری اولاد ہی آپکے بعد

وارث تخت و تاج ہو پہلی رانی کا فرزند ارجمند جو اس سلطنت کا اصلی حقدار ہے۔ وزیر ہو کر رہے۔ اگرچہ دہرم مورت راجہ ایسا نہیں چاہتے تھے۔ اور شادی کرنے سے دستکش ہو چکے تھے۔ لیکن سچے پتر بھگت بیٹے نے اپنے پتا کے جذبات کو روکنا پاپ جانتے ہوئے اپنی ہونیوالی سوتیلی ماں ستیہ وتی کو جو ایک ملاح کی بیٹی تھی یہ بچن دیکر رضامند کرنا چاہا کہ میں تخت و تاج تمہاری ہی اولاد کو دونگا۔ لیکن ستیہ وتی نے کہا۔ کہ تم تو بھلا اپنے حقوق سے دست بردار ہو جاؤ گے مجھے تمہاری بات پر پورن بشواس ہے لیکن تمہاری اولاد کیوں مانے گی وہ میرے بیٹوں پوتوں کو تنگ کریگی۔ لیکن وہ ارے مانا پتا کے سچے عقیدتمند بیٹے۔ دیوورت نے فوراً جل چلو میں لیا اور پرن کیا کہ ماتا میں اولاد ہی نہیں کرونگا نہ رہیگا بانس نہ باجیگی مرلیا۔ انبو چلیئے ستیہ وتی مجبور ہو گئی۔ دیوورت کو لبشواس کا پاتر جانکر اس کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئی۔ ستیہ برت خود اپنی ماتا کا ڈولہ اٹھا کر نگر میں لائے اور رنواس میں جا اتارا مہاراجہ شانتنو نے جب یہ حال سُنا اپنے بیٹے کی ایثار نفسی پر عش عش کرنے لگے پتر کا پتا میں یہ اگادھ پریم دیکھ کر راجہ تو کیا اہلکاروں کے بھی آنسو نکل پڑے سب نے راجہ کے سوبھاگیہ کو سراہا راجہ کی دھوم دھام سے شادی ہو گئی لیکن جب پتر کو پتا کیساتھ ایسا اکتھنیہ پریم ہو تو کیا وجہ تھی کہ پتا کا دل پتر کے ایسے کڑے برتوں اور انکی وجہ سے دیو برت کو ہونیوالی تکلیفوں کا خیال کر کے دکھی نہ ہوتا۔ اسی دکھ کی وجہ سے راجہ بہت دن تک نہیں جئے اور بیٹے کو یہ بردان دیکر کہ تمہارے بان کبھی خالی نہیں جائیں گے اور

بناں تمہاری خواہش کے تمہیں موت نہ ستائیگی اور یُدھ میں تمہارا کوئی مقابلہ
نہیں کرسکیگا۔ اس اسار سنسار کو تیاگ کر چل بسے۔ اس عرصے میں اُن کے
ہاں ستیہ وتی کے بطن سے دو اولادیں ہوئیں ایک کا نام چترانگد رکھا گیا دوسرے
کا وچیتر ویریہ۔ چونکہ وہ اپنے باپ کی موت کے وقت نہایت ہی کمسن تھے اسلئے
سلطنت کے کاروبار کا بوجھ دیوورت جی کے سر پر ڈالا گیا۔ راج سبھا قائم
ہوگئی جس میں دیوبرت جی پردھان تھے۔ راج دِن دُگنی رات چوگنی ترقی کررہا
تھا۔ دُور دُور کی ریاستوں میں ہستناپور کا ڈنکہ بج رہا تھا۔ اِدھر چترانگد اور
وچتر ویرج بھی لائق پنڈتوں اور وِدواتوں سے شکھشا گرہن کرکے بُدھی
دہرم گیان اور راج نیتی میں نپن ہوگئے۔ دیوورت اُن کی لیاقت اور طاقت
کو دیکھ دیکھ پرسن ہوتے تھے۔ بڑی محبت سے پیش آتے تھے اور سوچ رہے
تھے کہ کب یہ سن بلوغت کو پہنچیں اور میں اِن کی امانت اِنکو سپُرد کرکے دل ٹھنڈا
کروں۔ دِنکو آنند اور رات کو منگلا چار کے سمے بندھ رہے تھے۔ مہارانی
ستیہ وتی جس کا دوسرا نام متسوودری بھی تھا اپنے تونہالوں کو دِن بدن بڑھتا
دیکھ پھولے نہیں سماتی تھی اور دیوورت کی محبت خلوص دِلی اور ایمانداری کو دیکھ
کر مسرور ہو رہی تھی۔ دیوبرت جی نے ماتا کی صلاح لیکر اپنے دونوں بھائیوں کا
بواہ بھی کر دیا دونوں رانیاں محلوں میں آئیں اب تو رانی ستیہ وتی کی خوشیوں
کی کوئی سیما نہیں تھی اور وہ وقت بھی قریب ہی آرہا تھا کہ دیوبرت جی چترانگد
کو راج دیکر سبکدوش ہوں۔ یکایک موت کی بجلی کوندی اور چترانگد کو اپنا
شکار بنا گئی۔ کچھ دنوں بعد ہی بھائی کی محبت میں سرشار ہو کر وچتر ویرج

نے بھی یہ چولا چھوڑ کر پرلوک کا راستہ لیا۔ بیچاری ستیہ وتی کی اُمیدوں کا خون ہو گیا
دیو ورت پر مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ ملک بھر میں رنج و غم کی گھٹا چھا گئی چونکہ
دونوں بھائی لاولد مرے تھے اس لئے قدرتی طور پر سلطنت کی تباہی کے سامان
نظر آنے لگے۔ جب تک دیو ورت جیتے ہیں سلطنت بنی ہوئی ہے انکے بعد کون سنبھالنے
والا ہوگا۔ یہ خیال کر کے سب رانیوں کے اور اہلکاروں کے چھکے چھوٹے جاتے تھے۔
سب بدحواس ہو رہے تھے۔ مہارانی ستیہ وتی نے دیو برت کے سوائے تمام اہلکاروں
اور سرداروں کی ایک سبھا کی۔ اُس سبھا میں وچار ہونے لگا کہ آئندہ سلطنت کے
استحکام کا تو کیا وجود قائم رکھنے کا ہی یتن کیا جائے۔ دیو برت کا عہد ہے کہ نہ
وہ خود تخت پر بیٹھیں اور نہ شادی کریں۔ بہت دیر کی مشورت کے بعد یہ صلاح
سب کی ٹھہری کہ منت سے سماجت سے نسل کے جانے کا خیال کرا کر دیو برت کو
ہی اس سلطنت کے تخت پر جلوہ فرما ہونے کی دعوت دی جائے۔ دیو برت جی
بلائے گئے وہ ہاتھ باندھے ماتا کی سیوا میں حاضر ہوئے اُن کی آگیا کا انتظار کرنے
لگے ماتا نے کہا پر یہ پتر تم جانتے ہو کہ مجھ دربھاگنی نے اپنی ناسمجھی سے تمہارے
پتا کے رنواس میں قدم رکھنے سے پہلے تم سے کیا پرتگیا لی تھی۔ تم نے اپنی پرتگیا کو
دھارمک بھاؤ سے پورا کیا لیکن مجھے اپنے کیا کا ڈنڈ مل گیا اب تم سے کھشما مانگتی
ہوئی ہے پتر گلے میں پلو۔ اور مکھ میں گھاس لیکر اُسی مُنہ سے یہ پرارتھنا کرتی ہوں
کہ ہے پتر تم راج سنگھاسن پر قدم رکھو اور بیواہ کراؤ۔ میں آشا کرتی ہوں کہ اپنی
ماتا کی بنتی کو سویکار کرو گے۔ اگر تم نے سویکار کر لیا۔ تخت پر بیٹھ گئے۔ بیواہ
کر لیا۔ تو تمہارے پتا کا راج اور نسل دونوں چلینگے۔ ورنہ دونوں چیزوں

کی سوا ہا ہوتی ہے۔ رانی کہتی جاتی تھی اور روتی جاتی تھی۔ سب سردار اور اہلکار بھی رو رہے تھے۔ خود دیوبرت بھی ماتا کی اس جانگداز اور دلسوز تقریر سے متاثر ہو رہے تھے۔ ستیہ وتی کی تقریر ختم ہونے پر سب امیروں وزیروں نے بھی یہی پرارتھنا کی جسکو سُن کر دیوبرت جی بولے۔ ماتا جی آپ کا فرمان صحیح۔ ان بزرگ اہلکاروں سرداروں کی آگیا درست۔ لیکن کیا آپ نے نہیں سُنا۔ کہ کھشتری کا دھرم بڑا کٹھن ہے۔ وید بھگوان کی آگیا ہے کہ ایشور پرماتما کو حاضر و ناظر جانکر جو پرن کرلے اور پھر اُسکو چھوڑ دے۔ اُس جیسا مہاں پاپی اور بشواس گھاتی پرماتما کی نظر میں کوئی نہیں ہے۔ پھر میں تو کھشتری ہوں اور آپ مجھے راج دینا چاہتی ہیں۔ اگر میں راجہ ہوگیا تو لوگ کہینگے کہ جو شخص اپنا پرن چھوڑ کر راج سنگھاسن پر بیٹھا۔ اُس کے قول و فعل کا کیا اعتبار ہے۔ سب مجھ سے منحرف ہو جائینگے۔ سب سے ادھک ماتا جی یہ ہے۔ کہ شانتنو کے بنش کا خاتمہ بھی ہو جائے اور راج جاتا رہے ہمیں کسی کی نوکری کرنی پڑے۔ بھیک مانگنے کا وقت آجائے لیکن کھشتری کا وچن کبھی خالی نہ جائیگا۔ مجھے آشا ہے کہ آپ آگے کو مجھے ایسی دھرم سے گرانے والی آگیا نہیں دینگی۔ کھشتری کے پرن کے آگے راج پاٹ اور بنش کی جس کا تعلق صرف دنیا سے ہے۔ کیا حقیقت ہے۔ پرن کا تعلق اس لوک ہی نہیں پرلوک سے بھی ہے۔ میں راج پاٹ کیلئے اپنے سچے انتریامی پیا پرماتما کو ناراض کرنا نہیں چاہتا۔ ابھی بیاس جی کو بُلا لیئے۔ ممکن ہے اُن کی کرپا سے میری پرتگیا بھنگ ہوئے بغیر ہی پرماتما اس گلشن کو ہرا بھرا کردیں۔ دیوورت کی تقریر سُن کر ستیہ وتی پر دیوبرت کے پرتگیا پالن اور

دہرم پریم اور ایشور بھگتی اور تیاگ کا بڑا اثر ہوا۔ اہلکاران بھی اس اثر سے خالی نہیں رہے۔ سب نے دیو برت کے عہد مصمم کی تعریف کی اور اُس کی جے کے نعرے بلند کئے اور ستیہ وتی نے اپنے ہونہار سوتیلے بیٹے کو گود میں لیتے ہوئے کہا۔ کہ دیو برت تم اپنی بات کے دھنی ہو اور قول کے پابند۔ تم نے اتنے بڑے راج اور سنسارک سُکھ کو تُچھ جانکر اپنے بچن کا پاس رکھا پس آج سے تمہارا نام بھیشم ہوگا۔ دیو برت جی نے اپنے ماتا کو نمسکار کرکے اُنکا دیا ہُوا یہ پریم کا تحفہ یعنی بھیشم نام قبول کیا۔ اُسی وقت اعلان کیا گیا۔ دیو برت جی بھیشم جی کے نام سے موسوم ہو گئے۔ سبھا برخاست ہوئی اُدھر بھیشم جی نے بیاس جی کے پاس اپنا ایک معتبر آدمی ہستناپوری آنے کا سندیسہ دے کر بھیجا۔ بیاس جی بھیشم جی کو دل سے چاہتے تھے۔ ماد رستیہ وتی کو بھی پیارے تھے پس وہ فوراً آئے بھیشم جی نے اُن کا بڑا استکار کیا اور چرن چھوئے۔ بیاس جی نے آشیرباد دی بھیشم جی نے سب حال بیاس جی کے گذارش کیا بیاس جی نے فرمایا کہ ستیہ وتی میری جنم دینے والی ماتا ہیں اور آپ بھی میرے ایک طرح بھراتا ہیں پس یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اس کورو بنس کو زوال آنے دوں۔ آپ چترانگد کی دونوں استریوں انبکا اور انبالکا سے کہہ دیں۔ کہ بیاس ان کی پتر کامنا کو پورا کریگا۔ ستیہ وتی کو سُن کر بہت خوشی ہوئی۔ اُس نے انبکا اور انبالکا کو یہ کہہ کر کہ آپت کال میں کیا کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ پھر بیاس تو تمہارے جیٹھ ہیں۔ پتر اُتپتی کے لئے رضامند کر لیا۔ انہوں نے ساس کی بات تو منظور کر لی لیکن دوسرے پرش کے سامنے آنے سے

بہت لجیّا دان ہوئیں۔ چنانچہ انبکا بستر بھوشنوں سے سُسشوبھت ہو کر اپنے رنواس میں بیٹھی ہوئی ایشور بھجن کر رہی تھی۔ بیاس جی آئے لیکن کہاں تو راجہ کی کنیا اور راجہ کی استری۔ پھول سا نازک جسم۔ رنگ رُوپ سے دُرست۔ اور کہاں بن باسی سادھو بیاس کہ نہ کپڑے کی پرواہ نہ بدن جھاڑنے کی چنتا۔ رانی نے جھٹ اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ بیاس جی نے رنج نہیں کیا۔ اس حالت میں بھی ستیہ وتی کی منو کامنا سِدّھ کر کے چلتے بنے ستیہ وتی نے جاتے ہوئے بیاس جی سے حال پُوچھا۔ انہوں نے کہا۔ ماتا انبکا سے لڑکا تو ضرور پرتاپی ہو گا۔ سو بیٹوں کا باپ ہو گا۔ لیکن چونکہ انبکا نے میری شکل وصورت دیکھنے سے نفرت کی اور آنکھیں میچ لیں۔ اس لئے وہ نیتر ہین یعنی اندھا ہو گا۔ رانی کو کچھ دھیرج ہوا۔ لیکن یہ خیال کر کے کہ اندھا راج کیونکر کریگا۔ بہت فکرمند ہوئی۔ وقت پورا ہونے پر انبکا کے لڑکا پیدا ہوا۔ لیکن اندھا تھا۔ رانی ستیہ وتی کی چنتا نہیں گھٹی۔ اس لئے دوبارہ بیاس جی کو بُلایا۔ اور انبالکا سے ایک پُتر کی خواہش کی۔ بیاس جی انبالکا کے پاس گئے۔ لیکن انبالکا نے اگرچہ انبکا کی طرح آنکھیں تو بند کر لیں لیکن ڈر بہت گئی۔ اور ڈر کے مارے اُس کا رنگ پانڈو جیسا پیلا پڑ گیا۔ بیاس جی کے سامنے سے گذر گئی۔ بیاس جی جاتے ہوئے ستیہ وتی کو کہہ گئے کہ اولاد تو اوشیہ ہو گی۔ لیکن اُس کا رنگ پانڈو سا پیلا ہو گا۔ کیونکہ تمہاری بہو میرے سامنے جانے پر پانڈو سی پیلی پڑ گئی تھی۔ لیکن ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ پانڈو بڑا پرتاپی اور دھرماتما راجہ ہو گا۔ جس کی اولاد نسلاً بعد نسلاً بہت

دنوں تک راج کریگی۔ یہ سُنکر سنیہ وتی کے دل کی کلی ایک طرح تو کھل گئی کہ شانتن کا بنس تو قائم رہیگا۔ لیکن دو توبھائیوں میں خوبصورت کوئی نہیں ہوگا۔ یہ سوچکر دل کھٹا ہوگیا۔ اُس نے پھر انبکا سے ایک پُتر کے لئے کہا۔ بہو نے اُس کے سامنے تو ہاں کر دی۔ لیکن لجیا جنک ہوکر اُس نے اپنی داسی کو بھوشن بستروں سے آراستہ کرکے بیاس جی کے پاس بھیجا۔ داسی مسکراتی ہوئی حاضرِ خدمت ہوئی۔ لیکن بیاس جی کی تیز نگاہیں فوراً تاڑ گئیں مگر اسکو بھی مایُوس کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ سنیہ وتی سے کہہ دیا کہ داسی سے نہایت خوبصورت اور شاستر گیہ اولاد پیدا ہوگی۔ لیکن لڑکا راج کاج میں من نہ لگاکر کیول شاستروں سے ہی پریوجن رکھے گا۔ دبیہ درشٹی پائے گا۔ سنیہ وتی خوش ہوئی۔ ٹھیک وقت گزرنے پر اُن دونوں سے بھی دو لڑکے پیدا ہوئے۔ انبکا کے اندھے لڑکے کا نام دہرت راشٹر رکھا گیا۔ انبالکا کے زرد رُو لڑکے کا نام پانڈو رکھا گیا۔ اور تیسرا وِدُر کے نام سے موسُوم ہُوا لڑکے سیانے ہوئے۔ آچاریوں کے سپرد کر دیئے گئے۔ جہاں اُنہوں نے ہر قسم کی وِدیائیں عملی اور ذہنی سیکھ لیں۔ لیکن وِدُر جی نے صرف شاستر وِدیا سے ہی کام رکھا۔ راجہ دیوک کی لڑکی سے بواہ کیا۔ ایشور کی بھگتی میں آنند لینے لگے۔ دونوں بڑے لڑکوں دہرت راشٹر اور پانڈو کی بھی شادیاں ہوگئیں دہرت راشٹر کی گاندہاری سے اور پانڈو کی کنتی اور مادری سے۔ اب وہ دونوں راجکمار سن بلوغت کو پہنچ چکے تھے۔ اس لئے ان کو والئے تخت و تاج بنوانے کی تجویز درپیش ہوئی۔ اگرچہ دہرت راشٹر بڑا ہوتے کے سبب

سے راج گدی کا حقدار تھا۔ لیکن چونکہ وہ نیتر اندھ تھا۔ نیتر ہین کو راج گدی کا ادھکار نہیں ملتا ہے۔ اس لئے پانڈو کو گدی پر بٹھایا گیا۔ پانڈو بڑے دہرم سے راج کرنے لگے۔ راج دِن دُگنی رات چوگنی ترقی کر گیا۔ ایک دفعہ راجہ پانڈو معہ اپنی دونوں رانیوں کے سیر و شکار کے لئے بنوں میں گئے۔ وہاں ایک جگہ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ دِن میں ہی ایک مِرگ اور مرگی کریڑا کر رہے ہیں۔ راجہ نے بان مارا۔ مِرگ نے پیچ و تاب کھایا۔ اُس کا کال نزدیک آیا۔ راجہ مرگ کے پاس گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایک رِشی ہے۔ رشی نے اُسی وقت راجہ کو شاپ دیا کہ تُو نے مجھے کریڑا کرتے ہوئے بان مارا ہے تو بھی جب اپنی رانی سے مصروف عیش و نشاط ہو گا اسی طرح مر جائے گا۔ یہ کہہ کر رشی تو پرلوک سدھارے راجہ نے رشی کے شاپ کی وجہ سے زندگی بھر استری کے نزدیک نہ جانے اور تپسیا کرنیکا سنکلپ کر لیا۔ لیکن چونکہ راجہ تھے۔ بنس بردھی کی ضرورت تھی۔ اس لئے کچھ عرصہ بعد کُنتی سے کہا کہ تمہارے پاس جو منتر دیوتاؤں نے دئے ہوئے ہیں اُن کے ذریعے دیوتاؤں سے سنتان اُپتت کرو۔ کُنتی کو دیوتاؤں نے پانچ منتر دیئے ہوئے تھے ایک تو وہ اپنے کنوارپن کی اوستھا میں ہی استعمال کر چکی تھی۔ سوریہ دیوتا سے کرن کا ظہور ہو چکا تھا۔ جیکو سوت رشی نے پالا تھا۔ اب چار منتر باقی تھے کُنتی نے اُن میں سے تین منتروں کے ذریعے سے دہرم۔ وایو اور اندر کو مختلف اوقات میں بُلا کر اُن سے تین پتر پراپت کئے۔ جن کا نام یُدھشٹر۔ بھیم اور ارجن رکھا گیا۔ باقی ایک منتر کو چھوٹی رانی مادری نے استعمال

کرکے اشونی کماروں کے ذریعے سے دو بیٹے نکل اور سہدیو پیدا کئے ۔ پانچوں کی پرورش ہوتی رہی اور رشیوں منیوں کی سنگت میں رہ کر وہ بڑے دھرم تپت ہوئے اور اچھے گوروؤں کے دھارن کرنے سے وہ شاستر اور شستر ودیا میں نپن ہوئے اور ابھی چھوٹے ہی تھے کہ ایکدن راجہ پانڈو کا ماتر ہو گیا۔ رشی کے شاپ کو بھول کر اپنی چھوٹی رانی مادری کے ساتھ سماگم کرنے لگا بھلا رشی کا شاپ کسطرح خالی جاتا۔ کال بھگوان آئے اور آن کی آن میں راجہ پانڈو کو پرلوک میں پہنچا دیا۔ رانیاں رونے پیٹنے لگیں۔ بچے سر دھننے لگے رشی منی بیاکل ہوئے لیکن کال کے سامنے کچھ بس نہیں چلتا یہ جانکر سبکو دھیرج آیا۔ راجہ کیلئے چتا تیار کی گئی ۔ بڑی رانی کنتی ساتھ ستی ہونے کیلئے تیار ہوئی لیکن چھوٹی رانی نے کہا۔ کہ راجہ میری اچھیا کرتے ہوئے پرلوک کو گئے ہیں پس مجھے اکیلی کو ستی ہونے دو۔ اور تم میرے لڑکوں نکل اور سہدیو کو اپنے لڑکوں یدھشٹر بھیم ارجن کی طرح سے پیار کرتی ہو۔ پس تم اب انکو سنبھالو رشیوں نے بھی یہی صلاح دی۔ پس راجہ کیساتھ مادری ستی ہو گئی۔ ان کے مرنے کے تھوڑے دن بعد رشی اور منی جو وہاں رہتے تھے آپس میں صلاح کر کے مہارانی کنتی اور پانچوں راجکماروں کو لیکر دھرت راشٹر کے پاس ہستناپور پہنچے وہاں راجہ دھرت راشٹر بھیشم ودر آدی سب بیٹھے ہوئے تھے۔ رشیوں نے راجہ دھرت راشٹر کو پانڈو کے مرنے کا شوک سماچار سنایا۔ رانی مادری کا ستی ہونا بھی بتایا۔ راجہ نے بہت غم کیا اور سبکو بھی بڑا رنج ہوا آخر کار جب رشیوں نے پانڈوں کے پانچ

کماروں اور رانی کنتی کو ساتھ لانے کا ذکر کیا۔ تو سب کو خوشی ہوئی۔ رانی اور راجکماروں کا بڑا اسنکار کیا گیا۔ ستیہ ونی کو بھی اپنی پوت بہو کے آنیکی بڑی خوشی ہوئی اور وہ پانچوں کے پالن پوشن میں تن من سے کوشش کرنے لگی۔ اُدھر دریودہن وغیرہ سَو پُتر راجہ دہرت راشٹر کے ہاں پیدا ہو چکے تھے۔ وہ اب سیانے ہو گئے تھے۔ پانڈو کے پُتر پانڈو کہلاتے تھے۔ دہرت راشٹر کے بیٹے کورو نام پاتے تھے۔ یہ کورو اور پانڈو راجکمار دونوں مِلکر کھیلتے تھے لیکن چونکہ پانڈو بھیم سین کی وجہ سے (کیونکہ وہ بہت بہادر تھا) ہمیشہ کوروُں پر بھاری رہتے تھے۔ اس لئے سب کورو عموماً اور دریودہن خصوصاً ان سے بہت جلتے تھے اپنے ساتھ ان کا رکھنا انہیں پھوٹی آنکھ بھی نہیں بھاتا تھا یہ نفرت بڑھتے بڑھتے دریودہن کی ایک طبعی عادت بنتی گئی۔ درونا چاریہ جی کے پاس اکٹھے مِلکر شستر وِدّیا سیکھتے تھے۔ پانڈو چونکہ سرلؔ بھاوَنش پاپ اور چلتا طبیعت رکھتے تھے اس لئے شستر وِدّیا میں بھی کوروؤں پر فائق ہوئے کیونکہ کورو تنگدل حاسد اور پاپی تھے۔ یہی حال شاستر وِدّیا کا تھا۔ کورو پانڈو کی بچپن میں ہی یہ کشاکشی دیکھ بھیشم جی نے ستیہ وتی سے کہا کہ ماتا میری سمجھ میں آتا ہے۔ کہ دہرت راشٹر کی سنتان کی دُرمتی کے کارن جلد ہی کورو بنش کا ناش ہوگا جس سے تُم کو بہت تکلیف ہوگی بس بہتر ہے کہ اب آپ ایشور پرماتما کی بھگتی میں لین ہو جائیں۔ کیونکہ چوتھا پد بھی آگیا ہے۔ ستیہ وتی نے بھیشم جی کی بات کو ینھارتھ جان کر انبکا سہت بن کا راستہ لیا۔ اور بھیشم جی کو بھیشم تپاھہ کا پد دے گئیں۔

دریودہن اور اُس کے بھائی پانڈوؤں کی طاقت دیکھ دیکھ کر جلتے تھے۔
دریودہن کا ماموں شکنی بھی دریودہن کے پاس ہی رہتا تھا۔ جو بڑا ادہرمی اور دہوکے باز تھا۔ اس نے ایکدن دریودہن وغیرہ کے مشورے سے پانچوں پانڈوؤں کو دعوت دی۔ پانڈونش کپٹ تھے۔ وہ فوراً آ گئے دریودہن وغیرہ چونکہ بھیم سین کی وجہ سے سب پانڈوؤں سے ڈرتے تھے پس اُنہوں نے اُس کے کھاتے میں زہر ملا دیا۔ اور پانڈو کھانا کھا کر آرام کرنے لگے۔ چونکہ بھیم کو زہر دی گئی تھی۔ اس لئے وہ لیٹتے ہی بیہوش ہو گیا۔ پانڈوؤں کو سوتا دیکھ کر دریودہن وغیرہ نے بھیم کو دریا میں ڈالدیا آپ بیفکر ہو گئے۔ لیکن جس کو راکھے سائیاں۔ اُسکو مارے کو کا معاملہ تھا بھیم ناگ لوک میں پہنچ گیا۔ وہاں ناگ لوگوں نے اس کی بڑی خاطر تواضع کی اور بڑی عزت سے اُسکو ہستناپور پہنچا دیا۔ ایسے ہی کئی مرتبہ دریودہن وغیرہ نے پانڈوؤں کے ساتھ بدسلوکی کی۔ لیکن پرماتما اُن کا نگہبان رہا۔ اُس نے اُنکو کوروؤں کے نشتر سے بچائے رکھا۔ ایکدفعہ اُن کیلئے لاکھ رال وغیرہ کا محل بنوایا گیا۔ کہ جب پانڈو اُس مکان میں جا کر سوویں فوراً آگ لگا دی جاوے لیکن وقت پر خبر ہو گئی وہ بچ گئے اور وہاں سے بھاگ کر کنتھل وغیرہ ہوتے ہوئے دروپد نگر میں پہنچے۔ برہمنوں کے لباس میں تھے۔ دروپد نگر میں وہاں کے راجہ کی لڑکی دروپدی کا سوئمبر تھا۔ جس میں دُور دراز مقامات کے راجے مہاراجے شریک ہوئے۔ حتیٰ کہ دریودہن کرن شکنی وغیرہ بھی پہنچے سوئمبر شروع ہوا۔ شرط یہ مقرر ہوئی تھی کہ جو شخص تیل کے کڑھاؤ میں نظر

کر کے ایک سونے کی مچھلی کی آنکھ میں تیر مارے اور ہلتی ہوئی مچھلی کو گرا دے وہی دروپدی کا پتی ہوگا۔ سب راجے مہاراجے باری باری آئے لیکن سب ناکام ہو گئے۔ آخر برہمنوں کی صف میں سے ارجن جو اُس وقت اپنے لباس کی وجہ سے برہمن معلوم ہوتا تھا اُٹھا اور اُس نے پل مارتے میں مچھلی کی آنکھ بیدھ دی۔ دروپدی نے جھٹ جیمال ارجن کو پہنادی۔ راجے مُنہ تکنے لگے جھنجلائے کہ کھشتریوں کے ہوتے ہوئے برہمن پالا مار جائے کیا معنے برہمن کو کمزور سمجھ کر اُس کو دھمکانے لگے۔ کہ اگر آپ بھلا چاہتے ہو تو دروپدی کھشتری راجاؤں میں سے کسی ایک کے حوالے کردو۔ مگر ارجن کا جواب تھا کہ شرط میں برہمن کھشتری کسی ورن کا ذکر نہیں جس نے سوئمبر کی شرط پوری کی. وہی جیت گیا کسی جاتی پر منحصر نہیں۔ خواہ راجہ دروپد سے پوچھ لیجئے۔ دروپد اس معاملے میں صُمٌ بُکمٌ تھا۔ راجہ لوگ دروپد اور ارجن وغیرہ پر زبردستی کرنے لگے لیکن بھیم سین اور ارجن کی موجودگی میں پانڈو دلے چنے نہ تھے ایک دو جھپٹیں ہی کی تھیں کہ سب راجے مہاراجے اپنی اپنی جان لے کر بھاگے ارجن اور کرن کا بھی مقابلہ ہوا۔ دریودہن بھی بھیم سین سے بھڑا۔ لیکن پانڈوؤں کے سامنے سب نے منہ کی کھائی۔ آخر جب سب لوگ منتشر ہو گئے اور راجہ دروپد کو بعد میں یہ پتہ لگا۔ کہ یہ برہمن نہیں پانڈو ہیں۔ تو اُس کو بہت خوشی حاصل ہوئی۔ دروپدی بڑی دھوم دھام کے ساتھ پانڈوؤں سے بیاہی گئی۔ جب یہ خبر ہستناپور میں پہنچی۔ کہ سوئمبر جیتنے والے اُن کے بھائی پانڈو ہی تھے۔ کوروؤں کی چھاتی پر سانپ لوٹ گیا۔ لیکن بھیشم پتامہ بدر

وغیرہ کے سمجھانے بجھانے سے دہرت راشٹر نے بدر کو دروپد نگر بھیجا کہ عزت کے ساتھ پانڈوؤں کو لے آویں۔ بدرجی دروپد نگر پہنچے۔ اُن کا استقبال کیا گیا۔ بدرجی راجہ دروپد کے سامنے گئے۔ اور راجہ دہرت راشٹ اور بھیشم جی کی طرف سے اس نئی رشتہ داری پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اور آخرکار پانڈوؤں کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ لے کر ہستناپور پہنچے۔ پانڈو سری کرشن جی کے رشتے میں بھائی لگتے تھے۔ کیونکہ رانی کنتی جو پانڈوؤں کی ماتا تھی۔ سری کرشن جی کی پھوپھی تھی۔ اس کے علاوہ سری کرشن جی کی بہن سوبھدرا کی شادی ارجن سے ہوچکی تھی۔ دوستی تیسرا رشتہ تھا۔ اسی لئے سری کرشن جی نے اس موقع پر بہت سے تحفے تحائف پانڈوؤں کے لئے دروپد نگر بھیجے۔ اور پانڈو بڑی خوشی سے لیکر ہستناپور آئے جہاں کوروؤں کی طرف سے بھیشم پتامہ اور بدر کو دکھانے کے لئے ظاہراً بڑی خوشیاں منائی گئیں۔ لیکن اندر میں حسد و بغض کی چنگاڑیاں بھسم کر رہی تھیں۔ بھیشم پتامہ کے مشورے سے راج دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور دہرت راشٹ نے پانڈوؤں کو بلا کر کھانڈوبن جو ہستناپور کی سرزمین سے بہت دُور واقع تھا سنبھال دیا اور راج کرنے کی آگیا دی۔ پانڈو بڑی خوشی سے کھانڈوبن میں آئے اس کو آباد کیا۔ اپنے ایک مشیر میاسُر کی مدد سے دنوں میں اس شہر کو وہ رونق دی کہ جس کا ذکر کرنے کیلئے قلم بے طاقت ہے رعایا کے آرام کیلئے حوض تالاب شفاخانے مدرسے بنوائے گئے۔ طلسم خانے تعمیر کئے گئے شہر جلد ہی رونق پر آگیا اور اس کا نام اندرپرست رکھا گیا۔ آس پاس

کے راجوں مہاراجوں نے پانڈوؤں کو اپنا سردار مقرر کرلیا۔ اور بھلیم سین
ارجن نے بہت سے راجاؤں کو فتح کرکے فرمانبردار بنا لیا۔ جب یہ سب ہو
چکا۔ پانڈوؤں کا ڈنکا جگہ جگہ بجنے لگا۔ اُس وقت مہاراجہ جُدھشٹر نے
راجسُو یگیہ کرنے کی ٹھانی۔ راجسُو یگیہ وہ یگیہ ہوتا ہے۔ جو کسی راجہ کو مہاراجہ
ادھراج کی پدوی دلاتا ہے یعنی ایک جلسہ عام میں راجاؤں کی طرف
سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہم لوگ فلاں راجہ یا مہاراج کو اپنا ادھراج
یعنی شہنشاہ تسلیم کرتے ہیں۔ ہم اس کے مطیع و فرمانبردار رہیں گے۔ ہر
معاملے میں اس کو مدد دینگے اور اپنے معاملات میں اس سے مدد لیں گے
ادہراج کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ میں آپ کو اپنا دست و بازو سمجھونگا
اور آپ کو اپنی حفاظت میں رکھونگا وغیرہ وغیرہ۔ یہ یگیہ بڑی دھوم دھام
سے کیا گیا۔ بھارت ورش کے تمام راجاؤں کے سوا دور دیش مثلاً قندھار
پاتال وغیرہ تک کے راجا اس یگیہ میں شامل ہوئے۔ سری کرشن جی
کی بزرگی سب پر ظاہر تھی۔ اور وہ چاروں وید کے گیاتا بھی تھے۔ اس
لئے وہ صدر جلسہ قرار پائے لیکن چندیری کے راجہ ششپال کو رکمنی
ہرن کے معاملے میں چونکہ اُن سے پُرانی عداوت تھی۔ اس لئے وہ اُن
کے صدر جلسہ یعنی پردھان جلسہ ہونے پر تلملایا۔ اور بے تُکی باتیں سنانے
لگا۔ حتیٰ کہ کرشن جی کو گالیاں دینے لگا۔ چونکہ ششپال کرشن جی کی موسی
یعنی ماں کی بہن۔ یعنی دیوکی جی کی بہن کا لڑکا تھا۔ اس لئے کرشن جی در
گذر کرتے رہے۔ لیکن جب دیکھا کہ پانی سر پر سے گذرنے لگا یعنی کوئی

ہتک آمیز لفظ نہیں تھا۔ جو راجاؤں کی بھری سبھا میں کرشن کو نہیں کہا گیا
کوئی تہمت نہ تھی۔ جو ان پر تراشی نہ گئی ہو۔ کوئی گالی نہ تھی۔ جو بکنے سے
رہ گئی ہو۔ اُدھر کرشن جی تھے۔ بالکل خاموشی سے سُنتے رہے۔ کیونکہ وہ
ایکدفعہ اپنی موسی سے اقرار کر چکے تھے۔ کہ ششپال کے سَو قصور آپ کی
خاطر معاف کر دونگا۔ پس گالیاں سَو ختم ہو چکی تھیں۔ کرشن جی نے سو گالیاں
ختم ہونے پر ششپال کو روکا۔ کہ اب کچھ مت بولے لیکن اس کے سر پر
موت سوار تھی۔ اُس نے پھر اُن کو بُرا بھلا کہا۔ لیکن اب سُننے کی کرشن میں
تاب نہیں تھی۔ اُن کے بازو پھڑ پھڑائے۔ بھویں تن گئیں۔ آنکھیں غصّے
سے لالہ گوں ہو گئیں۔ سودرشن چکر کو یاد فرمایا۔ یاد کرتے ہی حاضر ہوا کرشن
مہاراج نے ایک ہی وار میں ششپال کے سر کو دھڑ سے جُدا کر دیا۔ ساری سبھا
پر ہیبت چھا گئی۔ ششپال کی لاش جلائی گئی۔ اور کاروائی جلسہ اس معمولی سی
بدمزگی کے بعد پھر شروع ہوئی اور نرو گھنتا سے سماپت ہوئی۔ یُدھشٹر مہاراج
ادہراج قرار پائے۔ سب راجاؤں نے اُنکی اطاعت کا حلف لیا۔ راجہ یُدھشٹر
نے آئے ہوئے سب راجاؤں کو بڑے آدر ستکار سے رکھا۔ اور بڑی عزت
کیساتھ بدا کیا۔ لیکن دریودہن شکنی دوشاسن کرن وغیرہ جو راجہ یُدھشٹر
کے چچیرے بھائی اور رشتہ دار تھے۔ وہیں ایک دو روز کیلئے رکھ لئے اور
اُن کو اپنے راج محلوں و دیگر طلسمات وغیرہ کی سیر کرائی۔ دریودہن وغیرہ
ایک ایک مکان یا چیز دیکھتے تھے۔ ظاہرا تو اُس کے کمال کی وجہ سے
واہ واہ کرتے تھے لیکن دل میں اپنی آتما کو واہ کرتے تھے طلسم خانوں میں

جاکر دریودھن نے کئی دفعہ دھوکا کھایا۔ یعنی دیوار کو دروازہ سمجھا۔ تو سر ٹکرایا۔ صاف پانی کے تالاب کو فرش زمین سمجھا۔ تو پانی سے اپنے آپ کو بھگایا وغیرہ وغیرہ۔ تو ارجن بھیم یدھشٹر اور دروپدی سب دل لگی کے طور پر ہنسنے لگے۔ ظاہرا تو دریودھن بھی ہنستا تھا۔ لیکن اندر کو ٹلے وہک رہے تھے۔ خیر ایک دو روز کے بعد دریودھن اپنے نگر ہستناپور کو چلا گیا۔ لیکن ایک تو راجہ یدھشٹر کی شان وشوکت اوج و اقبال دولت و ثروت اس کے دل کو جلا رہے تھے۔ پھر طلسم خانے میں بھائیوں کے ہنسی مذاق اور دروپدی کے طعن آمیز الفاظ دل کو ستنا رہے تھے۔ پس اُس نے اپنے صلاح کار شکنی دوشاسن کرن وغیرہ سے مشورہ کرکے پانڈوؤں سے بدلہ لینے اور اُن کو نیچا دکھانے کی یہ کمینہ کوشش کی۔ کہ کسی طرح دہرت راشٹر اپنے پتا کو رضامند کرکے پانڈوؤں کو ضیافت و دعوت کے دھوکے سے بُلا کر اُن کے ساتھ جُوا کھیلا جائے اور اُن کا سب مال و دھن لیا جائے وہ اپنا یہ ناپاک ارادہ پورا کئے بغیر نہ رہا۔ جاکر دہرتراشٹ کو سُنا ہی دیا۔ لیکن دہرتراشٹ نے کئی وجوہات سے اسے نامنظور کر دیا۔ بھیشم پتامہ اور بدرجی نے بھی اس تجویز کو رد کر دیا۔ دریودھن خواہ کیسا ہی پاپی تھا۔ لیکن اُس زمانے میں دستور تھا کہ باپ کی خلاف مرضی بیٹا کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ اسی پوتر دستور سے مجبور ہو کر دریودھن نے اپنی بھلائی اسی میں سمجھی کہ جس طرح ممکن ہو۔ دہرتراشٹ کو رضامند کیا جائے۔ پھر کوئی ٹنٹا نہیں۔ پس وہ اپنے باپ کے پاس گیا۔ اور عرض پرداز ہوا کہ آپ

کو میری کچھ بھی پرواہ نہیں۔ پانڈوؤں کی بڑھتی آپ کا مقصد اعلیٰ ہے
پس میں اپنی زندگی کو زہر کھا کر آج ختم کرتا ہوں۔ دہرت راشٹ بیٹے کی یہ
بات سُنکر بہت گھبرایا۔ آخر دریودہن کا باپ تھا۔ موہ کے بس ہوگیا اپنے بیٹے
کی زندگی کو پانڈوؤں کی بربادی پر ترجیح دی اور حکم دیا کہ پانڈوؤں کو
دعوت کیلئے بُلایا جائے بھیشم جی اور بدرجی نے یہ سُنا انہوں نے دہرتراشٹ کو
سمجھایا لیکن دریودہن کے مسکینی کے لفظوں نے دہرتراشٹر کے دل پہ وہ کاٹ لگائی
تھی جس کا کوئی منتر نہ تھا۔ بھیشم بدر اپنا سا مُنہ لیکر چلے آئے۔ پانڈوؤں کے
پاس بدرجی ہی کو بھیجا گیا۔ وہ پہنچے۔ پانڈوؤں نے جب چچا کا آنا سُنا بہت
خوش ہوئے بڑی دھوم دھام سے استقبال کیا اور ہاتھوں ہاتھ اُٹھا کر
لے گئے۔ بدرجی اندر پرست کی دِن دُوگنی رات چوگنی رونق کو دیکھ کر بہت خوش
ہوئے اور اُنہوں نے آخر اظہار مدعا کیا یعنی دہرت راشٹ کا پیغام سُنایا اور
اُس کا اصلی مقصد بھی بتایا۔ راجہ جُدھشٹر اور اُن کے چاروں بھائی دہترراشٹ
کو اپنا پتا جانتے تھے۔ اُن کے ہر حکم کی تعمیل اپنی سعادت سمجھتے تھے پس وہ ماتا
کنتی اور اہلیہ دروپدی کو ساتھ لیکر چل کھڑے ہوئے اور چچا دہترراشٹ کے
قدمبوس ہوئے بڑی عزت و تکریم سے رکھے گئے بڑے پریم کا سلوک ہوا
دو تکر دن کوروں نے خواہش ظاہر کی کہ آؤ دو گھڑی چوسر سے جی بہلائیں
یدھشٹر پہلے تو ٹالتے رہے لیکن اُن کو کہا گیا کہ چھتری لوگ جوئے اور جُدھ
سے کبھی مُنہ نہیں موڑتے۔ تم ایسا کر کے کیوں اپ لیش لیتے ہو آؤ دو گھڑی
جی خوش کرینگے۔ فتح شکست پاسوں کے اختیار ہے۔ ممکن ہے کہ آپ جیت جائیں

اور ہماری سلطنت بھی براہِ راست آپ کی ہی ہو جائے۔ بدقسمتی سر پر جھوم رہی تھی
یُدھشٹر نے منظور کر لیا اور فرمایا کہ میں دریودہن کے ساتھ کھیلوں گا۔ لیکن
دریودہن بولا کہ میری طرف سے کھیلیں گے۔ تو ماموں شکنی پر ہار جیت میری
اگر ماموں ہار جائیں تو میں تاج و تخت سے دست بردار ہونیکو تیار۔ اگر آپ
ہارتے ہیں تو آپ سلطنت چھوڑنے کیلئے مجبور و لاچار۔ چوسر شروع ہوئی شکنی
پرلے سرے کا بے ایمان تھا۔ دغا و فریب اس کا شیوہ تھا پس تھوڑی ہی
دیر میں یُدھشٹر کا راج پاٹ چاروں بھائی اور خود یُدھشٹر اپنے آپکو ہار گئے
اب ایک داؤ اور باقی تھا۔ کوروؤں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ دروپدی کو
داؤں پر لگاؤ ایک طرف دروپدی دوسری طرف دریودہن کی تمام سلطنت جوئے کی
ہار بُری مشہور مثل ہے۔ آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔ انجام دیکھنے سے لاچار ہو جاتا
ہے۔ پس یُدھشٹر نے اُسے ہی منظور کر لیا۔ آخر دروپدی کو بھی ہار گیا۔ پھر تو
کوروؤں کی بن آئی۔ لگے اواہی تواہی بکنے۔ پانڈو ہمارے غلام دروپدی
ہماری لونڈی وغیرہ وغیرہ۔ دریودہن نے جھٹ حمیت برادرانہ کو توڑ کر حکم دیا
کہ دروپدی کو محلوں میں سے راج سبھا میں لاؤ۔ تاکہ اُس کا رانی پد لے لیا
جاوے اور داسی پد دے دیا جاوے۔ پرات کامی گیا۔ لیکن ناکام واپس آیا
کیونکہ دروپدی نے تمام ماجرا سُن کر ایک سچا اعتراض کیا۔ اور کہا کہ سبھا والوں
سے دریافت کرو۔ کہ جب یُدھشٹر پہلے اپنے آپ کو ہار چکے۔ تو ان کو کسی کی
چیز ہارنے کا کیا حق تھا۔ پرات کامی نے آکر یہ اعتراض اہل سبھا کو سنایا اس
وقت دریودہن پر وہ رعب و جلال تھا۔ کہ اُس کو دیکھ کر ہی حاضرین کا پتہ

پانی پانی ہوا جاتا تھا۔ بولنے کی تو کس کو مجال تھی۔ آخر در یودہن کے حکم سے دوشاسن گیا۔ اور دروپدی کو جو اسوقت ماسک، دہرم میں ہونے سے صرف ایک کپڑے سے تھی۔ بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ لایا۔ سبھا میں لاکر کھڑا کر دیا۔ دریودہن نے حکم دیا۔ کہ اس کے موجودہ کپڑے اُتار کر داسی کے کپڑے پہنا دو۔ دوشاسن تعمیل حکم میں لگ گیا۔ بھیم سین ارجن پانچوں بھائی جن سے ایک زمانہ خوف کھاتا تھا۔ جنہوں سے اب سے کچھ ہی دن پہلے سب راجاؤں کو جیت کر اپنا تابعدار بنا کر ادھراج پد حاصل کیا تھا۔ بالکل خاموش تھے اُن کی زبانوں پر جُوئے کی غلامی کے تالے لگے ہوئے تھے۔ جب دروپدی نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ اس حالت بیکسی میں کوئی مددگار نظر نہ آیا۔ تو اس نے سری کرشن جی مہاراج کا دھیان کیا۔ جو اگرچہ دوارکا میں تھے۔ لیکن انتریامی ہیں سرو ویاپک ہیں اپنے بھگتوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ ادہر دروپدی کی پتھروں کو موم کرنیوالی پرارتھنا ادا ہو رہی تھی۔ ادھر کرشن مہاراج اپنی دبیہ درشٹی سے دروپدی کی یہ دردشا دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے تھے۔ آپ نے اسیوقت اپنی مہان شکتی کا جلوہ دکھایا۔ یعنی دروپدی کی ساڑھی کو اننا بستار دیا۔ کہ کورو سبھا دروپدی کے پتی ورت دہرم اور کرشن جی کی غائبانہ امداد پر عش عش کر گئی۔ یعنی دوشاسن اپنے پورے زور کے ساتھ دروپدی کی ساڑھی کھینچتا جاتا تھا۔ لیکن دروپدی ننگن نہیں ہوتی تھی۔ کیونکہ جُوں جُوں وہ ساڑھی اُتارتا تھا۔ ساڑھی اتنی ہی بڑھتی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ دوشاسن اُتارتا اُتارتا تھک گیا۔ ہانپ کر بیٹھ گیا۔ ساڑھی کے ڈھیر کے ڈھیر لگ

گئے۔ سبھا میں جس طرف نظر دوڑاؤ۔ رنگا رنگ کی ساڑھیاں ہی ساڑھیاں نظر آتی تھیں۔ کوروؤں کی حیرانی کا کچھ حساب نہیں تھا۔ سب انگشت بدنداں تھے۔ لیکن دریودہن موم نہیں تھا۔ جو پرماتما کی ایسی جہاں لیلا کے سامنے سر جھکاتا۔ یا دروپدی کے پتی برت دہرم کا قائل ہو کر اس کی تعظیم کرتا۔ اس نے دوشاسن کو پھر حکم دیا کہ اس کی ساڑھی اُتارے۔ مگر بھگوان کونسے کہیں چلے گئے تھے۔ وہیں تھے جہاں دروپدی کی دُردشا ہو رہی تھی دہرتراشٹر پر اس بے جا کارروائی کا بڑا اثر ہوا۔ اُس نے فوراً حکم دیا کہ دریودہن کا کیا ہوا سب فعل ناجائز۔ جُوا نادرست۔ جیت ہار منسوخ۔ دروپدی اور پانڈوؤں کو عزت کیساتھ اندرپرست کو رُخصت کیا جائے۔ بھیشم پتامہ بدر گاندہاری اہلیہ دہرت راشٹر و دیگر سب اچھے لوگ اس کارروائی سے نہایت خوش ہوئے اور دہرت راشٹ کی انصاف پسندی اولوالعزمی کی داد دی۔ واہ واہ کے نعرے سب طرف سے بلند ہوئے یہ حکم سُنتے ہی دریودہن کرن شکنی دوشاسن وغیرہ کے پاؤں تلے کی مٹی نکل گئی۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آگیا۔ اُن کے خرمن امید پر بجلی گر گئی آس پر اوس پڑ گئی۔ لیکن کیا بن سکتا تھا۔ دریودہن میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ باپ کے فیصلے کو رد کر دیتا۔ اول تو اس خیال سے کہ باپ کا حکم سر آنکھوں پر دوسرے یہ بھی جانتا تھا کہ اگر میں نے باپ کے فیصلے کو نہ مانا۔ ممکن ہے کہ راجہ کو غصہ آئے بھیشم وغیرہ حتیٰ کہ ماتا گاندھاری تک مجھ سے رنج ہیں ہی۔ ساری رعایا پانڈوؤں کی طرفدار ہے کہیں میں ہی خورد برد نہ کر دیا جاؤں۔ یہ سوچکر وہ خاموش رہا پانڈو بڑی عزت و تکریم کیساتھ اندرپرست کو روانہ کئے

گئے دربار برخاست ہوا۔ سب لوگ اپنے اپنے ٹھکانے لگے۔ جب دہرتراشٹ کو کوروؤں نے اکیلے پایا۔ موقع غنیمت جانکر دریودہن شکنی وغیرہ ملکراس کے پاس پہنچے اور بولے کہ آپ نے غضب ہی تو کر دیا۔ بنے بنائے گھروندے کو پھوڑ ڈالا سانپ کے بچوں کو دُودھ سے پالا۔ شریمان کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ پانڈوؤں کو ہماری اس کاروائی کا کس قدر رنج ہوا ہوگا۔ اور کیا وہ اندر پرست پہنچکر بدلہ لینے سے باز رہینگے۔ مان لیا کہ بھائی یُدھشٹر بات کو گئی گذری کر ڈالیگا۔ لیکن ارجن اور بھیم اس مٹی کے نہیں وہ ضرور انتقام لیکر رہینگے۔ پتاجی سچ سمجھنا وہ ہستناپور کی اینٹ سے اینٹ بجائینگے وہ آپ کے سو بیٹوں کا نام ونشان مٹائینگے پس اگر آپ ہستناپور سے محبت کرتے ہیں اگر آپ کو اپنے بچوں سے پیار ہے تو تباہی سے پیشتر ہمکو بچائیے۔ ابھی پانڈو اندر پرست میں نہیں پہنچے ہیں راستے میں ہی ہونگے اسی وقت بلائیے۔ اگر وہ اندر پرست پہنچ گئے انہوں نے کرشن کو بلالیا۔ تو ہماری جانوں کی خیر نہیں۔ قتل موذی قبل از ایذا کے مسئلہ پر کام کیجئے۔ اب ہم اُن کے مال و دولت اور مہارانی دروپدی پر دست درازی نہیں کرینگے بلکہ یہ شرط بدی جائیگی جو ہارے وہ بارہ برس بن باس رہے اور تیرھویں برس چھپ کر رہے۔ اگر تیرھویں برس میں جیتنے والوں نے ہارنیوالوں کو پالیا تو تیرہ برس پھر بن باس۔ اس طرح وہ مثل ہوگی کہ سانپ مرے لٹھیا نہیں ٹوٹے۔ کیونکہ یہ تو ضروری ہے کہ ماموں شکنی کے ہوتے جیت ہماری ہی ہوگی۔ وہ بادیہ پیمائی کرتے نظر آوینگے اول تو بارہ برس میں ہی اندر پرست کی رعایا ہم سے پرچ جائیگی اور اگر ہم اُنکو تیرھویں برس

ڈہونڈتے میں کامیاب ہو گئے۔ تو بارہ برس اور جلاوطنی اختیار کرنی ہوگی۔ نہ مار نہ پیٹ نہ کشت وخون مفت میں راج کے مالک۔ شہنشاہی کی پدوی ہماری اگر آپ نے یہ بات منظور نہ کی تو سمجھئے میں تو ابھی ہیرا چاٹتا ہوں۔ دہرتراشٹر گھبرایا۔ دریودہن کی عرضداشت پر بھی غور کیا۔ آخر اس کے دماغ نے یہی نتیجہ نکالا کہ جس طرح بھی ہو سکے دریودہن کی خوشی پوری کر کے اُسکی جان بچائی جاوے بھتیجے آخر بھتیجے ہیں۔ کوئی بیٹے تو ہیں ہی نہیں۔ دکھتی ہوئی اُنگلی کا دُکھ جو سانٹھ کی اُنگلی کو ہے وہ اُس سے اگلی کو نہیں۔ پس کیوں نہ وہی تدبیر کی جائے جس سے دریودہن بھی بچ جائے اور خاندان کو بھی آنچ نہ آئے۔ فوراً بدرجی کو بلایا۔ اُسکو اپنا یہ حکم سُنایا۔ کہ جاؤ پانڈو جہاں ملیں بلالاؤ۔ بدرجی نے دہرتراشٹ کے دل کی کیفیت معلوم کی۔ تیور بدلے دیکھے۔ اُنکو پتہ لگ گیا۔ کہ دہرتراشٹ کی متلون طبیعت کو کوروؤں کا رنگ پھر چڑھ گیا ہے اس نے راجہ کو سمجھانا شروع کیا۔ لیکن اب کے دہرت راشٹ وہ دہرتراشٹ نہیں تھا وہ کوروؤں کے اثر میں اچھی طرح سے آچکا تھا۔ ترشروئی سے بولا کہ تم لوگوں کو کیا حق ہے کہ بھائی بھائی کو آپس میں ہنسی خوشی سے اپنا فیصلہ آپ کر لینے سے روکیں۔ میں مناسب نہیں سمجھتا۔ بدرجی نے کہا۔ کہ اس بُرے کام کے نتیجے پر غور کیجئے۔ مانا کہ اب وہ آپ کے کہنے سے ضرور آ جاوینگے کیونکہ وہ آپ کے ناخلف بھتیجے نہیں۔ لیکن آپ کے بیٹے ناخلف ضرور ہیں وہ ضرور اُنکو تنگ کرینگے۔ آخر تنگ آمد بجنگ آمد کا معاملہ نہ ہوا اگر ایسا ہوا تو آپ یقین رکھئے کہ کورونش کا نام ونشان صفحۂ ہستی پر موجود نہ رہیگا

کیونکہ یہ ضروری ہے کہ دھرم کی جے ہوتی ہے۔ ادھرم ہمیشہ گھاٹے میں رہتا ہے
آگے آپ کو اختیار ہے۔ بھیشم اور گاندھاری نے بھی راجہ کی یہ آگیا سُنکر
اسے بہت سمجھایا۔ لیکن راجہ نے سب کو کورا جواب دیدیا۔ بدرجی پانڈوؤں
کو راستے سے واپس لانے کے لئے تیز رفتار گھوڑوں کی رتھ پر سوار کر دئیے گئے
جنہوں نے گھنٹوں کے راستے گھڑیوں میں طے کرتے ہوئے رستے میں ہی
پانڈوؤں کو آدبوچا۔ یدھشٹر کو چچا کا پیغام سُنایا گیا۔ مقصد سے بھی خبردار کیا
چونکہ مہاراجہ یدھشٹر اپنے چچا سے رخصت ہوتے وقت وعدہ کر آئے تھے کہ ہم
آپکے ہر حکم کی تعمیل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور سمجھیں گے۔ اس لئے انہوں نے
اپنے وعدے کو پورا کرنا ضروری سمجھا۔ چاروں بھائیوں ماتا کنتی اور اہلیہ دروپدی
وغیرہ کو لیکر اُلٹے پاؤں چلدئیے اور پہنچکر چچی گاندھاری اور چچا دھرت راشٹ
کے قدموں میں سر جھکا دیا۔ بھائیوں سے ملے۔ انہوں نے جُوئے کا نمنترن
دوبارہ پیش کیا۔ مہاراجہ یدھشٹر نے عذر کرنا چاہا۔ لیکن چونکہ اب جُوئے پر
دھرتراشٹ کی رضامندی کی مُہر لگ چکی تھی اس لئے انکار کرتے نہیں بنا۔ چوسر
بچھائی گئی نردیں میدان میں نکلیں۔ لیکن ہار تو یدھشٹر کے گلے منڈھی ہی
تھی ایک دو بازیوں میں ہی تخت سلطنت کی صفائی اور بنباس میں جانیکا
حکم مل گیا۔ فوراً شاہی پوشاک اُتاری گئی۔ راج مکٹ جُدا کئے گئے۔ بجائے زرّیں
ومرصع پوشاکوں کے مرگ چھالائیں اوڑھی گئیں۔ طلاکار جُوتیوں کی جگہ
کھڑاؤں نے لی۔ بدرجی کے سمجھانے پر ماتا کنتی کو اُن کے پاس چھوڑا
اگرچہ وہ رضامند نہیں تھیں تاہم آنکھوں کی تکالیف سے بچانے کے لئے

وہیں چھوڑا گیا۔ اور آپ انکو بلکتی چھوڑ کر صحرا نوردی کو چلے۔ بڑا رقت خیز نظارہ تھا۔ حاضرین کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔ رعایائے ہستنا پور کی حالت زار و نزار تھی۔ سب دریودہن دھرتراشٹ بھیشم پتامہ وغیرہ کو کوس رہے تھے مگر نہ کچھ کرتے بنتا تھا نہ دھرتے۔ آخر پانڈو سب بزرگوں کے چرنوں کو چھوڑ کر روانہ ہوئے۔ شہر بھر میں ماتم ہو رہا تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ ہم آپ کے ساتھ ہی رہیں گے۔ دھرماتما راجہ کے ساتھ بن میں جا کر بھی سُکھ ہے اگر دھرماتما راجہ مصیبت میں ہے وہ بن باسی ہے۔ کنگال ہے اُس کی رفاقت میں مزدوری کر کے بھیک مانگ کر رہنا بھی سُکھدائی ہے لیکن ادھرمی راجہ کے نگر میں جہاں بہت سے دنیاوی سُکھ بھی ہوں عیش و عشرت میں رہنا ملے۔ بسنا دُکھدائی ہے لیکن دھرم مورتی مہاراجہ یدھشٹر نے اُن لوگوں کو بہت سمجھا بجھا کر تیرہ برس کوئی بڑا عرصہ نہیں یہ خیال دلا کر اپنے ساتھ جانے سے باز رکھا تو بھی برہمنوں کی ایک جماعت تو اُن کے پیچھے چل ہی دی بارہ برس مختلف جنگلوں میں گھومتے گھامتے دہلی کے جنوب مغرب کی طرف تقریباً ایک سو میل کے فاصلے پر ویراٹ نگر میں پہنچے۔ اگرچہ یہ ریاست کوئی بہت بڑی نہ تھی لیکن رونق کے لحاظ سے عمدہ ریاستوں میں ہی شمار ہوتی تھی۔ پانچوں بھائیوں نے اپنے ہتھیار شہر کے باہر ایک درخت کی چوٹی میں لٹکا دئے اور ایک مردہ لاش لوگوں کو اس درخت سے خوف زدہ کرنے کے لئے ٹانگ دی۔ آپ مختلف بھیس اور نام بدل کر شہر میں داخل ہوئے دروپدی تو سرندھری نام رکھ کہ داسی کا بھیس بنا راجہ ویراٹ کے محلوں میں گئی اور رانی سے درخواست کی کہ وہ اسے اپنی داسی

بنالے۔ یہ درخواست اس کی رانی نے منظور فرمائی۔ اِدھر پانچوں بھائی راجہ
کی خدمتمیں حاضر ہوئے انہوں نے بھی راجہ سے ملازمت کرنیکی پرارتھنا کی۔ جب
راجہ نے اُن کے نام اور گُن پُوچھے تو انہوں نے نقلی نام اور گن اپنے بتلائے
مثلاً راجہ یُدھشٹر نے اپنا نام جے رکھ بتلایا۔ گن چوسر کے کھیل کی نپتنا بتائی
بھیم سین نے اپنا نام مُلّو بتایا اور رسوئی بنانا اپنی صفت ظاہر کی۔ ارجن نے
اپنا نام بھنڈلا صفت گانا بجانا بتلائی۔ نکل اگر بانگ ور سہدیو آستم بنے۔ اور
پانچوں نے یہ بھی بتلایا کہ ہم سب مہاراجہ یُدھشٹر کے پاس رہتے تھے اُن کی سیوا
کرتے تھے در بھاگیہ بش دُہرم مورت مہاراجہ یُدھشٹر بنوں کو چلے گئے اور جاتے
ہوئے کہہ گئے کہ تُم سب مہاراجہ ویراٹ کے پاس جاؤ۔ ایک سال اُنکی سیوا کرو
وہ تمہارا انادر نہیں کرینگے۔ پس راجن آپ ہم سکو اپنی شرن میں لیجئے۔ جس
وقت مہاراجہ ویراٹ نے یُدھشٹر کا نام سُنا اُنکو بہت رنج ہوا اور اُن کا پانڈوں
سے سچا سینہہ آنسوؤں نے جو ٹپ ٹپ راجہ کی آنکھوں سے گر رہے تھے ظاہر
کیا اور اُن سکو پانڈوؤں کے ملازم جان کر نوکر رکھ لیا۔ ان کی یوگتا کے
انوسار اُنکو کام سپرد کئے گئے اور یہاں پر پانڈوؤں کے پوشیدہ رہنے کے
دن بڑے آنند سے کٹنے لگے۔ لیکن کئی مہینوں کے بعد ایک ناگہانی واقعہ
ظہور میں آیا۔ جس نے اُن کے دلوں کو بہت غمگین بنادیا۔ وہ یہ کہ ویراٹ
کا سالا کیچک جو اُس کی فوج کا بڑا بہادر جرنیل تھا۔ اور اپنی بہن کے پاس
اکثر آنا جانا تھا وہاں دروپدی کو دیکھ کر اُسکی بے نظیر خوبصورتی پر
موہت ہو گیا۔ لیکن دروپدی شُبہ کی مورت دہرم کی جیتی جاگتی تصویر اور

پتی برت کی زندہ مثال تھی۔ اس لئے اس کی کچھ پیش نہ گئی۔ آخر اس نے اپنی
بہن سے دروپدی کی محبت جتلائی۔ اور اُس سے فرمائش کی۔ کہ کسی طرح دروپدی
سے میری دلی خواہش پوری کرادے۔ بہن نے بہت سمجھایا۔ اُسکو اس کی اس
حماقت سے باز رکھنا چاہا۔ لیکن جب کیچک نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تو
مجھے مُردہ دیکھنا چاہتی ہے۔ میں ابھی مر جاؤنگا۔ رانی نرم ہوگئی اور دروپدی
کو کیچک کی خواہش پورا کرنے کی ترغیب دینے لگی۔ لیکن وہ عفیفہ استری کب
اس ادہرم کو منظور کر سکتی تھی۔ اُدہر کسی نہ کسی طرح مُلّو عرف بھیم سین کو بھی یہ
خبر ملگئی اس نے دروپدی کا لباس پہنا۔ اور کیچک کے محل میں پہنچا کیچک نے سمجھا
کہ دروپدی آخر مان گئی۔ بہت خوش ہوا۔ تنہائی کا عالم کر دیا۔ اندھا کیا چاہے
دو نین بھلیم بھی یہی چاہتا تھا۔ تنہائی کو موقعہ غنیمت سمجھ کر کیچک پر حملہ آور ہوا۔ اور
پل کی پل میں اس کو نرک پوری کا ٹکٹ لے دیا اور جھٹ اپنے فرض کو پورا
کرنے کیلئے ویراٹ کے رسوئی گھر میں چلا گیا۔ صبح ہوگئی۔ کیچک سوکر نہیں اُٹھا
وہ اُٹھتا کس طرح عارضی نیند تو سویا ہی نہیں۔ وہ تو ہمیشہ کیلئے سُلایا
گیا تھا۔ کیچک کے مرنے کی خبر سُنکر سب کو رنج و غم ہوا۔ کیونکہ وہ ریاست
ویراٹ کا محافظ تھا۔ لیکن پانڈو دل میں بہت خوش ہوئے۔ بہت سی
تحقیقات کی گئی۔ لیکن کیچک کی موت راجہ اور کیچک کے بھائی بہنوں کے
لئے معمہ ہی رہا۔ انہوں نے شک کے طور پر دروپدی کو پکڑ لیا کہ اُسی کی
خاطر کیچک کی موت واقع ہوئی ہے۔ کیچک کی لاش کے ساتھ دروپدی
کو جلانے کیلئے تیار ہوگئے۔ اور اُسے کھینچکر شمشان بھومی میں لے گئے

اوراس کو کیچک کی چتا میں زبردستی ڈال دیا۔ بجلی کی طرح یہ خبر بھیم کو ملی اور وہ تیز چلنے والی ہوا کے برابر بسر منہ کالا کئے جٹا بڑھائے بھاگا آیا۔ پہلے تو اُس نے دروپدی کو چتا سے نکالا۔ پھر کیچک کے بھائیوں کا اچار ڈالا۔ جو ایک بھائی بچا وہ گونگا کر دیا۔ اور بھیم آندھی کی طرح شمشان میں آیا تھا بگولے کی طرح رسوئی خانے میں جا رہا۔ اور دم بھر میں وہی ملّو کا ملّو ہو گیا اس معاملے کی بھی تحقیقات کی گئی۔ لیکن قاتل کا پتہ نہ لگا کا غذات داخل دفتر ہو گئے تیرہ برس ختم ہونے میں اب چند روز ہی باقی تھے دریودھن کو پانڈوؤں کا فکر کاٹے ڈالتا تھا۔ اُس نے ہر سمت میں پانڈوؤں کا پتہ لگانے کیلئے جاسوس بھیجے لیکن وہ سب ناکام پھرے۔ آخر ویراٹ سے آئے ہوئے جاسوس کی زبانی یہ خبر معلوم ہو کر کیچک اور اُس کے دیگر سب بھائی مارے گئے۔ کوروؤں کو یقین ہو گیا کہ ضرور پانڈو ویراٹ نگر میں ہیں کیونکہ کیچک جیسے دلاور اور نامی صف شکن کو مارنیوالا سوائے ارجن کے کوئی نہیں۔ پس وہ سب ویراٹ نگر میں ہیں کیوں نہ وہاں پر حملہ کر دیا جائے۔ ویراٹ پر حملے کا حکم دیا فوجیں تیار ہو کر چل دیں۔ ویراٹ کا محاصرہ کیا گیا۔ راجہ ویراٹ لڑائی کے لئے خم ٹھونک کر سامنے آیا۔ لیکن کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگا تیلی کا معاملہ تھا۔ دریودھن کا لشکر بیشمار۔ لڑنے بھڑنے میں تجربہ کار۔ لیکن ویراٹ کی تھوڑی سی فوج اور وہ بھی کیچک کی سپہ سالاری سے محروم راجہ نرغے میں آیا۔ پانڈوؤں نے اپنے ان داتا کا حق نمک ادا کرنے کا ارادہ کیا۔ فوراً راجہ کے شہزادے اُتر کمار کو زبردستی اپنا سردار مقرر کر کے میدان جنگ

میں آکر ڈٹ گئے۔ خوب مقابلہ ہُوا۔ ارجن نے جو عورت کے لباس میں تھا پہلا تیر درونا چارجی کے چرنوں میں۔ اور دوسرا بھیشم کے قدموں میں مارا انہوں نے تیراندازی سے ہی جان لیا کہ یہ پانڈو ہیں۔ لڑائی سے طرح دینے کا ارادہ کیا۔ لیکن دریودہن کے حکم سے لڑائی شروع ہوئی۔ مگر سخت شکست ہوئی۔ کوروکو جو ویراٹ کی گئوؤں پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ اپنی جانیں بچانا مشکل ہوگئیں وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے راجہ ویراٹ دشمنوں کے نرغے میں سے نکل آئے۔ پانڈو معہ ویراٹ کے راجہ کے خوشی کے نعرے بجاتے ہوئے ویراٹ نگر میں واپس آئے۔ بڑی خوشیاں منائی گئیں یہ دن پانڈوؤں کی تیرہ سالہ جلاوطنی کا آخری روز تھا۔ چنانچہ اگلے دن صبح ہوتے ہی اشنان دھیان اور نت کرم سے فارغ ہوکر راجہ ویراٹ کے راج دربار میں آئے۔ ابھی راجہ ویراٹ محل سے بھی نہ نکلے تھے۔ کہ ارجن بھیم نکل سہدیو وغیرہ چاروں بھائیوں نے بڑی خوشی کیساتھ یدھشٹر جی کو گدی پر بیٹھلا دیا۔ سنکھ گھڑیال بجادئے گئے آواز سنکر راجہ ویراٹ دربار میں آئے اور اپنی جگہ پر ایک اجنبی کو بیٹھے دیکھ کر اور اس پر چنور جھلتے دیکھ کر بہت طیش میں آئے اور پانڈوؤں سے پوچھا کہ یہ گستاخی کیوں کی ہے ارجن نے جواب دیا۔ ہے راجن خوش ہو آپ کی گدی کو آج اس ہستی نے پوتر کیا ہے جس کا نام سنسار میں دھرم پتر یدھشٹر مشہور ہے اور جس کے عدل وانصاف دولت وثروت اور عظمت کا شہرہ دور دور ہے۔ ایشور پرماتما کی اتی انت کرپا سے کل تیرہ سال جلاوطنی کے پورے ہوئے ہم آپ کے نہایت مشکور ہیں کہ ہم نے ایک سال آپ کی خدمت میں بڑے آنند سے کاٹا

ویراٹ کا سنتے ہی چہرہ زرد ہوگیا۔ وہ یدھشٹر کے قدموں میں گر گیا اور معافی کا خواستگار ہوا۔ یدھشٹر بھیم وغیرہ نے اپنے آپ کو پورے طور سے ظاہر کر دیا سیرندھری دروپدی کا ہی نام ہے۔ یہ معلوم ہوکر راجہ کو بہت افسوس ہوا کہ کیچک کی حماقت سے دروپدی کو کیسی تکلیف ہوئی۔ بڑے ادب سے ہر قصور کی معافی مانگ کر راجہ ویراٹ سرخرو ہوا۔ یدھشٹر نے بھی اپنی عالی حوصلگی سے ویراٹ کو معاف کیا۔ راجہ ویراٹ نے اپنے ہاتھ سے یدھشٹر کو راج تلک چڑھایا اور پہلی نذر اسی نے پیش کی۔ پھر آس پاس کے راجاؤں کو بلایا گیا جو پانڈوؤں کی ویراٹ میں موجودگی کی خوشخبری سنکر خوشی خوشی دوڑے آئے اور مہاراجہ یدھشٹر کو اپنے ادھراج ہونیکا اعلان کیا۔ نذریں پیش ہوئیں۔ غرضیکہ بنباسی یدھشٹر ویراٹ نگر میں اندرپرست کا مہاراجہ ادھراج تسلیم کیا گیا۔ مہاراج کرشن بھی یہ خبر سنکر دوارکا سے آئے۔ آپس میں صلاح ومشورت ہونے لگی۔ سب راجے مہاراجے اسبات پر متفق ہوئے۔ کہ کسی ایلچی کو دہرتراشٹر کے پاس بھیجنے کا فیصلہ ہوا۔ جو کوروؤں کے ارادے کی خبر لائے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ سیدھی انگلیوں گھی نکلتا ہے یا نہیں یعنی اندرپرست کا راج کورو پانڈوؤں کو حسب وعدہ دینے پر تیار ہیں یا نہیں۔ سری کرشن جی نے یہ فرض اپنے ذمہ لیا۔ ہستناپور پہنچے۔ دہرتراشٹر سے ملے۔ بھیشم پتامہ بدر دریودہن سے ملاقات کی۔ دربار لگا۔ آخر کرشن جی نے اپنا سفارت کا فرض ادا کرتے ہوئے دہرتراشٹ اور دریودہن کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے بتایا۔ کہ پانڈو بڑے صبر اور اطمینان کے ساتھ آپ کی مقرر کردہ شرطوں کو پورا کر چکے ہیں۔ چونکہ آپ لوگوں نے

پے در پے اُن کے ساتھ سختی کا سلوک روا رکھا ہے۔ لیکن اب وہ بدسلوکی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آخر انسان ہیں۔ اُن کو بھی سکھ کی ایسی تمنا ہے جیسی کہ آپ لوگوں کو۔ اُنکو بھی محلوں میں رہنا ایسے ہی بھاتا ہے۔ جیسے کہ تُم کو۔ پھر وہ آپ سے بھیک نہیں مانگتے۔ اپنا حق مانگتے ہیں انہوں نے بڑے پرلیشرم سے اس راج کو وسعت دی ہے۔ پس اُن کا حق ہے کہ آپ اُنکو نصف راج بانٹ دیں وہ اب لئے بغیر نہیں ٹلینگے اور ممکن ہے کہ یہ گلشن و سبزہ زار اُجاڑ کی صورت اختیار کریں۔ اور یہ کورو ونش ناش کو پراپت ہو ویں آپکو بار بار کہونگا۔ کہ وہ آپ کے بھائی ہیں آپ کے بھتیجے ہیں اُن کا حق اُنکو دے ڈالو۔ دریودہن کا جواب صرف یہ تھا کہ ہم ایک چپہ بھر زمین پانڈوؤں کو دینے کیلئے تیار نہیں۔ اگر پانڈوؤں میں طاقت ہے تو وہ طاقت آزمائی کریں۔ یہی ایک جواب ہے۔ میرے حکم کے برخلاف کسی کا جواب غیر ذمہ وار جائیے تشریف لے جائیے۔ کرشن اس فیصلہ کو آخری فیصلہ سمجھ کر چلے آئے اور پانڈوؤں کو آسنایا۔ وہاں تیاریاں ہونے لگیں۔ چونکہ کرشن پانڈو اور کورو کے یکساں رشتہ دار تھے۔ دونوں کا لحاظ مدنظر تھا۔ دریودہن کی مرضی کے مطابق اپنا خزانہ اور فوج دریودہن کے حوالے کی۔ اپنی ذاتی خدمات پانڈو کے سپرد کیں۔ اور اُن کی رتھ بانی کا فرض اپنے سر اُٹھایا۔ کورو کھشیتر میدان جنگ قرار دیا گیا۔ دونوں فوجیں جانے کیلئے تیار ہوئیں۔ اگرچہ دریودہن کی فوج بھی بیشمار تھی۔ لیکن پانڈوؤں کے پاس بھی فوج کی کمی نہ تھی۔ کیونکہ بہت سے راجے مہاراجے اُنکو امداد دینے کیلئے

موجود تھے ۔ اب گیتا کا پرسنگ شروع ہوتا ہے ۔ پہلا ادھیائے سات
کھشونی فوج پانڈوں کی ۔ اور گیارہ کھشونی فوج کوروؤں کی تھی ۔ پانڈو
دروپدنگر سے کوروکھیشتر کے میدان کو چلے ۔ اُدھر کورو ہستناپور سے چلنے
کیلئے تیار ہوئے راجہ دہرتراشٹر بھی میدان جنگ میں جانیکو تیار ہو گیا ۔
سری ویاس دیوجی نے دہرت راشٹر کو کہا ۔ کہ راجن تم نیتر ہین ہو جا کر کیا
کروگے تب راجہ نے جوابدیا کہ اگرچہ میں یُدھ کو دیکھ نہیں سکونگا ۔ لیکن یہ تو
ضرور ہے کہ اُسیوقت سب حالات سُن تو لیا کرونگا ۔ تب بیاس جی بولے ۔ کہ
راجن تمہارا ساتھی (رتھیان) سنجے میرا شش ہے جو کچھ مہابھارت کے یُدھ
کی لیلا کوروکھیشتر میں ہوگی ۔ سو وہ سب یہیں بیٹھے سنادیا کریگا ۔ بیاس جی
کا یہ بچن سُنکر سنجے نے اُن کے چرنوں کے نمسکار کر کے پرارتھنا کی کہ پربھو مہابھارت
کے یُدھ کا کوتک کوروکھیشتر میں ہوگا ۔ اور میں یہاں ہستناپور میں ہونگا ۔ پھر
یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ کرکھیشتر کے حالات یہاں بیٹھا ہوا معلوم کر کے راجہ
کو سُنا سکوں ۔ بیاسدیو جی نے سنجے کی یہ بینتی سُن کر جوابدیا کہ اے سنجے میری
کرپا سے تجھے سب کچھ یہیں دکھائی دیگا ۔ اور بُدھی کے نیتروں کو سُوجھیگا
ویاسدیو جی کا در پاکر اُسی سمے سنجے کی دِبیہ درشٹی ہوگئی اور بُدھی بھی دبیہ
ہوئی ۔ اب آگے مہابھارت کا کوتک کہتے ہیں ۔ سو سنو ۔
سات کھشونی فوج پانڈوؤں کی اور گیارہ کھشونی دہرت راشٹر کے
بیٹے کوروؤں کی یہ دونو فوجیں کرکھیشتر کے میدان میں اکٹھی ہوئیں ۔ راجہ
دہرت راشٹر نے سنجے سے پُوچھا ۔ کہ اے سنجے دہرم کھیشتر کورکھیشتر میں کورو

پانڈو کیا کر رہے ہیں۔ سنجے بولا کہ ارجن تمہارے پتر دریودہن نے پانڈوؤں کی فوج دیکھی۔ اُس سینا کی بھلی بھانت پنگتی کو دیکھ کر دریودہن اپنے گورو درونا چارج کے پاس جاکر بینتی پُوربک بولا۔ کہ اچارج جی دیکھئے۔ پانڈوؤں کی سینا کا سموہ اور پنگتی کیسی اچھی بنی ہے۔ اور آپ کے شش راجہ دروپد کے پُتر درشٹ دُمن نے پانڈوؤں کی سینا کی یہ پنگتی بنائی ہے اور پانڈوؤں کی سینا کے مُکھ یودھاؤں کے نام دریودہن درونا چارج جی کو سُنا رہا ہے۔ اس سینا میں بڑا دُھنکھ دھاری۔ بھیم سین ارجن اور یُدھشٹر راجہ ویراٹ راجہ دروپد مہارتھی درشٹ کیت چیکتان اور بڑا بلوان کاشی کا راجہ اپروجیت کنتی بھوج۔

اُدے کرانت بڑا بلوان ہے۔ سبھدراں کا بیٹا ابھمنو اور دروپد کے بیٹے سب مہارتھی ہیں۔ اب میں اپنی سینا کے مُکھ یودھاؤں کے نام آپکو سُناتا ہوں۔ ہے اچارج جی سُنئے۔ آپ برہمنوں میں سریشٹ اور مُکھ یودھا درونا چارج جی۔ پرتھم تو آپ ہیں۔ پھر بھیشم پتامہ جی۔ کرن۔ کرپا چارج۔ جیتنے والے اشوتھاما وکرن۔ سومدت کے پتر آدی اور بھی بہت سے یودھا ہیں۔ جنہوں نے میرے نمت اپنا جیون تیاگ دیا ہے۔ اور انیک پرکار کے کشٹ سہ رہے ہیں۔ یُدھ کرنے میں چتر اور پربین ہیں۔ اور ہماری سینا گیارہ کھشونی ہے۔ اور پانڈوؤں کی کُل سات کھشونی۔ اور ہماری سینا کے ادھکاری اور رکھشا کرتا بھیشم جی ہیں۔ اب دریودہن اپنی سینا کو کہتا ہے۔ اے سینا کے سب لوگو۔ تُم سب بھیشم جی کی رکھشا کرنیوالے ہو۔ پس جتنے شستر چلانے کے

مارگ ہیں۔ اُن سب مارگوں سے تم اُنکی رکھشا کرو۔ یہ بچن دریودہن کا سُن کر بھیشم آدی یودھا دریودہن کو سکھ پہنچانے کیلئے تیار ہوئے۔ اور کوروؤں میں سب سے بردھ بھیشم تپامہ جی سب سے پہلے سنگھ کی طرح گرجے اور اُنہوں نے اپنا پرتاپی سنکھ بجایا۔ پھر دریودہن کی ساری سینا نے سنکھ بجائے بھیری ڈھول اور نرسنگھے بجائے۔ دمامے گورنکھات اور انیک پرکار کے سبھی بجنتر ساری سینا نے ایک ساتھ بجائے۔ اِن بجنتروں کا اکٹھا شبد ہونے لگا۔ اب پانڈوؤں کی سینا کے بجنتر کہتے ہیں۔ اول تو جس رتھ پر شری کرشن بھگوان براجمان ہیں۔ اس بڑے رتھ کا سارا سامان کنچن کا ہے۔ اور ساگر رتنوں سے جڑاؤ ہے۔ اُس رتھ کے پہیوں کی آواز ایسی ہے۔ جیسے موسم برسات کے بادلوں کی ہوتی ہے۔ اب گھوڑوں کی شوبھا سنئے ان کا رنگ گئو کے دودھ کی مانند سندر ہے کا رنگ کے پھولے ہوئے کمل کی طرح اُن سندر گھوڑوں کے مکھ ہیں اور بہت سندر ہیں ان کی گردنیں اور کان بہت سُندر ہیں اُنکی پونچھوں پر سنہری گھنگرو سج رہے ہیں۔ اور پیروں میں سونے کے نوپر سجے ہیں یہ گھوڑوں کی شوبھا ہے۔ بھگت تبسل۔ ست سروپ۔ آنند مورت سری کرشن بھگوان جی سارتھی کی جگہ پر براجمان ہیں۔ اور رتھ میں ارجن بھگت شوبھائمان ہیں۔ اُنہوں نے بھی دھیر سنکھ بجائے۔ پہلے تو رکھی کیش یعنی سری کرشن بھگوان جی نے اپنا پنچ جنیہ سنکھ بجایا۔ اور پنڈرنامی سنکھ بھیم سین نے بجایا۔ بھیم سین کیسا ہے جس کا اودر (پیٹ) بڑا ہے اور کرم بھی بڑا ہے اور کُنتی پتر راجہ یدھشٹر نے اننت بجے نام سنکھ بجایا

سُگھوشن نامی سنکھ نکل نے مُنی پُشپک نام سنکھ سہدیو نے بجائے مہارتھی شکھنڈی دہرشٹ دمن اور راجہ بیراٹ نے بھی بجائے۔ ساتکی نے جو اندر جیت کی طرح کسی سے جیتا نہیں جاتا۔ اُس نے بھی سنکھ بجایا۔ راجہ دروپد اور دروپدی کے پتروں نے اور پانڈوؤں کی سینا کے سب راجاؤں نے اپنے اپنے سنکھ بجائے۔ اور سوبھدرا کے بیٹے مہا باہو ابھیمنو نے بھی سنکھ بجایا۔ اِن سب نے اپنے اپنے سنکھ بِھن بِھن بجائے۔ جن کا شبد سُن کر دہرتراشٹ کے بیٹوں کے ہردے پھٹ گئے۔ ان سنکھوں کی گرج سے دہرتی اور آکاش بھر گئے۔ اس سے پیچھے دہرت راشٹر کے بیٹوں کی سینا ارجن نے دیکھی۔ جب دونوں طرف کی سینا کے شستر چلنے لگے۔ تب دھنش ہسر پر سے پھیر کر ارجن نے سری کرشن بھگوان سے کہا کہ اے انباشی پرش میرا رتھ دونوں سیناؤں کے بیچ لاکر کھڑا کر دو۔ تاکہ دیکھوں کہ ہمارے ساتھ یُدھ کرنیکو کون کون آئے ہیں۔ پران اور دہن سب کچھ تیاگ کر جو آئے ہیں۔ ان سکو دیکھوں۔ سنجے راجہ دہرت راشٹر سے کہتا ہے کہ ہے راجن۔ ارجن کے یہ کہتے پر اُس کے سارتھی سری کرشن جی نے گھوڑوں کو پھیر کر ارجن کا رتھ دونوں کے درمیان لا کر کھڑا کر دیا۔ بھیشم اور دروناچارج کے دائیں بائیں اور بھی یودھا تھے کرشن بھگوان نے ارجن سے کہا۔ اے ارجن میں نے تیرا رتھ کورو فوج کے سامنے کھڑا کر دیا ہے۔ تو انکو دیکھ۔ تب ارجن نے جودھاؤں پر نظر کی۔ پتامہ تھے گورُو تھے۔ ماموں تھے۔ بھتیجے پوتے۔ سُسر اور اپنے میتر دیکھے۔ دونوں سیناؤں میں اپنے ہی کٹمبی نظر آئے۔ دیکھ کر ارجن کو موہ اور دیا ہو گئی وہ کر بدھ ہو کر

سری کرشن جی کو بولا۔ بھگون اس سینا میں میں نے سب اپنے ہی سجن بھائی بند ہوکٹمنی دیکھے۔ جو یدھ لڑنے کیلئے آئے ہیں۔ اُنکو دیکھ کر میرا شریر بہت دُکھی ہوتا ہے۔ میرا مُکھ خشک ہوگیا۔ میرا دل ہل گیا۔ رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ گانڈیو دھنش ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ تو چاچل اٹھی ہے۔ میں کھڑا تک نہیں ہو سکتا۔ میرا من بھرم رہا ہے۔ کیشوجی۔ میں شگن کھوٹے دیکھتا ہوں ہے کیشوجی یدھ میں بھائیوں کو مارتے ہوئے میں اپنا کلیان بھی نہیں دیکھتا ہوں اور نہ جے ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ مجھے راج کی اچھیا نہیں اور نہ سُکھ کی ہے۔ ہے گوبندجی راج اور راج بھوگ کس کام ہیں۔ جن کے سُکھ کے نمت یہ راج لینے کی بانچھا ہے۔ سو وہ سب کٹمب کے لوگ پران اور دھن کو تیاگ کر یُدھ کے نمت ہوئے ہیں۔ یہ کون ہیں۔ گورو ہیں۔ پتر ہیں۔ ناتے۔ ماما۔ سسُر۔ پوترے۔ سالے۔ سمدھی ہیں ہے مدسودن اِن کے مارنیکی مجھے اچھیا نہیں۔ ان پر مجھے بہت دیا آتی ہے۔ ہے سری کرشن بھگوان جی اگر انکو مار کر تِرلوکی کا راج بھی مجھے ملتا ہو تو بھی میں انہیں نہیں مارونگا۔ بھومی کے راج کی تو بات ہی کیا ہے۔ ہے جنار دہن دہرت راشٹر کے پتروں کو مارنے میں ہماری کلیان نہیں۔ کیا ان سے دشمنی کرکے انکو مارنے سے ہمیں پاپ نہیں لگیگا۔ اگرچہ یہ مہاں پاپی بھی ہیں تو بھی ہے پربھو یہ مارنے نہیں۔ یہ سب پوجنے یوگیہ ہیں۔

انکو نہیں مارونگا۔ ہے مادہو جی سجن بھائی بندھو کٹمنی انکو مارنے سے ہمکو سُکھ اور مکتی نہیں ملیگی۔ اگرچہ راج کے لوبھ سے انکی بدھ جاتی رہی

ہے۔کل نشٹ کرنے سے جو دُکھ پیدا ہوتا ہے۔مِتر کے ساتھ دہوکا کرنے سے
جو کشٹ آتما کو ہوتا ہے۔ اُس کو یہ دہرت راشٹر کے پتر نہیں سمجھتے۔ کیا میں بھی
انکی طرح نہیں سمجھتا۔کل کے ناش کرنے سے جو پاپ ہوتا ہے وہ میں اچھی
طرح جانتا ہوں۔ سنجے دہرت راشٹر سے کہتا ہے۔کہ جو پاپ کل کا ناش کرنے
سے اپجتا ہے۔ اس پاپ کو ارجن شری کرشن جی سے بھلی بھانت کہہ رہا ہے
ہے جنار دہن کل کا ناش کرنے سے کُل کے پُراتن دہرم سب ناش ہو جاتے
ہیں دہرم کے ناش ہو جانے سے ادہرم پرویش ہو جاتا ہے۔ ادہرم کے
آنے سے اِستریاں دُراچارنی ہو جاتی ہیں۔ ان استریوں سے ورن شنکر
یعنی پرائے پرشوں کی سنتان پیدا ہوتی ہے۔جب ورن شنکر پیدا ہوئے
تب پنڈ اور جل پتروں کو پہنچنے سے رہ گیا۔ اُنکے پتر سُورگ سے گر پڑے
اس کارن سے جدو بنسوں سر لنشٹ ہیں شری کرشن بھگوان جی جس نے کل کا ناش
کیا اُس نے بڑا پاپ کیا۔سو یہ سب پاپ کُل ناش کرنیوالے کے ماتھے پر ہوتے
ہیں پھر وہ نشن اور پاپوں کا جو پھل پاتا ہے۔سو سنو۔ وہ پرانی سدا نرک
بھوگتا ہے۔ہیں نے نیائے شاستر میں ایسا سُنا ہے یہ کہکر ارجن پچھتاتا ہے
ہاتھ ململ کر اور سر پھیر کر کہتا ہے کہ ہا ہا میں نے کیسے پاپ کا اُدّم کیا۔ راج
سکھ اور لوبھ کے نمت اپنے کُل کا ناش کرنے لگا تھا۔ اب میں اپنے ہاتھ میں
شستر نہیں پکڑونگا۔ دہرت راشٹر کے پتر کے ہاتھ میں شستر ہونگے میں
اُن کے سامنے کھڑا ہونگا۔ اُنکے ہاتھ سے مرنے پر میرا کلیان ہوگا۔ دہرت
راشٹر سے کہتا ہے کہ ہے راجن یہ بچن کہہ کر ارجن نے دھنش بان ہاتھ سے

چھوڑ دیا اور شوک کے سمندر میں غش کھا کر گر پڑا۔ اِتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھت سو برہم ودیا جوگ شاسنر شری کرشن ارجن سمباد ے ارجن بکھاد جوگو نام پرتھم ادھیائے سماپتم

پہلے ادھیائے کا مہاتم

ایک سمے کیلاش پربت پر مہادیو اور پاروتی بارتالاپ کر رہے تھے پاربتی نے مہادیو جی سے پوچھا۔ کہ ہے ناتھ آپ کس گیان سے اپنے اننتش کرن کرم سے پوتر ہو۔ جس گیان کی شکتی کے کارن سنسارک لوگ آپ کو شوکر کے پوجتے ہیں اور تمہارے کرم یہ ہیں۔ کہ مرگ چھالا اوڑھے ہوئے انگوں میں شمشانوں کی بھبوت رما رکھی ہے۔ گلے میں سرپ اور منڈوں کی مالا پہنی ہوئی ہے۔ اِن میں تو کوئی کرم پوتر نہیں آپ جس گیان سے پوتر ہیں وہ گیان مجھے سنایئے مہادیو بولے کہ ہے پاربتی۔ جس گیان سے میں پوتر ہوں اور جس کے کارن مجھے باہر کے کرم نہیں بیاپتے۔ وہ گیتا کا گیان ہے۔ اس کا میں ہردے (دل) میں دھیان کرتا ہوں۔ پاربتی نے پوچھا۔ ہے بھگوان۔ جو گیتا ایسا گیان ہے جس کی آپ استت کرتے ہیں۔ اس گیان کے سننے سے کوئی کرتارتھ بھی ہوا ہے مہادیو جی نے جواب دیا کہ یہ گیان سنکر بہت سے جیو کرتارتھ ہوئے ہیں اور آگے کو بھی ہونگے۔ تم کو ایک پورانی کتھا سناتا ہوں۔ سنو ایک سمے پاتال لوک میں شیش ناگ کی سجیا پر شری نارائن جی آنکھیں موندے اپنے آنند میں مگن تھے اور شری لکھشمی جی چرن داب رہی تھیں لکھشمی جی نے پوچھا کہ ہے نارائن

ارجن اور سری کرشن

بھگوان سری کرشن جی ارجن کو گیتا کا اپدیش دے رہے ہیں۔

جی تم چودہ لوک کے ایشور ہو۔ پھر تم کو بھی نیند آتی ہے۔ نیند تو انسی پُرشوں کو ہوتی ہے جو تامسی ہیں تُم تینوں گنوں سے اتیت ہو۔ نارائن ہو۔ پربھو ہو۔ باسدیو ہو تُم نیتر موندے ہو یہ مجھ کو بڑا آشچریہ ہے۔ شری نارائن جی بولے ہے لکھشمی سُن مجھکو آلس اور نیند نہیں ہے۔ ایک شبد روپ جو بھگوت گیتا ہے۔ اس میں جو گیان ہے اُس گیان سے میں آنند میں مگن ہوں۔ وہ گیان کیسا ہے۔ جس کے ہونیسے جیو سدا آنند میں رہتا ہے کوئی کلیش یا دکھ اُس جیو کو نہیں ہو سکتا جیسے چوبیس اَوتار میرے آکار روپ ہیں ویسے ہی یہ گیتا شبد رُوپ اوتار ہے اس گیتا میں میرے انگ ہیں۔ پنچ ادھیائے میرا مکھ ہیں پنچ ادھیائے میری بھجا اور پانچ ادھیائے میرا ہردے (من) ہے۔ سولہواں ادھیائے میرا اُدر (پیٹ) ہے ستارہواں میری جانگھیں اور اٹھارہواں میرے چرن ہیں۔ گیتا کے سب شلوک میری ناڑیاں اور سب اکھشر میرے روم ہیں ایسی گیتا کے جو شبد رُوپی ارتھ ہیں اُنکو وچار کر میں آنند رہتا ہوں۔ لکھشمی تمہارے من میں ہے کہ چرن ملنے سے نارائن کو آنند ہوتا ہے۔ پرنتو نہیں۔ میں تو گیتا گیان سے آنند ہوں تب لکھشمی جی بنتی پوربک بولیں کہ ہے نارائن جی اگر گیتا گیان کو سُنکر کوئی جیو کرتارتھ ہوا ہو تو مجھ کو سناؤ۔ نارائن جی نے کہا بہت سے جیو کرتارتھ ہوئے ہیں۔ ہے لکھشمی گیتا کے ادھیائے کا مہاتم تو پیچھے کرونگا۔ پہلے شلوک سُن

سرب شاستری مئی گیتا۔ سرب دیو مئی ہری۔ سرب تیرتھ مئی گنگا۔ سرب دھرم مئی دیا متو جانت پاپ پن دیہی جانت آپدا۔ گیتا سرب کرشن جانت ماتا جانے سوتپا

(۲) دوُد لوچن سربانان و دوانان ترئی لوچنہ سپت لوچن دھرمانانگ گیانی اننت

پو جنم ارتھ سب شاستروں میں گیتا مکھیہ ہے۔ سب تیرتھوں میں گنگا۔ سب دیوتاؤں میں ہری نام نارائن اور سب دہرموں میں دیا۔ پاپ پنکی کیفیت کو دِل محسوس کرتا ہے اور دکھ کو جسم دو آنکھیں تو پرماتما نے سبکو دی ہیں۔ لیکن ودوان کی آنکھیں تین ہوتی ہیں دہرم کی سات اور گیانی کی بیشمار آنکھیں ہیں۔ یہ کہہ کر شیوجی بولے کہ ہے پاربتی نارائن کہتے ہیں کہ ہے لکھشمی اب تو گیتا کے پہلے ادھیائے کا مہاتم سُن ٭

کتھا

شودرورن ایک آدمی تھا۔ وہ چنڈالوں کے کرم کرتا تھا۔ اور لون تیل بیچتا تھا۔ اُس نے ایک بکری پالی۔ ایکدن وہ بکری کو چرانے گیا اور برکھشوں کے پتے توڑنے لگا۔ تو سانپ نے ڈس لیا اور جان نکل گئی۔ مرنے کے بعد اُس نے بہت نرک بھوگ کر بیل کا جنم لیا۔ اُسکو ایک بھکھاری نے مول لے لیا وہ اُس پر چڑھ کر بھیک مانگا کرتا۔ جب راتکو واپس آتا اسکو بھوکا باندھ دیتا اور جو بھکشا لاتا۔ وہ بال بچوں کے ساتھ کھاتا۔ جو باقی بچتا۔ وہ بیل کے آگے ڈالدیتا۔ دِن چڑھے پھر سوار ہو جاتا۔ اسی طرح کئی دِن گذر گئے ایکدن وہ بیل بھوک کا مارا گر پڑا۔ اٹھ نہیں سکتا تھا لیکن اُس کے پران بھی نہیں چھوٹتے تھے شہر کے لوگ اُسکو ایسی حالت میں دیکھ کر بہت دُکھی ہوئے کوئی تیرتھ کا پھل دیتا کوئی برت کا لیکن اُس کے پران نہ چھوٹے۔ ایکدن ایک ویشیا رنڈی آئی اور اُس نے لوگوں سے پُوچھا۔ یہ بھیڑ کیسی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ بیل کے پران نہیں چھوٹتے اور اُسکی مکت نہیں ہوتی۔ ویشوا نے کہا کہ میں اپنے کرموں کا

پھل اسکو دیتی ہوں۔ اتنا کہتے ہی بیل کی مکت ہوئی۔ بیل مرکر برہمن ہوا۔ اُس کا نام سوشرما رکھا گیا۔ بڑا ہونے پر پتا نے اس کو ودیارتھی کیا۔ وہ بہت سُندر تھا اسکو پچھلے جنم کی خبر تھی۔ اُس نے ایکدن وچار کیا کہ جس ویشیا نے مجھے بیل کی جُونی سے چُھڑایا۔ اُچت ہے کہ اُس کا درشن کروں۔ برہمن ویشیا کے گھر گیا۔ اُسکو جاکر پوچھنے لگا۔ کہ تو مجھ کو جانتی ہے وہ بولی کہ نہیں تم کون ہو میری تمہاری پہچان کیا ہے۔ سوشرما نے کہا برہمن ہوں ویشیا بولی کہ میں ویشیا (رنڈی) اور تم برہمن۔ تم مجھے کس طرح جانتے ہو۔ سوشرما نے کہا۔ میں ہی بیل ہوں کہ جسکو تو نے اپنے کرموں کا پھل دیا تھا۔ اب میں نے برہمن کا جنم لیا۔ تو اپنا وہ کرم بتلا۔ جس کے سبب مجھے منش جنم پراپت ہوا۔ وہ بولی مجھ کو خبر نہیں میرے گھر ایک طوطا ہے وہ سویرے اُٹھ کر پڑھتا ہے میں اُس کے بچن سُنتی ہوں۔ برہمن نے طوطے سے پوچھا۔ طوطا بولا میں برہمن کا لڑکا تھا۔ گورو نے مجھے گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ سکھایا۔ ایکدن میں نے کہا۔ گورو نے مجھے کیا پڑھایا ہے گورو نے سراپ دیا کہ تو طوطا ہوگا۔ میں مرکر طوطا بنا۔ شکاری نے مجھے پکڑ کر ایک برہمن کے پاس بیچا وہ برہمن اپنے لڑکے کو گیتا کا پاٹھ پڑھایا کرتا تھا۔ میں نے بھی سیکھ لیا۔ ایکدن برہمن کے گھر چور پڑے اُنکو دولت نہ ملی۔ وہ میرا پنجرہ ہی اُٹھا کر لے گئے۔ یہ رنڈی اُنکی مِتر تھی اس کے پاس مجھے چھوڑ گئے۔ میں ہر روز سویرے گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرتا ہوں یہ سُنتی ہے مگر یہ نہیں سمجھتی کہ میں کیا پڑھتا ہوں۔ وہی اس کا کرم تھا جو اس نے تمہارے نمت کیا تھا۔ گیتا کے پہلے ادھیائے کا پھل ہے۔ طوطا بولا

ہے برہمن مجھ کو آشیرباد دے جو میرا کلیان ہو۔ ہے لکھشمی آشیرباد دینے سے
طوطے کی مُکت ہوئی اور اُس ویشیا نے بھلے کرم گرہن کئے۔ نت اشنان کر کے
گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگی۔ اس کر کے برہمن۔ کھتری۔ ویش
سب اُس ویشیا کی پُوجا کرنے لگے۔ برہمن اپنے گھر گیا۔ شری نارائن جی نے
کہا کہ ہے لکھشمی جو کوئی گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرے یا سنے اُسکو
مُکتی ملتی ہے۔ اس کا پھل بہت ہے۔ یہ پہلے ادھیائے کا مہاتم میں نے
تُم کو سُنایا ہے۔

اتی شری پدم پورانے لکھشمی ایشور سنباد ے اُترا کھنڈے گیتا مہاتم
نامے پرتھم ادھیائے۔

دُوسرا ادھیائے

سنجے نے کہا کہ ہے راجہ دہرت راشٹ دیا سے بھرا ہوا۔ ارجن جس کے نیتر
اس بچھاد سے رُون کر رہے ہیں۔ بہت بیاکُل ہے اُسکو سری کرشن بھگوان
جی کہتے ہیں ہے ارجن ایسے بڑے یُدھ کی جگہ پر یہ دُکھ تم کو کہاں سے آ
گیا۔ نیچوں کی یہ بُدھی تُم کو نہ چاہئیے اس بات سے نہ تو سُورگ ملتا ہے اور
نہ سنسار میں یش ہوتا ہے ارجن یہ پر کرتی تو پینسکوں (ہیجڑوں) کی ہے۔
تجھے شوبھا نہیں دیتی تو مُنیوں کی بات کو نہیں سمجھتا۔ ارجن ہردے کی اس
نیچ بُدھی کو تیاگ کر اُٹھ کھڑا ہو۔ شری کرشن جی کے کنول مکھ سے یہ بچن سُن
کر ارجن نے بینتی پوربک کہا۔ کہ ہے مدسُودن۔ شترو ناشک۔ میرے سکھا جی

بھیشم اور درونا چارج جی تو پوجا کے یوگیہ ہیں اُنکی پُوجا کرنا چاہئے اور کچھ بھلی وستو انکی بھینٹ کرنا چاہئے۔ ان پر باتوں کا پرہار کیونکر کروں۔ یہ تو میرے مہان گورو ہیں۔ بڑے مہانو بھاؤ ہیں۔ انکو مارنے سے میری کلیان کس طرح ہو۔ اندریوں کے بھوگوں کیلئے انکو مار کر جو راج کے بھوگ بھوگے وہ بھوگ تو ان کے رُودہر (خون) کیساتھ لپٹے ہوئے ہونگے اور یہ بھی نشچت (ضروری) نہیں ہے کہ کس کی جیت ہوگی ہماری ہوگی یا اُنکی۔ مگر یہ میں نشچے کر جانتا ہوں کہ یہ جو ہمارے سامنے دہرت راشٹر کے پتر کھڑے ہیں۔ اُنکو مار کر ہمارا جینا اچھا نہیں۔ جو آپ نے مجھے کہا ہے کہ نیچ بدّھی میں پراپت نہ ہو سو میں نیچ بدّھی کے پاپوں کو نہیں جانتا ہوں۔ اور میں ایسا موڑھ ہوں میں یہ بھی نہیں سمجھتا کہ دہرم کیا ہے اور ادہرم کیا ہے۔ پربھو میں سکھشا یوگ ہوں من بانی اور کرم سے تمہاری شرن میں آیا ہوں۔ کرپا پُوربک مجھے نشچے کر وہی بات بتلائیے۔ کہ جس میں میرا کلیان ہو۔ اسی شوک میں میری اندریاں شوک وان ہیں۔ سو مجھے وہ بات دکھائی نہیں دیتی جس سے میرا شوک دُور ہو جائے۔ ہے پربھو انکو مارنے سے اگر ساری بھومی کا نشتک راج مجھے ملے اور دیو لوک ارتھات سورگ کا بھی راج پراپت ہو تو بھی میں انکو نہ مارونگا۔ سنجے نے دہرت راشٹر سے کہا کہ ارجن بھومی کے راج کی تو بات ہی کیا ہے۔ سری کرشن جی کو یہ کہہ کر کہ میں ان کے ساتھ یُدھ کیسے کروں۔ چُپ ہو گیا سری کرشن جی ارجن کو ایسا دُکھی دیکھ کر ہنس پڑے اور بولے ہے ارجن جو بکی پرش ہیں وہ کسی وستو کی چنتا نہیں کرتے۔ جن کے مرنیکی تم نے چنتا کری ہے

یہ اب بھی اپنے ہیں۔ پیچھے بھی اپنے تھے اور آگے کو بھی ہونگے یہ جو بولنہار آتما
ہے سو انباشی ہے۔ دیہہ کی جیسی تین اوستھا۔ بال۔ جوانی۔ بردھتا ہیں ایسے
ہی چوتھی اوستھا دیہہ کا مرن ہے۔ یہ دیہہ کے دہرم ہیں۔ بیبکی پرش آتما کو
انباشی جانتا ہے۔ دیہہ کا دہرم مرنا ہے۔ یہ جان کر بُدھیوان کسی کا شوک
نہیں کرتے ہے کُنتی پتر ارجن تجھ کو جو یہ اندریوں کا گیان پراپت ہوا ہے سو یہ
گیان سُکھ دُکھ شیت (سردی) اوشن (گرمی) کا دانا ہے۔ یہ سُکھ اور دُکھ پراپت
بھی ہونا ہے اور رہٹ بھی جاتا ہے اِنت ہے۔ ارجن تو اِن کا سہارا ہے۔ سرلشیٹ
ارجن جس پُرش کو اندریوں کے سُکھ دُکھ اپنے ہنچلتا سے چلا نہیں سکتے۔ اس پُرش
نے امرت پان کیا ہے وہی پُرش امر ہوتا ہے۔ ہے ارجن جو سارے جسموں میں
آتما دیاپ رہا ہے اسکو تو انباشی جان۔ یہ کسی کے کہے مارا نہیں جاتا۔ جیسے
جل کو اگنی جلاتی ہے لیکن جل میں جو کچھ دکھائی دیتا ہے اُسکو آگ نہیں جلا
سکتی۔ کیول جل کو جلاتی ہے۔ تیسے ہی یہ انت اورنت ہے۔ شریر اُپجتے
ہیں ناش بھی ہوتے ہیں۔ آتما نت ہے۔ پھر کیسا ہے۔ نرا ہار ہے کچھ کھاتا نہیں
نہ اُس کی مریادا ہے کہ کتنا ہے۔ اس کارن سے اُنکو مار یا مر۔ سو یہ دونوں
کچھ نہیں سمجھتے نہ کوئی مرتا ہے نہ کوئی مارتا ہے۔ آتما کبھی جنمتا اور مرتا بھی نہیں
یہ امر ہے۔ جنم مرن سے رہت ہے اور نت سے انباشی ہے۔ اور سناتن پواتن
ہے۔ سو یہ کسی کے کہے مارا نہیں جا سکتا۔ شریر ہی جنمتا اور مرتا ہے۔ اس
کا مرنا ہی دہرم ہے۔ ارے ارجن جنہوں نے آتما کو ایسا انباشی جانا ہے۔
سو پُرش کس کو کہتے ہیں کہ ان کو میں نے مارا ہے۔ دیہہ اور آتما کا سنجوگ

داکھٹا ہونا کس بھانت ہے۔ سوشن۔ جیسے پُرانا بستر اُتار ڈالا۔ نیا پہن لیا اسی بھانت آتما پرانی دیہہ کو چھوڑ کر نئی دیہہ لیتا پھرتا ہے۔ پھر کیسا ہے شستر اسکو کاٹ نہیں سکتے۔ اگنی جلا نہیں سکتی۔ پانی میں ڈوبتا نہیں۔ ہوا میں سوکھتا نہیں یہ ابھید ہے۔ کٹنے ڈوبنے جلنے سوکھنے سے رہت ہے۔ نت انباشی سرب بیاپک ہے سب دیہوں کو تھامے ہوئے ہے اسی سے استھر کہلاتا ہے نشچل ہے۔ سناتن پوراتن ہے۔ پھر کیسا ہے اوکتیا ہے کسی نے دیکھا نہیں اچھوت ہے چھویا نہیں جاتا۔ کیسا ہے آتما کچھ کارج کرت بھی نہیں کرتا ایسا آتما کہلاتا ہے ہے ارجن سمیھ لوگوں نے آتما ایسے پہچانا ہے۔ کسی کی چنتنا نہ کر آتما کو ایسا ہے۔ جیسا میں نے تجھے کہا ہے۔ اے مہاں باہو ارجن جو تو آتما ایسا نہ جانے۔ جیتا اور مرتا جانے۔ تو بھی چنتا کسی کی کرنی نہیں چاہئے جو پیدا ہوا ہے وہ نشچے ایک دن مریگا۔

اور جو تو یہ دہرم سنگرام نہ کریگا تو تیرا دہرم اور کیرتی دونو جاتی رہینگی تو دہرم اور کیرتی کو تیاگ کر پاپ میں پراپت ہوگا۔ اور اب جو لوگ تیری عزت کہتے ہیں وہ تیری نندا کرینگے کہ ارجن کا بل کچھ نہیں یا ارجن بل ہین ہے جس پُرش کی سنسار میں نندا ہوتی ہے اُس کا جینے سے مرنا بھلا ہے۔ جو جودھا تمکو بڑا جودھا مانتے ہیں۔ مہارتھی جانتے ہیں۔ سو جودھا بھی تمہاری نندا کرینگے وہ کہیں گے کہ ارجن بل ہین ہے تیرے پراکرم کی نندا کرینگے اس سے بڑا دُکھ کونسا ہوگا۔ اگر تو سنگرام میں پران چھوڑیگا۔ تو تجھے سورگ پراپت ہوگا اگر جیت گیا۔ تو پرتھوی کا راج بھوگیگا۔ اس کارن سے ہے کنتی پتر ارجن اٹھ کھڑا

ہو سکھ دُکھ لابھ ہان ایک سمان جان کر یدھ کر۔ تجھ کو کچھ پاپ نہیں لگیگا
میں نے یہ تجھے سانکھ شاستر کا مت سُنایا ہے اب بُدھ یوگ میں کہتا ہوں
جسکو سمجھ کر تو جیون مرن کے بندھنوں کو کاٹ ڈالیگا اور مُکت ہو ویگا۔ پرتھم
تو میری بُدھ سُن کہ میں اپنے بھگتوں کیساتھ کیسا ہوں۔ جو میری بھگتی سیوا
پُوجا سُمرن بھول بھول کر بھی آگے کے پیچھے اور پیچھے کے آگے کرتے ہیں تن کو
پاپ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ میں اپنے دل میں ایسا جانتا ہوں کہ میرا بھگت پریم
کر میرے ساتھ مگن ہوگیا ہے اُسکو سُمرت بھُول گئی ہے۔ اُسکی مثال یہ ہے
جیسے رامچندر جی نے پریم سے بھیلنی کے بیر کھائے تھے۔ ہے ارجن میرے بھگت
دیکھنے کو تھوڑے ہیں۔ ایک تُلسی دل یا ایک پشپ (پھول) پریم سے میرے
ارپن کیا ہے ایکبار میرا سمرن کیا ہے۔ یا ایکبار مجھ کو نمسکار کیا ہے۔ یہ دیکھنے کو
تھوڑی ہے مگر اس کا پھل بڑا ہے۔ جنم مرن کے دُکھوں کو کاٹ کر میرے
انبانشی پد میں لین کر دیتی ہے۔ یہ تو میرے بھگتوں کیساتھ میری بدھ ہے
جو میں نے تجھ کو کہی ہے اور اپنی بھگتی کا پھل بھی کہا اب جیسے میرے ساتھ میرے
بھگتوں کی بدھ ہے وہ سُن۔ میرے بھگت کیول میرے چرنوں ہی کی سیوا
کرتے ہیں میرے ساتھ انکی پریت ہے نہ اُنکو کچھ خواہش ہے اور نہ میرے
سوا کسی اور کو مانتے ہیں اور نہ میرے نام بنا کچھ کہتے ہیں اور نہ کچھ سنتے ہیں
ایک میرے نام بنا کسی کی ابھلاشا نہیں رکھتے جنکی پریت اور درڑھ نشچے
میرے ساتھ نہیں اور مجھ کو سمرتے نہیں۔ اُن کی بات سُن اُنکی بدھ انیک اور
بھرمتی ہے جس طرف لگائے اُسی طرف لگ جائے جن کا نشچہ میرے ساتھ نہیں

وہ انیک بندھنوں میں پھنسے ہوئے بھرمتے پھرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتیں کر
کے لوگوں کو موہتے ہیں اور دیوتا کی بھگتی کا اُپدیش کرتے ہیں اور مورکھ منش اپنے
آپکو پنڈت کہلاتے ہیں۔ ارے ارجن ویدوں کے بچن کر آپ بھی موہے ہیں۔
اور لوگوں کو بھی موہتے ہیں۔ اندریوں کے بھوگوں کی اُنکو کامنا ہے اور انہوں
نے سورگ کو ہی پرم پد سمجھ رکھا ہے۔ وہ سورگ میں جاکر اپنے پُنیہ کا پھل بھوگ
کر گر پڑتے ہیں وہ نسچیت برے ہیں۔ جن کا نسچیہ میرے ساتھ نہیں اور وہ ایسے
کرم کرتے ہیں جن سے اُنکو بار بار سنسار میں جنم لینا ہوتا ہے ایسے کرم کرنے
سے تن اور کشٹ تو بہت ہوتا ہے لیکن پھل تھوڑا ہی ہوتا ہے اس کے کرنے
سے وہ اپنے پُنیہ کا پھل بھوگ کر سورگ سے جھٹ گر پڑتے ہیں۔ ایسی جو
بدھ ہیں جن کی کامنا اندریوں کے بھوگوں میں ہے اور سنسار میں اپنی بڑائی
چاہتے ہیں ان باتوں سے اندھ بھٹے ہیں جنکی بدھ کا نسچیہ مجھ میں نہیں لگتا۔
اور مجھ میں نسچیہ لگے بنا پرم سکھ اور سمادھی ہے۔ سو پرم کلیان کبھی نہیں۔ اب
ویدوں کا برنانت سُن ویدوں کی بدھ بھی تینوں میں ہے تو ان تینوں گنوں
کو تیاگ کر ابتیت ہیں انیت کی بات ویدوں میں نہیں اور ویدوں کے تین کانڈ ہیں
کرم۔ اُپاسنا۔ گیان۔ تیسرے گیان کانڈ کی اُنچ دیکھ۔ تینوں گنوں سے انیت
ہو انیت کسے کہتے ہیں جسکو نہ شیت ہے نہ ادشن۔ جنم ہے نہ مرن اور جو نتیہ روپ
ہے اُس کیسا تھ جو آتما کے سُکھ اور اندریوں کے بھوگوں کے سکھ میں بڑا
بھید ہے۔ ان کا درشٹانت یہ ہے۔ جیسے کوئیں تالاب ندی سے جُدا جُدا کام
لئے جا سکتے ہیں یعنی اگر کنوئیں پر جائیں۔ تو یتن کرکے پانی نکال کر پینے کے

کام میں ہی) لا سکتے ہیں۔ نہ تو اُس سے اچھی طرح کپڑے دہو سکتے ہیں۔ نہ ہی
اشنان کر سکتے ہیں۔ تالاب تو بھے ندی کا جل پینے کے لائق نہیں ہوتا۔ صرف
اشنان کرنے اور بستر دہونے کا ہے اور نہ وہاں ناؤ ہی چلائی جا سکتی ہے۔
لیکن سمندر میں یہ سب گن ہیں۔ اسی طرح جو منش آتما کو کیول برہم کے ساتھ
جوڑتے ہیں اننت سُکھ پاتے ہیں اس سُکھ کو میرے اپاسک برہما نارد اور سکھدیو
رشی جانتے ہیں اس لئے ارجن۔ آتما کے سُکھ کیساتھ جُڑ کر اپنے کھشتری دہرم
کا نباہ کر۔ اور پھل کی اچھیا نہ کر۔ ہار جیت کو سم (برابر) جانکر یُدھ کر۔ ہر کھ شوک
سے رہت ہو۔ اسی کا نام سمتا یوگ ہے۔ ہے ارجن اس یُدھ یوگ کے ساتھ
جُڑ کر پاپ پُن دونوں کو کاٹ ڈال۔ بُدھ یوگ سے آتما کو جوڑ۔ اس کا نام
کلیان جوگ ہے جو بیکی پُرش ہیں وہ کسی بات کا پھل نہیں چاہتے اور مجھ میں
لین ہو جاتے ہیں اور جو پھل چاہتے ہیں وہ موڑھ متی ہیں اے ارجن جب تو میرے
ساتھ بُدھ کا نشچے درڑھ کریگا۔ تب جنم مرن کے بندھن کاٹ کر میرے ابناشی
پد میں پراپت ہوگا۔ اے ارجن جب تیری بُدھ موہ جال کو توڑیگی۔ تب جتنے شاستر
تُم نے سنے ہیں یا سُن رہے ہو سب سے وِرکت ہو جاؤ گے تیری بُدھ نشچل ہو ویگی
تب تو سمادھ یوگ کے بدھ کو جانیگا۔ شری کرشن بھگوان کے امرت روپی بچن
سُنکر ارجن نے پرشن کیا کہ ہے کیشو جس کی بُدھ نشچل ہے اُس کے لکھشن کیا ہیں
ارتھات اس کی بات چیت رفتار آچار بیوہار سمادھی کیسی ہے تا کہ میں سمجھ سکوں
کہ فلاں منش نشچل بُدھی ہے۔ سری کرشن بھگوان نے اُتر دیا۔ ہے ارجن جس
کسی کی کامنا کسی وستو میں نہیں اُٹھتی اور اپنے آتما کو پا کر ہی سنتشٹ رہتے
ہیں

ہیں تو اُنہیں کو نشچل بُدھی جان - وہ کیسے ہیں - جن کو کسی کے ساتھ پریت نہیں
بھلی وستو پاکر خوش نہیں ہوتے اور بُری وستو پاکر رنجیدہ نہیں ہوتے اور اگر
اُن کی دیہہ کو کچھ دُکھ لگے تو چنتا نہیں کرتے اور کسی کا انکوڈر نہیں اور نہ کسی پر
وہ کرودھ (غصہ) کرتے ہیں - اُن کو ہی نشچل بدھی جان جیسے کچھوا اپنے ہاتھ پاؤں
وغیرہ سب اندریوں کو سیکڑ کر اپنی کھوپری میں چڑھا لیتا ہے اسی طرح جس نے
اپنی اندریاں وشیوں سے ہٹا کر اپنے بس میں کر لی ہیں - وہی نشچل بدھی ہے -
ترکِ خواہش بے خودی کی جان ہے ✤ ماحصل جس کا کہ پد نروان ہے
ہے ارجن - اگرچہ بببکی پُرش اندریوں کو جیتنے کا یتن کرتے ہیں - تو بھی اندریاں
بڑی بلوان ہیں - من کو ایکاگر (یکسو) نہیں ہونے دیتیں - تو اِن سب اندریوں کو
بس میں کر کس بھانت بس میں کرے سو سُن - من کو میرے میں نسچل کر دیگا (اندریاں
آپ ہی بس میں ہو جائینگی - جس نے اندریوں کو بس میں کر لیا ہے - اُس کی ہی
بُدھ نشچل ہے - میرا ہی سمرن اور دھیان کرنا چاہئے - اور جو منش مجھ کو چھوڑ کر
کسی اور کا دھیان کرتے ہیں اُس کا کارج بگڑ جاتا ہے کس طرح بگڑ جاتا ہے
سو سُن - جو منش وشیوں کی بات بھی کرتا ہے یا کیول اُن کا دھیان کرتا ہے
یا دشے کا سنگ کرتا ہے - وشے کے سنگ (صحبت) کے بل سے من بچن اور کرم
سے کامنا اُپجتی ہے اور کام سے کرودھ اور کرودھ سے لوبھ اور لوبھ سے موہ
اور موہ سے چینتا کا ناش ہوتا ہے - چینتا کا ناش ہونے سے بُدھی کا ناش
ہو جاتا ہے - جب بُدھی کا ناش ہوا - تب جیسے اور پشو جُون ہیں - ایسے ہی
منش پشو جُون ہو جاتا ہے ✤

دوہا

کام کرودھ موہ لوبھ کو شترو اپنا جان ❊ اہنکار ہے پانچواں ہر لیں بدھی اور گیان
جس نر کی بدھی ہری اور جاتا رہا گیان ❊ وہ نر پشو سمان ہے نشچے لو یہ مان

شعر

اندریوں کو بس میں کرنا پرش کا یہ کام ہے ❊ رہت ہو آواگون سے اس کا خوش انجام ہے

اس لئے میرے بھگت سنساری لوگوں کا سنگ کبھی نہیں کرتے۔ میرے نام کے سوا اور کسی کا سمرن اور دھیان نہیں دھرتے ہیں۔ میرے بھگتوں کو میری یہی آگیا ہے میرے بھگت دستر بھوجن وہی انگی کار کرتے ہیں۔ جو میری آگیا اور اچھیا سے انکو پراپت ہوتا ہے وہی کھاتے اور پہنتے ہیں۔ اور ہر کھ شوک سے رہت ہیں۔ جو مجھ پر نسچل ہیں۔ ان پر میں اور بھی کرپا کرتا ہوں۔ اُن کے چھوٹے اور بڑے تن اور من کے سب دکھوں کا ناش ہو جاتا ہے تب اُن کا من بہت پرسن ہوتا ہے انکی بدھی کا نشچہ مجھ میں ہوتا ہے۔ اب ناستک بدھی والوں کی بات سُن۔ ناستک بدھ یہ ہے پرمیشور کس نے دیکھا ہے اور کہاں ہے اے ارجن انکی شردھا میرے میں نہیں ہوتی اور مجھ میں شردھا رکھے بغیر انکو شانتی نہیں ہوتی شانتی بناں سکھ نہیں ناستک بدھی ہمیشہ دُکھ میں رہتے ہیں۔ اگر اندریاں بشے کی طرف جانا چاہیں تو انکے پیچھے من کو نہ جانے دے۔ پھر اندریاں اسکی بدھی کو کس طرح ہر لیویں اگر من چلا جاوے۔ تو اسکی بدھی کس طرح کی ہے۔ سو سُن۔ جیسے بیڑی پار کے کنارے کو چلے اور زور کی ہوا ہو تو ہوا کنارے لگنے نہیں دیتی۔ ادھر اُدھر چلی جاتی ہے اس کارن من کو اندریوں کے پیچھے نہ جانے دے۔ اے ارجن تو اندریوں

کولیں میں کہ جن پُرشوں نے اِندریوں کو قابو کیا۔ اُنکی بُدّھی نسچل ہے۔ ارجن میرے
سمرن اور بھجن کا جو آنند ہے اُس کی سُرت جن منشوں کو نہیں۔ اُن کیلئے رات
ہے جو میرا بھجنیک ہے۔ جاگتا ہے اُسکو دِن ہے۔ جس میں منش جاگتے ہیں۔
اور جو بھگت ہیں وہ سوئے رہتے ہیں۔ اُنکو سنسار کی بات راتری ہے۔ میرے
بھگت ساودھان ہو کر جاگتے ہیں۔ میرے پورن بھگت کے لکھشن سُن۔ جیسے
سمندر اپنے جل سے سنپورن ہے گھٹتا بڑھتا نہیں۔ تیسے ہی میرے بھگت ہیں
وہ کیسے ہیں جنکی کامنا اور طرف نہیں چلتی۔ بنچوف اور بنچواہش ہیں اہنکار اور
جنم مرن سے رہت ہیں۔ میرے بھگت شانت پد میں لین ہیں۔ ہے ارجن میں تجھ
کو یہ برہم استھت کہا ہے۔ جو برہم میں ہے اس کا یہ اٹل سوبھاؤ ہے۔ جسکو
یہ سوبھاؤ پراپت ہوا ہے وہ پھر مایا کے موہ میں کبھی نہیں پھنستا۔ وہ ماتا سے
پرے نروان برہم پد میں جا پراپت ہوتا ہے ❊

دُوسرا ادھیائے سمپورن ہُوا

دُوسرے ادھیائے کا مہاتم!

شری نارائن جی کہتے ہیں کہ ہے لکھشمی تو سُن۔ دکھن دیش میں پورن نام
ایک شہر ہے وہاں پر دیوسوشرما نام ایک بڑا دھنوان پُرش رہتا تھا۔ اور
سادھ سیوا کیا کرتا تھا۔ ایکدن سادھوؤں سے کہنے لگا۔ کہ ہے سنتو۔ شری
نارائن جی کے جاننے کا گیان اُپدیش کرو۔ جس سے میرا کلیان ہو۔ ایسے ہی
سنتوں کی سیوا کرتے۔ اُسکو بہت دن بیت گئے۔ ایک بال برہمچاری اُس کے

پاس آیا۔ اُس کی بھی بہت سیوا کی اور بینتی کی۔ کہ مجھے شری نارائن جی کے ملنے کا اُپدیش کرو۔ جس سے میرے جیون کا کلیان ہوکر مجھے مُکتی ملے۔ بال برہم چاری بولا۔ میں تجھے گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سناتا ہوں وہ سُننے سے تیرا کلیان ہوگا۔ تب دیو سو شرما بولا۔ اس کے سُننے سے کسی کی مُکت بھی ہوئی ہے۔ برہمچاری نے کہا۔ میں تجھے ایک پورانی کتھا سناتا ہوں ایک ایالی بن میں بکریاں چرایا کرتا تھا اور میں اُسی بن میں ایک جگہ بھجن کیا کرتا تھا۔ ایکدن ایالی بکریاں لیکر گھر کو چلا۔ راستے میں شیر بیٹھا تھا۔ ایک بکری سب کے آگے تھی۔ اُسکو دیکھ کر شیر ڈر گیا۔ ایالی حیران ہوگیا۔ میں بھی یہ ماجرا دیکھ کر وہاں آکھڑا ہوا ایالی بولا بکری کو دیکھ کر شیر بھاگ جائے بڑا آشچریہ ہے۔ آپ مہاتما ہیں۔ بتلائیے یہ کیا بات ہے۔ میں نے کہا اے ایالی میں تجھے اُنکے پچھلے جنم کی کتھا سناتا ہوں یہ بکری پہلے جنم میں ڈائن تھی۔ اچھی ذات تھی۔ جب اس کا خاوند مرگیا تو بڑی ڈائن ہوگئی جو اچھا لڑکا دیکھتی کھا لیتی۔ یہ شیر پچھلے جنم میں شکاری تھا یہ ایکدن شکار کرنے باہر گیا۔ ڈائن نے اُسکو کھا لیا اب وہی شکاری شیر اور ڈائن بکری ہوئے شیر کو پچھلے جنم کی خبر ہے۔ اس لئے ڈر گیا کہ شاید پھر نہ کھا جائے تب ایالی نے پوچھا۔ میں کون تھا۔ میں نے کہا تو چنڈال تھا وہ بولا کہ کوئی اُپائے بتاؤ جس سے میں اور یہ دونوں اس جنم سے چھوٹیں۔ میں نے کہا کہ میں تم کو تینوں کے اُدھار کا طریقہ بتاتا ہوں پہاڑ کی گپھا میں ایک شلا تھی۔ اُس پہ گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ لکھا ہوا میں نے دیکھا تھا۔ اب میں تم کو وہی اپنے من بچن اور کرم سے سُناتا ہوں۔ سو سنو۔ میں نے جونہی گیتا کا پاٹھ

سُنایا۔ اُسیوقت آکاش سے بمان آئے۔ تینوں بیٹھ کر بیکنیٹھ کو گئے۔ ادہم شریر چھوڑ کر دیو دیہی پائی۔ تب دیوسوشرما نے برہم چاری سے وہی پاٹھ سُنا اور مُکت ہوکر بیکنیٹھ کو گیا۔ شری نارائن جی نے لکھشمی سے کہا۔ کہ جو منش گیتا کو پڑھے سُنے۔ اُسکو مُکتی ملتی ہے۔ پاٹھ کا پھل ادہک ہے۔ اتی شری پدم پورانے سنی الیشر سنیادے۔ اُترکھنڈے شری گیتا مہاتم دُوسرا ادھیا سمپورنم

تیسرا ادھیائے

ارجن سری کرشن جی سے بولا۔ ہے جناردہن اگر نروان برہم پد سب سے سریشیٹ ہے تو آپ مجھ کو بھیانک اور گھور کرم یُدھ میں کیوں جوڑتے ہو اور ملے ہوئے بچن کہکر میرا دل کیوں موہ رہے ہو۔ کہاں نروان پد کہاں یُدھ کرنا ایک نسچے کر کے کہیے جس سے میرا کلیان ہو۔ یہ سُنکر کرپاندھان شری کرشن بھگوان بولے اے نہہ پاپ ارجن پہلے ہی سے میں نے لوگوں کو اس پرکار سے آگیا دی ہے اس سلئے کہ ایک پر سے پنچھی اُڑ نہیں سکتا۔ میں نے دو پرکار رکھے ہیں سانکھ شاستر والوں کو گیان یوگ اور یوگیوں کو کرم یوگ کہا ہے۔ اگر کوئی سب کرموں کا تیاگ کر کے کوئی کرم نہ کرے اور کہے کہ میں نہ کرمی اور ستیاسی ہوں۔ وہ بھولتا ہے نہ وہ نہہ کرمی ہے نہ سنیاسی غرضیکہ جس نے دیہہ کو دھارن کیا ہوا ہے وہ چھن ماتر (ذراسی دیر) بھی نہ کرمی نہیں ہو سکتا۔ جنم سے لیکر مرنے تک سدا ہی کرم کرتا رہتا ہے مایا کی رچی ہوئی یہ دیہہ اس کے بس نہیں ہے۔ بلکہ یہ مایا کے بس ہے ارجن ایسے بیراگیوں اور جوگیوں کی بات سُن۔ جو باہر سے تو گیان

اندریوں کو سنجم کر کے اور چوکڑی مار کر بیٹھے ہیں اور من میں اندریوں کے بھوگ کی اچھیا کرتے ہیں جو کچھ ہووے تو کھاویں۔ ایسے جوگی جھوٹے اور پاکھنڈی ہیں۔ اور جو باہر سے تو گیان اندریاں کرم میں لگاتے ہیں اور من کی نشچلتا میرے میں رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ بھلے اور سرِشٹ ہیں۔ ارجن تو کھشتری ہے اور یدھ کرنا تیرا دھرم اور کرم ہے۔ پس اندریوں سے تو یدھ کر اور من کی نشچلتا مجھ میں رکھ۔ اے ارجن یہ تو یقین کر۔ کہ کرم کبھی بنا دیہہ نہیں رہ سکتی اور میں جو جگ روپ بھگوان ہوں۔ جو میرے نمت کرم کرتے ہیں۔ وہ منش کرمی نربدھ ہیں وے بندھن میں نہیں پڑتے اور جو اپنے ہی نمت کرم کرتے ہیں وہ سدا بندھن میں ہی پڑے رہتے ہیں پس اے کنتی پتر ارجن۔ میری آگیا پاکر تو کرم کر اور پھل کچھ نہ مانگ۔ اور یوگ مارگ کر۔ اب جس طرح جگ پرش شری کرشن بھگوان کو پوجتے ہیں وہ پرکار سن۔ ہے ارجن جب برہما نے یہ جگت رچا۔ تب ساتھ ہی یگیہ بھی بنائے اور یگوں کی سامگری بھی اپجائی۔ برہما نے منشوں کو یہ آگیا دی کہ ان یگوں کی سامگری سے یگیہ پرش شری کرشن بھگوان کی پوجا کرو جو تم چاہو گے دیوتا وہیں تم کو دینگے۔ تب منش دیوتا کو پوجنے لگے۔ اور دیوتا منشوں کی دیہی ہیں واتنا پھل دیوینگے۔ دیوتا کے پوجنے سے منشوں کی کلیان ہے۔ جو منش دیوتا کو بھوجن دیئے بغیر ہی آپ بھوجن کر لیتا ہے۔ وہ دیوتا کا چور ہے جو منش مجھ کو بھوگ لگا کر آپ تب بھوجن کرتا ہے۔ وہ سب پاپوں سے مکت ہوتا ہے۔ جو میرا اسمرن کئے بنا ہی بھوجن کرتا ہے۔ وہ منش سب پاپوں کو بھوگتا ہے۔ جو جیو چکی میں۔ چولہے میں۔ چولہے میں۔ رسوئی میں۔ جھاڑو دیتے

ہوئے مرتے ہیں۔ اُن سب کا پاپ اُس کے ماتھے ہوتا ہے اب میری پُوجا سے سنسار کا جس طرح کلیان ہوتا ہے۔ سو سُن۔ سب شریر دھاری بھُوت پرانیوں کی اُتپتی (پیدائش) اناج سے ہے۔ پُرش جو اَن کھاتا ہے۔ اُس سے ویریہ بنتا ہے اور استری جو کھاتی ہے۔ اُس سے رج رج اور ویرج سے دیہہ اُپجتی ہے۔ اور اَنّ (اناج) کی اُتپت میگھوں (بادلوں) سے ہوتی ہے اور میگھ یگیہ کرنے سے ہوتے ہیں اور یگیہ کی ودھی ویدوں سے آتی ہے اور وید پاربرہم سے اُپجتے ہیں اس لئے سرب بیاپی پاربرہم کا ہر روز یگیہ میں پوجن کرنے سے سنسار کا کلیان ہوتا ہے جو منش اس کلیان رُوپی برہم کو نہ مان کر اپنی اندریوں کیلئے رسوئی کرتے ہیں اُن کا جینا نشپھل ہے اور جن کی پریت آتما کیساتھ لگی ہے۔ اُن کی بات سُن۔ جو آتما لابھ ہیں یعنی جنہوں نے آتما کو ہی اپنا مترر بنایا ہے اُنہیں کرم کرنے کی ضرورت نہیں رہتی نہ اُنکو کسی بھلے بُرے کرم کرنے کا پُن پاپ ہی لگتا ہے اور اُنکو سنساری منشوں کیساتھ بھی کوئی سنبندھ نہیں رہتا اب پھر کرم کہتا ہوں۔ ہے ارجن بھلے پرش ستیہ کرم کبھی نہیں تیاگتے۔ اور جو ستیہ کرم کرتا ہے اور اُس کا پھل کچھ نہیں مانگتا۔ سو وہ آتم پرش ان ستیہ کرموں کے کرنے سے مجھ پاربرہم کو پراپت ہوتے ہیں۔ ہے ارجن بھلے کرموں کے کرنے سے راجہ جنک بیدیہی اور بہت سے اور منش سدھ اوستھا کو پراپت ہوئے ہیں یہ لوگوں کے کلیان کے نمت ستیہ کرم کرتے رہتے ہیں۔ اُنکو دیکھ کر اور منش بھلے کرم کرتے ہیں۔ اس کارن سے مہانو بھاؤ سدھ اوستھا کو پراپت کر کے بھی لوگوں کے کلیان کیلئے ستیہ کرم کرتے رہتے ہیں۔ اگر دہرماتما پرش سدھ

اوستھا کو پہنچکر ست کرم نہ کریں۔ تو اور لوگ انکو سدھ اوستھا کو پراپت ہوئے بغیر ہی اُنکو دیکھکر ست کرم تیاگ کردیں۔ اور بھرشٹ کرم ہو جاویں۔ اس لئے مہانو بھاؤ ستیہ کرم کرتے ہی رہتے ہیں۔ ارجن تنرلوکی میں مجھے کسی کام کے کرنے سے پریوجن نہیں۔ نہ ستیہ کرم کرنے سے مجھے پُنیہ ہوتا ہے اور نہ بُرا کام کرنے سے پاپ لیکن میں لوگوں کے کلیان کیلئے اشنان۔ گائتری۔ سندھیا ترپن کرتا ہوں۔ گئو برہمن کی سیوا ماتا پتا کی سیوا وغیرہ ستیہ کرم لوگوں کے نمت کرتا ہوں۔ اگر میں ہی آلس کرکے بھلے کرموں کو تیاگ دوں۔ تب مجھے دیکھکر سب لوگ ستیہ کرموں کو تیاگ دیں ہے ارجن جس مارگ میں میں چلتا ہوں مجھے دیکھکر اور لوگ بھی اُسی مارگ میں چلتے ہیں۔ اگر تو کہے کہ لوگونکی خاطر تم اس کرم جنجال میں کیوں پڑتے ہو۔ تم کو لوگوں کے ساتھ کیا پریوجن ہے۔ اس کا اُتر (جواب) یہ ہے۔ یہ منش نارائن کی مورت ہے۔ جو یہ سب منش بھرشٹ کرم ہو جائیں تو سنسار کا مارگ نہ چلے۔ اور میں اپنی پرجا کا آپ نیتا (رہنما) ہوں۔ اس کارن میں اپنی پرجا کے کلیان کیلئے ست کرم کرتا ہوں۔ اور مجھے کوئی پریوجن نہیں اس کارن سے جو بیبکی پرش ہیں وہ سدھ اوستھا میں پراپت ہوکر بھی لوگونکے کلیان کیلئے ستیہ کرم کا تیاگ نہیں کرتے۔ سدّھ پرش سنساری منشیوں کو جو کرم کر رہے ہیں اپنا بھید نہ بتائیں۔ اور نہ لوگوں کو یہ کہیں کہ ستیہ کرم کچھ نہیں کیونکہ سب لوگ تو سدّھ نہیں ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ ست کرم تیاگ دیں تب سبھی کرم بھرشٹ ہو جائیں۔ اس لئے سدھ پُرش لوگوں کو ست کرم کرنے سے برجت نہ کریں۔ یہ میری سدھوں کو آگیا ہے ارجن اب اور بات سُن

جتنے بھلے کرم ہوتے ہیں۔ سو دیہہ اور اندریوں سے ہوتے ہیں اور یہ اندریاں پرکرتی سے اپجی ہیں۔ جو میری مایا ہے۔ جو پرش مایا کے بس ہو کر اہنکاری ہو جاتا ہے وہ مورکھ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ کرم میں نے کیا۔ اے مہنشر باہو ارجن تو ان گنوں اور کرموں کی بات مجھ سے سن۔ دیہہ اور اندریوں کے جیسے سوبھاؤ ہوتے ہیں۔ ویسے ہی کرم اُن سے ہوتے ہیں اور آتما ساکھسی بھوت ہے کرتا ہے گنوں میں ورتی بھی ہے یہ سمجھ کر تو نیارسے کا نیارہ رہ۔ تو بھی کرم کرکے میرے ارپن کر۔ جتنے دیہہ دہاری آتما رام ہیں۔ اُن سب کا ٹھاکر میں ہوں اسی لئے میرا نام ادھیاتم ہے۔ سب آتماؤں کا ادہکاری اور ایشور میں ہوں تو من کا نشچہ میرے میں رکھ کر پھل کچھ نہ مانگ اور چنتا ممتا کو تیاگ کر یدھ کر یہ مارگ میں نے تجھے کہا ہے۔ جو پرش اس مارگ کو شردہا سے من میں رکھتے ہیں۔ سو نشچ سب پاپوں سے مکت ہوتے ہیں اور جو اس مارگ کو نہ مان کر اس کی نندا کرتے ہیں۔ وہ اگیانی موڑھ اور مورکھ ہیں۔ ارجن اور سن جیسا جیون پرکرتی کا میری مایا نے اپجایا ہے ویسے ہی کرم اس سے ہوتے ہیں سب بھوت پرانی سو بھاؤ کے بس ہیں۔ اپنے بس نہیں۔ یہ بات سمجھ کر کسی کو بھلا برا نہ کہے۔ ساکھشی بھوت ہو کر سارے سنسار کا تماشا دیکھے اور شانت پد میں لین رہے۔ یہ اندریاں اسادھ روپ ہیں تو ان کے بھوگوں کی طرف مت جا۔ کیونکہ یہ ہرکھ (خوشی) شوک (غم) کے داتا ہیں۔ جیسا کہ راستہ میں لوٹنے والے لٹیرے ہوتے ہیں۔ ویسے ہی ست کرموں کو چھڑانیوالی یہ اندریاں ہیں۔ تو ان کے بھوگوں کی طرف مت جا۔ شری کرشن بھگوان کے یہ امرت روپی بچن

سُنکر ارجن بولا۔ ہے جادوبنسیوں میں سرشیٹ سری کرشن بھگوان۔ یہ بات تو منش بھی جانتے ہیں کہ پاپ کرنے سے دُکھ ہوتا ہے۔ جیسے کہ زہر کھانے سے آدمی مر جاتا ہے۔ آپ یہ تبلایئے کہ منشوں سے پاپ پُن کون کراتا ہے۔ کرپا کرکے یہ کہئے۔ شری کرشن نے جوابدیا ہے ارجن کام کرودھ رجوگُن سے پیدا ہوتے ہیں اِن کا آہار بہت ہے یہ اچھے نہیں۔ پاپ رُوپی ہیں۔ منشوں کے شترو یہی ہیں یہی پاپ کراتے ہیں۔ ارجن نے پوچھا کہ بھگوان ان کا بزنانت بستار پوربک (مفصل) تبلایئے کہ یہ کہاں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور کہاں سے بڑھتے ہیں ان کا آستھان کون ہے اور انکا آچار کرنا کون ہے۔ شری کرشن نے جوابدیا ہے ارجن یہ شترو سوکھشم سے بھی سوکھشم (نہایت چھوٹے) ہیں دیہہ اور زبان میں رہتے ہیں۔ اچھے اچھے (مقوی) بھوجن کھانے اچھے اچھے بستر پہنتے اور خوشبوئیاں سونگھنے سے تو کام اُتپنت ہوتا ہے۔ اہنکار (اکھمان) یعنی یہ نہ سمجھنا کہ میرے برابر اور کوئی نہیں۔ اس سے کرودھ پیدا ہوتا ہے۔ ارجن یہ بڑے دُشٹ ہیں تیاگے نہیں جاتے۔ اب ان کے کرتو یہ سُن۔ پہلے منش کو ہر کھ پرسنتا کے کارن کام اُپجتا ہے۔ تب اپنی استری سے سنگ کیا۔ جب ویریہ گر گیا۔ تب مُردے کی مانند چنتاتُر ہو کر گر گیا اور سو گیا۔ پھر سنتان ہوئی۔ اُس سے انینت (بہت ہی) مدہ کو پراپت ہو کر اگیان کے اندھیرے سے اندھا ہوا اور جنم مرن کا ادھکاری ہوا یہ اپنی استری کیساتھ سنگ کا پھل ہے۔ اور اگر کسی پرائی استری کے ساتھ پیریت کرکے اُس سے سنگ کیا۔ اور کسی منش نے دیکھ لیا تو ذلیل ہوا۔ راجہ کے ہاتھ جا پڑا۔ راجہ ڈنڈ دیتا ہے۔ پدارتھ چھین لیا۔ راج ڈنڈ بھرنا پڑا اور پرلوک

کا سامنا بھی کٹھن ہوا۔ یمراج کا دُکھ سہنا پڑا۔ پرلوک بھی بگڑ گیا۔ باقی کچھ نہ رہا۔ یہ کام کا کرتویہ ہے۔ اب کرودھ کا لکھشن اور کرتویہ سُن۔ اہنکار سے اندھا ہو کر وشیوں یا کسی اور کارن کیلئے کسی کو کشٹ دیا۔ راجہ نے پکڑ کر خوب ڈنڈ دیا۔ باندھ دیا۔ سب پدارتھ چھین لیا۔ اور پرلوک بھی بگڑا۔ یہ کرودھ کے کرتویہ ہیں۔ ارجن کام کرودھ دونوں بھَے کے دینے والے ہیں۔ بار بار موہتے ہیں بھرماتے ہیں۔ یہ دونو پاپ رُوپ بنکٹ نیچ ہیں ہے دھننجے ارجن یہ منشوں کو سدا ہی چھدر کرتے رہتے ہیں۔ جیسے چور رات کو تاکتا ہے کہ کب گھر والے سوویں اور میں چوری کرنے جاؤں۔ اسی بھانت یہ چھل کرتے ہیں (رجوگن) سے انکی اُتپتی ہوتی ہے اور آتما کے مارنیکو ساؤدھان رہتے ہیں۔ جس طرح میرے جاننے کا گیان ان دونوں نے چھپا دیا ہے سو سُن۔ جیسے کہ دھوئیں سے اگنی اور میل سے درپن (آئینہ) چھپ جاتا ہے۔ یا جیسے کہ آنول میں لپٹا ہوا بالک پیدا ہوتا ہے اور وہ اچھی طرح دکھائی نہیں دیتا اسی طرح ان دونوں نے میرا گیان چھپا دیا ہے۔ یہ دونوں گیان کے بڑے بیری ہیں۔ ہے کنتی نندن ارجن ان دونوں میں کام بڑا بلوان ہے۔ یہ کسی سے پورتا نہیں ہوتا اور جہاں پاپ رُوپ ہے۔ اندریوں من اور بُدھی میں اس کا نواس ہے اِن میں بس کر منشوں کو موہتا ہے اس لئے ارجن پہلے تو اندریوں کو بس میں کر یہ جہاں پاپ روپ ہیں۔ گیان وگیان دونوں کو ناش کرتی ہیں اور اندریوں کے جیتنے کی وِدھی سُن یہ دیہہ جڑھ ہے اور اندریاں اس میں چیتن ہیں اور اندریوں سے پرے من ہے۔ اندریاں بلوان ہیں کا مادر

مہابلوان ہیں۔ اے ارجن تو ان کو مار ڈال ؛

دوہا

کام کرودھ کا ناش کر جو چاہے کلیان ؛ یہ شتر و بلوان ہیں بہت کریں ہیں ہان
جو اچھیا ہو مُکت کی چاہو پد نروان ؛ دونوں کو کر لو دمن حاصل ہوگا گیان

اتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھت سو برہم ودیا یام جوگ شاسترے سری کرشن ارجن سنبادے کرم یوگ نام ترتیو ادھیائے سمپورنم ؛

تیسرے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائین جی لکھشمی سے کہتے ہیں۔ ایک شودر مہا مورکھ اکیلا ہی بن میں رہتا تھا۔ بڑے پاپ اور انرتھ کر کے اُس نے دولت جمع کی لیکن کسی طرح وہ پدارتھ جاتا رہا۔ جس سے وہ بہت دُکھی ہوا اور لوگوں کو پوچھتا پھرتا تھا۔ کہ کوئی آدمی مجھے دولت کا پتہ دے۔ تاکہ میں نکال لوں۔ یا کوئی سُرمہ ایسا بتا دے جسکو آنکھوں میں ڈالنے سے دفینہ نظر آوے اور نکال لوں کسی نے مانس اور شراب کھانے پینے کی ترکیب بتائی۔ پھر وہ بُرا کرم کرنے لگا۔ ایکدن دولت کے لالچ میں چوری کرنے گیا لیکن راستے میں چوروں نے مار ڈالا۔ مر کر پریت ہوا اور ایک بڑ کے درخت پر رہنے لگا۔ ہائے ہائے کر کے درلاپ کیا کرتا اور کہا کرتا۔ کہ کوئی ایسا میری کل میں ہو۔ جو مجھے اس جونی سے چھڑا دے اب اس کے گھر کا حال سنو۔ اُس کے مرنے کے تھوڑی دیر بعد ہی اُس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اُس نے جوان ہو کر اپنی ماں سے پوچھا۔ کہ میرا باپ کیا کام کرتا تھا۔ وہ بولی

اُس کے پاس بہت سی دولت تھی - مگر وہ جاتی رہی - اُس کے چلے جانے سے وہ پریشان رہا کرتا - ایک دن وہ کسی کے چوری کرنے گیا - راہ میں چوروں نے اسکو مار ڈالا - لڑکے نے پوچھا - پھر اُس کی گت کرائی گئی یا نہیں - اُس نے کہا - نہیں - پھر پوچھا کرانی چاہیئے یا نہیں - بولی - پنڈتوں سے پوچھو - وہ پنڈتوں سے جاکر کہنے لگا - ایک طرف جاکر میرا پتا مرا ہے - اُس کی گت کرانی ہے - پنڈت بولے - گیاجی جاکر پترادھار کرو - ماں کی آگیا لیکر اُس نے گیا اور پراگ راج جی کے درشن اور اشنان کئے - واپس آتے ہوئے وہ ایک درخت کے نیچے آکر ٹھہرا وہاں اسکو کچھ خوف سا معلوم ہوا - یہ درخت وہی تھا جہاں اُس کا باپ پریت بنا ہوا رہتا تھا - اُس لڑکے نے اپنا گورومنتر پڑھا - اُس کا نیم تھا کہ وہ گیتا کے ایک ادھیائے کا ہر روز پاٹھ کرتا تھا - اُسدن اُس نے گیتاجی کے تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کیا - اس کے باپ نے سُنکر پریت کی جُون چھوڑی اور دیو دیہی پاکر لڑکے کے سامنے جاکر کھڑا ہوگیا اور اُسے آشیرباد دیکر کہا کہ پتر میں تیرا باپ ہوں - اب بیکنٹھ کو جارہا ہوں - تو نے اپنی خوشی سے گیا جاکر میرا اُدھار کردیا - یہی پاٹھ وہاں کرتا تھا - اب میری کلیان ہوگئی لڑکے نے کہا اور حکم کرو - میں حاضر ہوں - تب دیو دیہی بولی کہ ہے پتر میری سات کلیں نرک میں دُکھ اُٹھا رہی ہیں اب تم تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کرکے اُن کا بھی اُدھار کرو تاکہ وہ بھی مُکت ہوکر سوَرگ کو جاویں - تب لڑکے نے وہاں بیٹھکر تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کیا - اس کے سب پتر سوَرگ کو گئے - دُوتوں نے جاکر دھرم راج سے فریاد کی کہ تمام نرک خالی ہوگیا - جو بہت مدت سے پڑے تھے وہ سب

سورگ کو چلے گئے۔ یہ سُنکر دہرم رائے شری نارائن جی کے پاس پہنچے۔ جہاں وہ شیش شیجیا پر پاتال میں تھے اور لکھشمی جی اُن کے چرن مل رہی تھیں وہاں جاکر دہرم راج جی نے بینتی کی کہ اے ترلوکی ناتھ جنم جنمانتر کے بھی جو پاپی تھے وہ تو آپکی دیا سے سب سورگ کو چلے گئے۔ پھر ڈنڈ دینا اور نرک میں بھیجنا کسی کو کیونکر ہوگا تب نارائن جی پرسن ہو کر بولے۔ دہرم راج جی تم مت گھبراؤ۔ اور نہ بُرا مناؤ۔ یہ برتانت سنو۔ یہ جو پاپی جیو تھے۔ اُنکا کوئی پچھلا دہرم اُدے ہوا ہے اُس اپنے دہرم سے یہ جہاں پاپی جیو سورگ کو گئے ہیں اور سُنو۔ جو جیو شری گیتا جی کا پاٹھ کریں یا سُنیگے یا کسی کو پاٹھ کرنے کا پھل دان کرینگے۔ اُن جیوؤں کو کبھی نرک نہ ہوگا۔ یہ تم کو میری آگیا ہے۔ اسکو سچ مانو۔ اتنا سُنکر دہرم رائے اپنی پُری کو پدھارے اور اپنے دوتوں کو بلاکر کہا۔ کہ جو پُرانی گیتا کا پاٹھ کرے یا سنے یا کسی کو پھل دیوے۔ اُس کو نرک میں نہ لانا۔ گیتا پاٹھ کرنے یا سُننے سے پاپی جیو سورگ جائینگے اس کا پھل کہتے سُننے میں نہیں آتا۔ شری نارائن جی نے لکھشمی کو سمجھا کر کہا۔ کہ یہ تیسرے ادھیاء کا پھل ہے جو تم نے سُنا۔ اتی شری پدم پران نے سنی ایشر سنیا دے تیسرا ادھیاء سمپُورنم۔

چوتھا ادھیائے

بھگوان کرشن نے فرمایا۔ ارجن جو گیان میں نے تجھے دیا ہے یہی پہلے سورج کو دیا تھا اور سورج نے اکشواک کو۔ یہ یوگ انباشی اور پرم پراتن ہے اسکو راج شکھ جانتے ہیں۔ اسکو سمجھ کر پرم پد کی پراپتی ہوتی ہے۔ اے ارجن اب یہ گیان کال

چکر سے نشٹ ہو گیا ہے۔
اب تجھے پراتن یوگ کہا ہے۔ کیونکہ تو میرا بھگت اور شِشش ہے اس لئے اُتم سکھشا کی بات سمجھ کر یہ گیان تجھے کہا ہے ارجن بولا۔ کہ ہے بھگون آپ کا جنم تو اب ہوا ہے۔ سورج پہلے پرگٹ ہوا تھا۔ پھر آپ نے سورج کو کب کہا کرپا کر کے میری یہ شنکا مٹائیے۔ سری کرشن جی نے جواب دیا۔ اے ارجن میرے اور تیرے بہت جنم گزرے ہیں۔ تو اپنے جنموں کو نہیں جانتا۔ لیکن میں سب جانتا ہوں۔ میں جنم مرن سے رہت ہوں اَناشی ہوں۔ میں سب بھوگی پرانیوں کا آتما ہوں۔ ایشور ہوں پربھو ہوں میں ایسا ہوں جیسے کہ کہا ہے اپنی مایا کے اوجھل ہو کر جنم لیتا ہوں یعنی جیسے کوئی راجہ بھروپ دھارے اور سمجھے کہ مجھے پہچانا نہیں ہے کہ یہ راجہ ہے یا کوئی اور۔ اسی طرح میں دیہہ دھاری نہیں ہوتا۔ دیہہ سے بری ہوں آتم سروپ ہوں۔ جیسے مصری ہے جس کا شربت بنتا ہے اسی طرح دیہہ اور آتما ایک سروپ ہے میں جنم کیوں لیتا ہوں۔ جب جب دہرم سے گلانی ہوتی ہے اور پرتھوی پر ادہرم چھا جاتا ہے۔ تب تب میں پرگٹ ہوتا ہوں۔ سادھوؤں کی رکھشا پاپیوں کا ناش۔ دہرم کی مریادا قائم کرنے کیلئے اوتار لیتا آیا ہوں۔

شعر

جب جب دہرم کا بھارت ورش میں ناش ہوتا ہے ✣ تب تب سری شکتی کا یہاں پرکاش ہوتا ہے
بھگت پرہلاد کیلئے میں بن نرسنگھ آیا تھا ✣ ہرناکش کو قتل کر کے دہرم بن ہٹایا تھا
راون کے ظلم سے جب دہرم کا لوپ ہوا تھا ✣ رشیوں ہر کے بھگتوں پر اس کا کوپ ہوا تھا
ایودھیا نگر میں میں نے ہی رام اوتار دھارا تھا ✣ ستیناسرن کے جیسے اُسے جس نے ہی مارا تھا

ایسے ہی بہت سی بار اس بھومی پہ آیا ہوں ÷ نیا مقصد نیا مدعا میں اپنے ساتھ لایا ہوں
راجہ کنس نے متھرا میں بھاری ظلم ڈھایا تھا ÷ بروں پر مہربانی کی اور اچھوں کو ستایا تھا
اُٹھا انصاف کا جھنڈا ظلم کا یاں جمایا تھا ÷ دیا اور دہرم کا نام تک یاں سے مٹایا تھا
بہت سے اور راجہ بھی لگے یوں پاپ کرنے ÷ رشی سادہو برہمن انکے ہاتھوں سے لگے مرنے
یہ حالت دیکھ کر میں اب کرشن کا روپ ہو آیا ÷ پچھاڑا کنس کو آکر عدم کی راہ پہنچایا
جب کسی جاتی کی نوجی طاقتیں زوروں پہ آتی ہیں ÷ ظلم دینوں پہ کرتی ہیں بڑا ادہم مچاتی ہیں
یہ حالت دیکھ انکے ناش کا سامان کرتا ہوں ÷ انکے گھر میں ہی میں جنگ کا میدان کرتا ہوں
دہرتراشٹر کے بیٹوں نے جو تم پر غضب ڈھایا ہے ÷ تمہاری دیکھ کر حالت کلیجہ منہ کو آیا ہے
ارجن یدھ یہ میری ہی مرضی سے ہوا جانو ÷ دہرم کی جے کراؤنگا اسے تم ستیہ کر مانو
آگے کو بھی بھارت میں اگر ظلم و جفا ہوگی ÷ شکتی پھر میری یا پراوشیہ ہی رونما ہوگی

میرے جنم اور کرم کو کوئی نہیں جان سکتا۔ جیسے اور دیہہ دھاری رکت بندو دلہو کی بوند سے پیدا ہوتے ہیں۔ ویسے میرا دیہہ نہیں۔ جیسے اور جیو کرموں کے بندہن سے دیہہ دھار کرم انوسار دیہہ پاتے ہیں میں ایسا نہیں اپنی اچھیا سے جنم لیتا ہوں اور سروپ میرا دیہہ ہے جو کچھ میں کرتا ہوں کوئی دیہہ دھاری اس کا بھید نہیں جان سکتا اس کا درشٹانت سن۔ پرہلاد کی رکھشا کیلئے جب میں نرسنگھ روپ ہوکر پرگٹ ہوا تو مجھے کسی نے نہ جانا۔ ہرناکش کی بجر سے بھی کٹھور چھاتی میں نے ملائم گھاس کی طرح توڑ ڈالی۔ گوکل کی رکھشا کیلئے میں نے گوبردہن پربت کو سات دن تک اپنے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر دھارن کیا میرے یہ کرم جو منش کہتا ہے وہ دیہہ کو تیاگ کر میرے پرمانند پد میں پراپت ہوتا ہے پھر جنم مرن کے

بندھن میں نہیں آتا - ارجن جنکو میرے چرنار بند کیساتھ پریم اور بھگتی ہوتی ہے
اُنکی بات سُن وہ بہت جنم بیراگی ہو کر کام کرودھ آدھی شتروؤں سے بچتے ہوئے
من کی نسچلتا میرے میں رکھتے ہوئے میری ابھلاشا رکھتے ہیں ان ساودھنوں سے
جن کا آتما پوتر ہوتا ہے اُنکو ہی میری پریم بھگتی اپجتی ہے جو نش میرا پریمی بھگت
ہے میں بار بار اُس کے روم روم میں تو اس کرتا ہوں - ارجن اور سُن جس
پرکار کوئی میرا سمرن بھجن کرتا ہے - میں بھی اُسی پرکار اُس کا سمرن کرتا ہوں اگر
تو مجھ سے پُوچھے کہ سب لوگ تمہارا بھجن نہ کرکے اور دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں
سو سُن - دیوتا کی اُپاسنا کرکے پھل مانگتے ہیں کہ ہے دیو پتر د - دھن دیجئے وغیرہ
دیوتا اُن کی کامنا تتکال ہی پوری کرتے ہیں اس لئے بہت لوگ دیوتا کو پوجتے
ہیں لیکن میرے ساتھ شردھا اُسی کو ہوتی ہے - جس کے گیان نیتر اچھی طرح
سے اُگھڑے ہیں اُنکو سب کچھ نظر آتا ہے - اور مجھ کو ست سروپ جانتے ہیں -
اُنکی شردھا میری اُپاسنا میں لگتی ہے یہ چاروں ورن - برہمن - چھتری - ویش اور
شودر چاروں ورن میں نے ہی رچے ہیں - اور اُن کے کرم جُدا جُدا مقرر کئے ہیں
ان چاروں ورنوں اور اُن کے کرموں کا کرتا مجھ کو جان - جو کوئی کرم کرتا ہے
اُس کا لیپ اُسکو لگتا ہے - مجھے نہیں لگتا - اور سُن - مجھے کسی وستو کی باسنا نہیں
ہے - جیسے بچہ مٹی کے ہاتھی گھوڑے بنا کر کھیلتا ہے - پھر توڑ ڈالتا ہے اُسکو
کوئی دوش نہیں لگتا - جو نش مجھے ایسا جانتا ہے وہ کرموں سے نرلیپ ہے اُس
کو کسی کرم کا پھل نہیں ہوتا - اے ارجن - تو بھی مجھے ایسا جانکر اپنے کرم یعنی یدھ
دھنگ اکو کر - تجھے بھی ایسے کرنے کا پھل نہیں ملے گا - نرلیپ کا نرلیپ رہیگا

جنکو مکت کی واسنا ہوتی ہے۔ وہ میری آگیا مانکر کرم کرتے ہیں اور ست کرم کرنے سے مجھے پراپت ہوتے ہیں اے ارجن جو تیرے سے آگے ہوئے ہیں اُن سے بھی آگے ہوئے وے سب اپنے اپنے کرموں کی وجہ سے پرم گت کو پراپت ہوئے ہیں یہ سمجھ کر تو بھی اپنا کرم سینی یدھ کر۔ اب ارجن کرم اور وکرم کا برنانت سُن اسبات کو پنڈت بھی نہیں جانتے۔ میں تجھے بتانا ہوں۔ جنکو جان کر تو سنسار کے دکھدائک بندھنوں سے آزاد ہوگا۔ ایک کرم ہے اور ایک وکرم شاستر کی آگیا انوسار اشنان سے آدلے کر جو کئے جائیں وہ تو کرم۔ اور جو بھول بھول کر کرتے ہیں وہ اکرم۔ جو اگیان سے ست کرموں کا تیاگ کر کے کرم کرے وہ وکرم کہلاتا ہے جو منش ان تینوں کرموں کو سمجھ کر شاستروں کی آگیا انوسار کرم کرے وہ سریشٹ اور بُدھ وان کہلاتا ہے۔ یہ کرموں کی بارنا کی۔ اب ارجن اور سُن جس منش کو میری مہما جاننے کا گیان ہو جاتا ہے اُسکو کسی کرم کا ارتھ نہیں رہتا۔ اور گیان اگنی سے اُس کے سب کرم جل جاتے ہیں۔ ایسے پُرش کو ببیکی پُرش پنڈت کہتے ہیں گیانی پنڈت کرموں کو تیاگ کر کرموں کے پھلوں کو بھی تیاگ دیتا ہے وہ گیان سار کا امرت پان کر کے ہی ہمیشہ آنند رہتا ہے ایسا پُرش جو کرم کرتا ہے وہ نہ کرنے کے ہی برابر ہے۔ نربندھن اور نرلیپ ہے نراشا ہے پرماتما کے بھجن کے سوائے اُسے کچھ آشا نہیں اور سنسار کی ممتا سے نیارا ہے کسی چیز کی خواہش نہیں۔ صرف شریر کی رکھشا کے نمت کرم کرتا ہے اُسکو پاپ پُن کچھ نہیں۔ بنا مانگے جو بھوجن چھادن ایشور کی اچھیا سے اُسے ملجاتا ہے اُسی کو پاکر سنتشٹ ہو رہتا ہے۔ سردی گرمی سے سُکھ اور دُکھ محسوس

نہیں کرتا۔ اور اس کی شردھا کسی میں نہیں۔ اچھی اور بُری چیزوں کو برابر سمجھتا ہے وہ نربندھن ہے پھر کیسا ہے جسکو دوسرے کا سنگ نہیں۔ ایسا پُرش میری مہما کو جاننے والا اور مُکت سروپ ہوتا ہے۔ اُس کی چِتّ برتی سدا ہی نسچل ہے اُس سے کئے ہوئے سب کرم گیان سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ سارا برہم اُس کی درشٹی (نظر) میں ہے۔ ایسے گیر آدی اچھے اچھے بھوجن اور وِش (زہر) ایک سماں سواد دیتے ہیں۔ یہ سب وستو برہم سے ہی اپجتی ہیں۔ پس اس کو ہر چیز میں برہم ہی برہم دکھائی دیتا ہے۔ برہم میں میں ہی ہوں۔ ارجن کئی پرکار کے یوگ ہیں۔ جن کا سادھن کرکے لوگ میرا پوجن کرتے ہیں ایک تو یہ یوگ ہے۔ جو برہم گیان یوگ کرکے مجھے پوجتے ہیں۔ جو پیچھے کہا ہے سب برہم ہے اور کان سے آدلیکر سب اندریاں میرے ہی ارادھن کے لئے بنی ہیں۔ دوسرا یوگ یہ ہے کہ کسی دیہہ دھاری کو ان جل سے ترپت کرکے انکی سیوا کرنا یہ درب یوگ کہلاتا ہے۔ ایک تپ یوگ ہوتا ہے۔ اُس کا ذکر سنا رہوں ادھیائے میں کرونگا۔ اِک یگیہ یوگ ہے۔ میرے ساتھ جُڑ رہنا ایک یہ ہے۔ میری مہما برنن کرنا یا سُننا۔ وید۔ پوران وشن سہسر نام۔ کھٹ شاستر پڑھنے۔ ستو تر یاد کرنے بشن پدے گانا۔ ہری کیرتن کرنا یہ سوادھیان یوگ کہلاتا ہے اور ایک یہ ہے۔ میری مہما کا من میں وچار کرنا۔ ایکانت میں رہنا گیان یوگ ہے اور ایک جت یوگ ہے ایک پران اور اپان دونوں وایو کو اکٹھا کرکے پرانایام کرتے ہیں۔ ایک یوگ یہ ہے کہ درجہ بدرجہ بھوگ کو گھٹاتے ہیں ہے ارجن۔ جتنے پرکار لوگوں کے میں نے کہے ہیں یہ سب پاپوں کا ناش کرتے ہیں

ان یوگوں میں سے جس میں مجھے پوجتے ہیں۔ اسی میں پاتے ہیں۔ یہ جیون امرت سماں ہے۔ میری کرپا سے جو کچھ وہ بھوجن کرتا ہے وہ امرت کے برابر ہو جاتا ہے اور دیہہ کو تیاگ کر سناتن پراتن اور پرے سے پرے جس سے پرے کچھ نہیں۔ ایسے مجھ برہم کو پاتے ہیں۔ اے سریشٹ ارجن مجھے پوجے بنا اس لوک میں بھی سکھ نہیں ہوتا۔ پرلوک کا تو ذکر کیا ہے۔ بہت پرکار کے یوگیہ میں نے پہلے ہی کہے ہیں۔ یوگ کرم کیئے سے ہوتا ہے یہ جانکر ارجن تو مکت ہوگا ان یوگوں میں جو سریشٹ یوگ ہے۔ وہ سن۔ ان سب یوگوں کا راجہ جو میں نے تجھے بتائے ہیں گیان یوگ سب سے سریشٹ ہے۔ سارے یوگ گیان پانے کیلئے ہی سادھے جاتے ہیں۔ جہاں گیان پیدا ہوا۔ تو سب یوگ اس طرح مٹ جاتے ہیں۔ جیسے پھل لگنے سے پھول جھڑ جاتے ہیں۔ میری مہما کا گیان میری ہی کرپا سے ہوتا ہے جو اس گیان کو پایا چاہے وہ یہ بدھی کرے پہلے تو میرے چرنوں کا دھیان کرکے ہاتھ جوڑ کر انکو نمسکار کرے اور مکھ سے میرا نام لیوے۔ کرشن گوپال اوم نمو نارائن انیادی۔ پھر میرے پرم سیوکوں کے پاس آدھین ہو کر بنتی کرے کہ ہے گورو۔ مجھے بھگوان کے جاننے کا گیان اپدیش کرو تب گیانی پرش اسکو وہ گیان سناتا ہے۔ جس گیان کے جاننے سے مایا تجھے نہ بیاپ سکیگی وہ گیان کونسا ہے۔ سو سن یہ وہی گیان ہے جس کے جاننے سب بھوت پرانیوں میں ایک ہی برہم ویاپک دکھائی دیتا ہے اور دوئی کا بھید مٹ جاتا ہے اس گیان کا یہ پھل ہے۔ جتنے پاپ جانکر یا انجان میں کیئے ہیں اور ان کے پھل جو دکھ ہیں ان دکھوں سے گیان نام پر چڑھ کر پار ہو

جاوینگا۔ جیسے لکڑیوں کے گٹھے کو اگنی جلاکر بھسم کردیتی ہے! ایسے ہی گیان اگنی موہ کو جلاکر بھسم کرتی ہے اس گیان کے برابر کوئی اور اُپائے نہیں۔ گیان تبھی اپجتا ہے جب بہت دیر تک میرا دھیان اور سمرن کیا جائے۔ تب اُس کی آتما سے ہی گیان اُپجتا ہے۔ جس میں کہ میرے گیان حاصل کرنے کی شردھا ہو سو ساوُدھان ہو کر سُنے سمجھے اور اندریوں کو قابو کرے۔ اُسی کو گیان ملتا ہے۔ گیان پانے سے نت کال ہی پرم سُکھ اُسکو پراپت ہوتا ہے۔ اگیانیوں کو میرا گیان پانے کی شردھا نہیں ان کا ناش ہوتا ہے۔ نہ اُنکو اس لوک میں سُکھ ہے نہ پرلوک میں جو میرے ساتھ جوگ جوڑتے ہیں اُنکو نہ کوئی سنشے ہی ہوتا ہے اور نہ کوئی اپ کرم اُن سے ہوتا ہے۔ اس کارن اے ارجن تجھ کو تیرے ہردے سے اگیان کا سنشا اُپجا ہے۔ تو گیان نامی کھڑگ سے اس سنشے کو کاٹ ڈال۔ اور اُٹھ کھڑا ہو۔

انی شری بھگوت گیتا سوپ نکھد سو برہم ودیا یانگ جوگ شاسترے سری کرشن ارجن سنبادے کرم سنیاس یوگو نام چترتھ اُدھیا سمپورنم۔

چوتھے ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی بولے۔ کہ ہے لکشمی جو پرش شری گیتا جی کا پاٹھ کرتے ہیں اُن کے ساتھ چھو جانے سے ادہم پُرش بھی دیہہ چھوڑ کر مکت کو پراپت کرتے ہیں۔ تب لکشمی جی نے پوچھا۔ کہ ہے ناتھ پاٹھ کرنیوالے کیساتھ چھونے سے اگر کسی کی مکتی ہوئی ہو۔ تو اس کا برتانت سنائیے۔ بھگوان بولے۔ سنو

کتھا

شری گنگا جی کے کنارے ایک نگر کاشی بستا ہے وہاں ایک وشنو رہتا تھا۔ وہ روز گنگا جی میں اشنان کر کے گنگا تٹ پر ہی شریمد بھگونت گیتا کے چوتھے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ تپسیا ہی اس کا دھن تھا۔ مایا کا جنجال کچھ نہ تھا ایکدن وہ جنگل میں ایک پُرفضا جگہ اس نے دیکھی وہاں بہت سے پھل پھول اپنی بہار دکھا رہے تھے وہ ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گیا بیری کا درخت تھا۔ اس کے پاس ہی بیر کا ایک اور درخت تھا سادھو کو بیٹھے ہوئے نیند آگئی اور وہ سونے کیلئے لیٹ گیا۔ ایک درخت سے سر اور دوسرے سے پاؤں لگا کر سو گیا۔ لیکن دونوں درخت اس سادھو کو چھوتے ہی گر گئے۔ انکے پتے سوکھ گئے۔ دونوں نے برہمن کے گھر میں جنم لیا۔ اے لکھشمی اچھے کرموں سے منش دیہی ملتی ہے۔ دونوں تپسیا کرنے لگیں جوان ہونے پر انکو ان کے ماتا پتا نے کہا کہ پتریو۔ ہم تمہاری شادی کر دیں دونوں نے انکار کر دیا۔ انکو اپنے پچھلے جنم کی خبر تھی۔ وہ بولیں کہ ہماری ایک اچھیا ہے اگر پرماتما اسکو پوری کر دیں تو بہت اچھا ہو جس سادھو کے چھونے سے ہم ادہم دیہی چھوڑ کر اس جنم میں آئیں اگر وہ ملجائے تو اچھا ہے دونوں نے ماتا پتا سے تیرتھ یاترا کی آگیا لی اور نمسکار کر کے تیرتھ یاترا کو چل پڑیں۔ جب بنارس میں پہنچیں تو وہ سادھو بیٹھا دیکھا جس کی کرپا سے انہوں نے منش جنم پایا تھا۔ دونوں نے پاس جاکر اس سادھو کو نمسکار کی اور کہا کہ مہاراج آپ دھن ہیں آپ نے ہمیں کرتارتھ کیا۔ سادھو بولا تم کون ہو۔ میں تم کو نہیں جانتا۔ لڑکیوں نے کہا کہ ہم جانتی ہیں ہمکو بیر کے درخت سے آپ نے کرپا کر کے منش کی دیہی دلائی ہے جب آپ بن میں

دہوپ سے تنگ آکر ہمارے نیچے بیٹھے تھے۔ آپ کا ایک درخت کے ساتھ سر اور دوسرے سے چرن چھوئے۔ اُسیوقت ہماری مُکتی ہوئی اور ہم نے برہمن کے گھر میں آکر جنم لیا۔ اب ہم بہت سُکھی ہیں تب پتو دہن نے کہا کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں اب تُم آگیا کرو۔ تاکہ میں تمہاری سیوا کروں۔ وہ بولیں کہ ہم کو گیتا جی کے چوتھے ادھیائے کا پھل دان کیجئے۔ تاکہ ہم دیو دیہی پاکر مُکت ہوں تب سادہو نے گیتا کے چوتھے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل اُنکو دیا اتنا ہوتے ہی آکاش سے بمان آئے اور دونوں کو دیو دیہی ملی۔ اور وہ سُورگ کو چلی گئیں تب سادہو بولا۔ کہ میں نے نہیں جانا۔ کہ گیتا جی کے چوتھے ادھیاء کا ایسا مہاتم ہے پھر وہ من بچن کرم سے چوتھے ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگا نارائن نے کہا ہے لکھشمی یہ چوتھے ادھیاء کے پاٹھ کا مہاتم ہے جو تم کو سنایا۔

اِتی شری پدم پورانے ستی الیشر سنبادے۔ اُترا کھنڈے شری گیتا مہاتمے چترتھ ادھیائے سمپورننگ۔

پانچواں ادھیائے

ارجن نے شری کرشن جی سے پرشن کیا۔ کہ بھگون پہلے تو آپ نے کرموں کے تیاگ یعنی سنیاس کو مُکتی کا سادہن بتایا اور اب کرم یوگ کو افضل فرمایا۔ نسچے کرکے ایک بات کہئے جس سے میرا کلیان ہو۔ سری کرشن جی نے جوابدیا کہ اے ارجن سنیاس یوگ اور کرم یوگ دونو کلیان کے داتا ہیں سنیاس یوگ سے کرم یوگ بھلا ہے۔ گیان کی بات کو سمجھنے والے سب سنیاسی ہیں۔ موہ سے

رہت ہیں۔ نربندھ ہیں۔ وہ سکھی ہیں۔ سنسار بندھنوں سے مکت ہیں اب
ارجن اور سُن۔ اگیانی لوگ سانکھ اور یوگ کو جدا جدا خیال کرتے ہیں لیکن پنڈت
ایسا نہیں کہتے۔ یوگ کہتے ہیں میرے سمرن میں لگے رہنے کو اور سانکھ کہتے ہیں
میرے گیان گوشٹ اور کتھا بارتا کو۔ یہ دونوں ایک ہیں ان دونوں کا پھل بھی
ایک ہی ہے جس استھان میں یوگ والا جاکر پراپت ہوتا ہے سانکھ والا بھی
وہیں پہنچتا ہے۔ جس نے سانکھ اور یوگ ایک ہی کر جانا ہے اس نے یتھارتھ
گیان کو پایا ہے۔ ارجن دیہہ اور من کے سب کرم تیاگنے کا نام سنیاس ہے یہ
سنیاس برہم ایگ کیسا نتھ جڑے بغیر پانا کٹھن ہے جب منش میرے سمرن میں
لگ جاتا ہے تو سنسارک سکھوں کی باتیں آسانی سے اُسے بھول جاتی ہیں اسی کا
نام سنیاس ہے۔ جو منش سمرن یوگ میں لین (محو) ہو جائے وہ مینشور ہے اور وہ
پار برہم کو پراپت ہوتا ہے جو میرے سمرن اور دھیان میں لگا رہے اُس کا آتما
شدھ نرمل سنسار کی واسنا سے رہت ہو جاتا ہے اور جس نے سب اندریوں کو
جیت کر سب بھوت پرانیوں میں ایک ہی برہم کو جانا ہے وہ کرم کرتا ہوا بھی
اکرتا کہلاتا ہے وہ نرلیپ ہے وہ سمجھتا ہے کہ آتما کچھ نہیں کرتا۔ آنکھیں دیکھتی ہیں
کان سُنتے ہیں دیہہ اندریوں سے سپرش ہے۔ ناک سونگھتی ہے۔ زبان ذائقہ
لیتی ہے۔ سانس ہوا سے آنا جاتا ہے۔ ہاتھ پکڑتے چھوڑتے ہیں۔ پاؤں
چلتے ہیں۔ نمکھ نیترین کے لگتے ہیں۔ سوتی اور جاگتی دیہہ ہے جو اس پرکار
سمجھے کہ سب اندریاں اپنے اپنے وشے کو بھوگتی ہیں اور آتما کو کرتا اور ان سے
نیارا جانے اور اندریوں کو کرم کا وسیلہ مانے وہ ایسا ہی نرلیپ ہو جاتا ہے

جیسا کہ میں۔ وہ ایسا ہی نیارا رہتا ہے۔ جیسے جل میں کنول۔ جو یوگیشور پرش ہیں وہ تن من اور اندریوں سے اشنان آدی سب اچھے کرم کرتے ہیں۔ اور پھل نہیں مانگتے وہ نشچل پدوی پاتے ہیں۔ نربندھ (آزاد) ہو جاتے ہیں اور جو منش کسی خواہش کو دل میں رکھ کر کوئی ست کرم کرتے ہیں وہ بندھن کو پراپت ہوتے ہیں ہے ارجن سدا سکھی کون ہے۔ اس کی بات سُن۔ جو پرانی آتما کے ساتھ پریت رکھتا ہے۔ اور اندریوں کے بس نہیں ہوتا۔ وہی سدا سکھی ہے اور سُن۔ میں ہی سنسار کو پیدا کرتا ہوں۔ میں ہی اس کا پرتپالک (یعنی پالنے والا) ہوں اور میں ہی اس کا ناش کرتا ہوں۔ لیکن میں کچھ نہیں کرتا۔ یہ میری مایا کا سوبھاؤ ہے۔ یہ سنسار میری مایا کا کھیل ہے۔ مجھے سنسار سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ میں نہ کسی سے پاپ کراتا ہوں اور نہ پُن۔ اگیان سے جیووں کا گیان ڈھکا ہوا ہے۔ سب جیو اگیان سے موہے ہوئے ہیں اور پاپ کرتے ہیں۔ جو مجھ ایشور کو ایسا نرلیپ سمجھتے ہیں۔ اور نیارا جانتے ہیں اُن کو کبھی اگیان نہیں ہوتا۔ جو مجھے نرمل نیارا اور نرلیپ سمجھ کر اپنی بدھ کا نشچہ میرے ساتھ لگاتے ہیں۔ میرے میں ہی اُن کی بڑی پریت ہے وہ میری شرن میں رہتے ہیں۔ مجھے ایسا جان کر جو میرا بھجن کرتے ہیں اُن کے سب پاپ مٹ جاتے ہیں اور میرے پرمانند اناشی پد میں جا پراپت ہوتے ہیں۔ جہاں جا کر گرتا نہیں وہی گیانی ہے۔

دوہا

سوانس سوانس سے ہر بھجے کرے پربھو کا دھیان ✦ پورن برہم میں جا ملے یہ نشچے کر جان

جو برہمن ہو کر اپنے جنم کا ابھمان نہیں کرتا۔ ودیا کا غرور نہیں کرتا اور سب کیساتھ نمرتا بھاؤ رکھتا ہے۔ گئو۔ ہاتھی۔ کتا اور چنڈال کو ایک ہی بھاؤ سے دیکھتا ہے ایسا سم درشٹی برہمن پنڈت کہلاتا ہے اس پرکار جو سم درشٹی رکھتا ہے جنم مرن کے بندھنوں سے آزاد رہتا ہے اور جس نے آتم برہم کو سب میں نرلیپ جانا ہے وہ برہم درشٹی کہلاتا ہے۔ وہ بھلی وستو پاکر خوش نہیں ہوتا اور بُری وستو سے بُرا نہیں مناتا۔ ایسا ستھر بدھی (قائم العقل) والا گیانی برہم کو جاننے والا جس کے من میں اگیان نہیں رہا اور اندریوں کے ظاہری سکھ جس نے بھلا دئیے ہیں اور آتما کے سکھ میں مگن ہوا ہے جس کا آتما برہم کے ساتھ جُڑ گیا ہے اُس کو ہی اناشی (ناش نہ ہونے والا) اور اکھنڈت (نہ ٹوٹنے والا) سکھ ملتا ہے اور بھوگوں کا سکھ جو انت ونت (ختم ہونیوالا۔ زوال پذیر) ہے اسکو تیاگ کر آتما کا ہی سکھ بھوگتے ہیں۔ اندریوں کے بھوگوں کی طرف نہیں جاتے۔ کیونکہ وہ دُکھوں کے پیدا کرنیوالے ہیں۔ اب آگے کو جس کا جنم نہیں ہوتا۔ اُس کی بات سُن۔ جیسے دیگچے میں سے ایک دانہ نکال کر دیگچے کی ساری چیز کے کچے پکے کا امتحان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جس گیانی کو کام کرودھ نہیں اپجتا۔ اُسکو پھر جنم نہیں ہوتا جس نے کام کرودھ دونوں شتروؤں کو جیت لیا ہے۔ اور کام کرودھ پیدا نہیں ہوتا۔ وہی منش سنسار میں سُکھی ہے۔ اُسی نے یوگ کی جگتی جانی ہے ٭

دوہا

جتیا کام اور کرودھ کو جس نے شترو جان ٭ وہی سُکھی سنسار میں ہے ارجن تو مان

وہ آتم برہم نروان سکھ کو پراپت ہوتا ہے اُس کے سب پاپ مٹ جاتے ہیں اور دوئی کا پردہ آنکھوں سے ہٹ جاتا ہے وہ برہم درشی ہو جاتا ہے اور سُن جس کی پریتی سب بھُوت پرانیوں کے کلیان کرنے میں رہتی ہے اور اُسکو کام کرودھ نہیں اُپجتا۔ ایسا جتی پرش شانت روپ برہم سکھ میں مگن رہتا ہے وہ جیون مُکت ہوتا ہے۔ جس نے بیرونی اندریوں کو وشئے سے روکا ہوا ہے۔ اور نیتروں سے نرکُٹی کا دھیان کیا ہے۔ اور پران اور اپان وائیو دونوں کو اکٹھا کر کے ناسکا میں لے آیا ہے اور جس نے اندریوں کو جیت لیا ہے۔ جسے نہ کوئی خواہش ہے نہ خوف۔ اور نہ کرودھ اے ارجن ایسے منش جیون مُکت ہیں اب میری بات سُن۔ کروڑوں آدمی میرے پانے کیلئے یگیہ اور تپسیا کرتے ہیں۔ اُس یگیہ اور تپسیا کا بھوگتا اور سب لوگوں کا ایشور۔ سب پرانیوں کا مترمیں ہی ہوں۔ جو مجھے ایسا جانتا ہے اُسکو کیا پھل ملتا ہے۔ سوسُن۔ وہ پرماتم سکھ ارتھات شانت پدوی کو پاتے ہیں۔ اِتی شری بھگوت گیتا سوپ نشدسو برہم ودیا یوگ شاستر ے شری کرشن ارجن سنبادے سنیاس یوگو نام پنچم ادھیائے سمپورنم۔

پانچویں ادھیائے کا مہاتم

شری بھگوان کہتے ہیں۔ کہ اے لکشمی پانچویں ادھیائے کا مہاتم سُن

کتھا

ایک پنگلا نامی برہمن شری صحبت میں رہ کر اپنے دھرم سے بنت ہو گیا

ماس مچھی کھانے اور شراب پینے لگا۔ برادری نے اُسکو خارج کردیا اور وہ کسی دوسرے شہر میں چلا گیا۔ اور وہاں کے راجہ کے پاس نوکر ہوگیا۔ ہر ایک کی چغلی کیا کرتا۔ کچھ مدت پاکر وہ دولت مند ہوگیا اور اُس نے شادی کرلی دیو یوگ سے جیسا وہ تھا ویسی ہی بدچلن استری اسکو ملگئی جو کچھ وہ کہتا کبھی نہ کرتی۔ اس کی کسی آگیا کو بھی نہ مانتی تھی۔ وہ کہتا باہر نہ جائیو وہ چلی جاتی وہ اُس سے بہت رنجیدہ رہتا تھا۔ ایک دن اُس نے عورت کو مارا عورت نے اپنے خاوند کو زہر دیدیا اور وہ برہمن مرگیا۔ مرکر اُس نے گدھ کا جنم لیا۔ کچھ دنوں بعد وہ عورت بھی مرگئی۔ اور مرکر طوطی ہوئی۔ وہ ایک اور طوطے کی مادہ بنی۔ جو اُس بن میں رہتا تھا ایکدن اُس نے طوطے سے کہا کہ تُو نے طوطے کا جنم کیونکر پایا۔ اُس نے کہا۔ سُن۔ میں پچھلے جنم میں برہمن تھا میرا گورو بڑا وِدوان تھا۔ اُس کے ودیارتھی بہت تھے۔ جب وہ کسی کو پڑھاتا میں بیچ میں بول پڑتا۔ وہ مجھے منع کیا کرتا۔ لیکن میں باز نہ آتا آخر گورو نے سراپ دیا کہ تُو طوطے کا جنم پاویگا۔ اس لئے میں طوطا بنا اب تو اپنے جنم کا حال سُنا۔ طوطی بولی۔ میں پچھلے جنم برہمنی تھی۔ میری شادی ہوگئی تھی لیکن میں اپنے خاوند کا حکم نہیں مانتی تھی۔ اُس نے مجھے مارا۔ مجھے بہت غصہ آیا۔ اور میں نے موقعہ پاکر اُسے زہر دیدیا۔ جب میں مری تو نرک پراپت ہوا پھر یہ جنم ملا۔ طوطا بولا۔ تُو بُری ہے جس نے خاوند کو زہر سے مار ڈالا۔ دوہا

امرت دان بھرتا بے دیہی ✤ ادہم نار جو سیوے نہ تنے ہی

انسُویا جی نے سیتا جی کو جب وہ بن میں بھرمن کررہی تھیں۔ اُپدیش

کیا تھا کہ اے سیتا بھرتا یعنی خاوند استری کے لئے سکھوں کا بھنڈار ہے۔ وہ
استری جو اپنے پتی کی سیوا نہیں کرتی ہے۔ بڑی نیچ ہے۔ پتی خواہ بادشاہ ہو
یا نادار۔ تندرست ہو یا بیمار۔ اچھا ہو یا بُرا۔ ہر حال میں سیونے یوگیہ ہے
تُونے اپنے پتی کی یہ سیوا کی۔ کہ اُسکو زہر دیدیا۔ تیری کیا گتی ہوگی۔ طوطی بولی
کہ نرک میں میں نے بہت دُکھ پائے ہیں اور مجھے پتی کو کشٹ دینے کا خوب ڈنڈ
مل گیا ہے اور اب میں پتی برت دہرم کو اچھی طرح سمجھ گئی ہوں۔ تُم میرے
خاوند ہو اب میں تمہاری اچھی طرح سیوا کیا کرونگی۔ ایکدن وہ طوطی بن میں
بیٹھی ہوئی تھی۔ کہ گِدھ آگیا۔ طوطی اُسے دیکھتے ہی اُڑی۔ گِدھ نے اُسکو پہچان
لیا کہ یہی میری عورت تھی جس نے مجھے زہر دیا تھا وہ بھی اُس کے مارنے کیلئے
اُس کے پیچھے اُڑا۔ طوطی اُڑتے اُڑتے تھک کر ایک شمشان میں پانی سے بھری
ایک کھوپری کے پاس آگری۔ گِدھ بھی وہیں آپہنچا اور طوطی کو مارنے لگا مارتے
مارتے اُس سے کھوپری ہل گئی۔ اور اُس میں سے پانی اُچھلا۔ جس سے دونو
کے پر بھیگ گئے۔ اور وہ مر گئے۔ ادہم دیہہ تیاگ کر سُورگ کو جانے لگے۔
طوطی بولی۔ ہم نے ایسا کون پُنیہ کیا ہے جو سُورگ کو جا رہے ہیں۔ گِدھ بولا
مجھے تو کچھ جان نہیں پڑتا۔ دونوں دہرم رائے کے پاس پہنچے۔ اُس نے پُوچھا
کہ اے گِدھ تو پچھلے جنم میں کون تھا وہ بولا۔ برہمن۔ برادری نے بدچلن سمجھ کر
خارج کر دیا۔ میں ایک راجہ کے پاس نوکر ہو گیا۔ بہت سی دولت کما کر میں نے
بواہ کر لیا۔ لیکن عورت بدچلن تھی۔ اُس نے مجھے زہر دے کر مار ڈالا۔ اور وہ
مر کر طوطی ہوئی۔ اُسی بن میں رہتی تھی۔ جہاں میں رہتا تھا۔ میں نے اسے

پہچان کر مارنا چاہا۔ لیکن یہ اُڑ کر ایک شمشان میں پہنچی۔ وہاں ایک کھوپری پانی سے بھری پڑی تھی جس سے ہم دونوں کے پر بھیگ گئے اور مر گئے اب ہم کو یہاں کیوں لے آئے یہ ہمیں خبر نہیں دہرم راج نے کہا کہ وہ کھوپری سادھو کی تھی وہ گنگا اشنان کر کے ہر روز گیتا کے پانچویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا اس لئے وہ کھوپری پرم پوتر تھی اس کے ہی جل میں پر بھیگنے سے تم کو سُورگ ملا اور اُس نے اپنے دوتوں کو حکم دیا کہ آئندہ جو پرانی گنگا اشنان۔ گیتا پاٹھ اور سنتوں کی سیوا کرتا ہو اُسے بلا میری اطلاع کے سُورگ میں لیجایا کرو۔ تب دُوت اُن دونوں کو سُورگ میں لے گئے اے لکھشمی یہ گیتا کے پانچویں ادھیائے کے پاٹھ کا مہاتم ہے (۱) دوہے ست دارا اور لکھشمی پاپی گرہ بھی ہو۔ سنت سماگم ہری کتھا تلشی درلبھ دو (۲) تُلسی یا سنسار میں تین وستو ہیں سار۔ سنت سنگت اور ہر بھجن نشدن پُر اپکار (۳) سُکھ دیویں دُکھ کو ہریں پرم سنیہی سادھ بھیکھا سنگت سادھ کی توڑے کوٹ اپرادھ۔ اِتی شری ستی الیشر سنبادے گیتا مہاتمے پنچمو ادھیا ہ سمپورنم۔

چھٹا ادھیائے

شری کرشن جی بولے کہ اے ارجن جو منش کرم یوگ سادھ کر مجھ سے ملنا چاہے اور پھل کچھ نہ مانگے تو اُسی کو سنیاسی جان۔ میرے ساتھ جُڑنے سے تو اُسکو یوگی مان۔ پھل کی خواہش نہ کرنے سے سنیاسی ہو جاتا ہے۔ جٹا بڑھانے بھسم رمانے اور دہونی جلا کر بیٹھنے سے سنیاسی نہیں ہو سکتا۔ اے

پانڈو یوگی جن سنیاسی اُسی کو کہتے ہیں۔ جس کے من میں میرے چرن کنول کے بنا اور خواہش نہیں۔ خواہشیں اُسوقت تک نہیں مٹ سکتیں جبتک ایک من ہو کر میرا سمرن نہ کیا جائے اور جبتک خواہشات باقی رہتی ہیں اسوقت تک میرے دھیان میں لین نہیں ہو سکتا اس لئے سنیاس اور یوگ ایک سے ہیں۔ میرے ساتھ جُڑنے کیلئے ست کرم کرنے چاہئیں۔ ست کرموں کر کے نرمل ہونے پر پُرش مجھے پراپت ہوتے ہیں۔ اور یوگی جنوں کو کوئی کرم کرنے کی ضرورت نہیں جو اُس کی اچھیا ہو سو کرے۔ بیٹھنا چاہے بیٹھے سونا چاہے سوئے یوگ آروڑھ پرش اچھیا دان مکت رُوپ ہے۔ یوگ آروڑھ اُسے کہتے ہیں جس کی اندریاں بشئے سے رہت ہوگئی ہیں۔ اور من میں میرے سمرن کے بغیر اور کوئی سنکلپ وکلپ نہیں اُٹھتے۔ سنسار کے سوادوں میں اُس کا چت نہیں جاتا اُسی نے اپنے آتما کا اُدھار کیا ہے اپنے آتما کو ہی اپنا متر جانا ہے اور اپنے من کو وشیوں سے ہٹا کر میرے سمرن بھجن میں لگایا ہے اس کا آتما اس کا متر اور جس نے میرے بھجن سمرن کو تیاگ کر وشیوں میں اپنا من لگایا ہے اس کا آتما اُس کا شترو ہوتا ہے اور جس نے وشیوں سے مُنہ موڑ کر کیول مجھ پاربرہم پرماتما پربھو کی شرن لی ہے وہ میری کرپا سے برہم شانت پد کو پاتے ہیں اُسکو شیت (سردی)، اوشن (گرمی)، یا کوئی اور دُکھ نہیں بیاپتا۔ سنمان (عزت) سے خوش نہیں ہوتے۔ اپمان (ہتک) سے بُرا نہیں مناتے۔

دوہا

سبھی اُسنا تیاگ کر کریں جو میرا دھیان ❖ اُسکو سم ہو جات ہیں دونُوں مان اپمان

نہ سردی سے ہوں دُکھی نہ گرمی اُسے ستائے ✦ نہ دُنیا کا دُکھ کوئی آ کر اُسے دکھائے

اپنے آپ کو جاننا گیان اور پرماتما پاربرہم کو جاننا بگیان کہلاتا ہے گیان بگیان کو میں تیرہویں ادھیائے میں برنن کرونگا جس نے گیان بگیان روپی امرت کو پان کیا (پیا) ہے۔ اس کا آتما ترپت (سیر) ہو جاتا ہے وہ اندریوں کو بس میں کر کے ہمیشہ ایک سا رہتا ہے۔ سونا اور مٹی۔ شتر و اور متر۔ دھرمی اور پاپی واقف اور نا واقف۔ سبکو ایک نظر سے دیکھے کسی سے راگ دویش نہ کرے۔ یہ سب لکشن پورن یوگ کے ہیں یوگی آتما سے میل رکھے بیخوف ہے پرماند روپ ہے کسی کی آشا نہ رکھے مایا موہ سے رہت ہو۔ تو یوم پد پاتا ہے اور جو اس سے زیادہ یوگ آرودھ ہوا چاہے وہ اس طرح کرے کہ وہ پہلے تو کسی ایکانت جگہ میں چار انگل اونچی تھڑی (چبوترہ) بنائے جس میں کنکر۔ ٹوٹا یا ٹیہ وغیرہ نہ ہو اور وہ ہر طرف سے برابر ہو اسپر گئو کے گوبر کا چوکا دے کر کُشا بچھا دے۔ کُشا پر مرگ چھالا بچھاوے اُس کے اُوپر کپاس کا دُھلا ہوا سفید کپڑا ڈالے پھر ایسے پوتر اور کھلے آسن پر چوکڑی مار کر بیٹھے گردن سیدھی رکھے من کو نشچل کرے۔ نیتروں کو ناسکا (ناک) اگر بھاگ (اگلا حصہ) پر جماوے اور کسی طرف کو نہ دیکھے آتما کو پرماتما میں لین کرے کسی سے ڈرے نہیں۔ ویرج کو گرنے نہ دے من کا سنجم کر۔ اُس کا نشچہ میرے میں لگا دے اس طرح سے سادھا ہوا یوگ پرم شانت پد یعنی نروان پدوی کو دینے والا ہے اور بھی بات سُن۔ کھانا اتنا کھائے جو شریر کی رکھشا کیلئے ضروری ہو۔ زیادہ کھانے یا نراہار (بھوکا) رہنے سے یوگ نہیں ہو سکتا آہار یکتی کا رکھے ایک دو گراس (لقمے) کی بھوک رکھ کر کھائے تا کہ سانس

آسانی سے چلتا رہے۔

شعر

نہ کھا اس قدر کہ بنے جان کو ٭ نہ رہ بھوکا ہی کہ تجے پران کو

ہر حال میں لازمی اعتدال عقلمندوں کی ہے۔ یہی ایک چال اور مست ہاتھی کی طرح مند مند رہولے ہولے) چلے جوتا بھی نہ پہنے اور پرتھوی کی طرف دیکھ دیکھ کر چلے تاکہ کوئی جیو جنتو کانٹا کنکر پاؤں میں نہ آجائے۔ اپوتر (ناپاک) جگہ پر قدم نہ دھرے۔ شعر۔ دیکھ کر چل تا کچل جائے نہ چیونٹی راہ میں۔ آدمی کو بے زبانوں سے بھی الفت چاہئے یا ساری رات جاگنے یا ساری رات سونے سے بھی یوگ نہیں ہو سکتا اعتدال ہر بات میں مدنظر رہنا چاہئے۔ یوگی کو چاہئے کہ پہلی اور پچھلی رات جاگے باقی رات سوئے جو ایسی جگتی سے یوگ کرے اسکو یوگ پراپت ہوتا ہے اس جگتی کیساتھ یوگ کرنے سے کوئی دکھ اور روگ نہیں اپجتا اس یوگ کا نام دکھ ناش یوگ ہے جب ایسے یوگی کا من آتما سے جڑ جائے پھر اس کے من میں کوئی خواہش نہیں رہتی۔ اسکو یوگ مکت کہتے ہیں۔ یوگی کو ایکانت میں بیٹھنا کیوں کہا ہے اس کا درشٹانت سن۔ جیسے اگر چراغ کو بہت ہوا لگنے کی جگہ رکھ دیں تو اس کی روشنی ہوا کے بیگ سے قائم نہیں رہتی۔ ڈگمگاتی رہتی ہے اور اکثر اوقات بجھ جاتی ہے لیکن اگر اس کو ایسی جگہ رکھیں جہاں ہوا کا گذر کم ہو تو اس کی روشنی تیز اور قائم ہوتی ہے۔ اسی طرح جب جوگی ایکانت میں بیٹھ کر بجھے جپتا ہے تو اس کا چت نہچل رہتا ہے اور اسے آتما کا درشن ہوتا ہے۔ آتما کا درشن کرکے اسے بڑا آنند ملتا ہے۔ کیونکہ آتما کے درشن کا سکھ انبانتی ہے۔ اس سکھ کو بدھی جانتی ہے۔ وہ سکھ بدھی گوچر ہی ہے۔ اندریاں اس

سُکھ کو نہیں جانتیں اِس کارن سے اِس سُکھ کا نام اتی اِیندری سُکھ ہے جسکو پاکر یوگی اس سے آگے اور کسی سُکھ کا لابھ نہیں مانتا۔ یہ سُکھ پاکر یوگی کو کسی بھاری بیماری شستر سے کاٹے جانے اور اگنی میں جلنے کا بھی دُکھ نہیں لگتا جس کی مثال پرہلاد چرتر سے ملتی ہے۔ پرہلاد کو ہرناکش نے کئی پرکار کے دُکھ دیئے۔ لیکن اُسکو کشٹ نہیں ہوا۔

شعر

جس نے یہ سُکھ پالیا ہے اُسنے دُکھ جانا نہیں ÷ پرہلاد نے ظالم پدر کو کچھ بھی پہچانا نہیں
پربتوں سے وہ گرایا آگ میں بٹھلا دیا ÷ وار کو شمشیر کے بھی اُس نے کچھ مانا نہیں
ایسا سُکھ پانے کیلئے جس سے سب دُکھ دور ہوں ÷ یتن ارجن نہ کریگا پھر تو تو داتا نہیں

ایسا سُکھ ندھان یوگ سنسار سے برکت ہو کر ضرور کیجئے دیر نہ کیجئے۔ سب کامناؤں کو بسار کر اندریوں کو بس میں کر کے یوگ کیجے۔ رفتہ رفتہ من کو بُدھی سے پکڑ کر آتما میں نشچل رکھے اور کسی طرف دھیان نہ کرے یہ من چنچل ہے اگر کسی اور طرف چلا جائے تو اُدھر سے ہٹا کر آتما کا دھیان کرے۔ جب من آتما کے ساتھ جُڑ جائے تو یوگی پرم شانت کا پرم اُتم سُکھ پاتا ہے اُس کے تینوں گن کٹ جاتے ہیں۔ نرمل نرپاپ ہو کر برہم کا برہم ہو جاتا ہے۔ مایا کا پرپنچ کپٹ اُس سے دُور ہو جاتا ہے اس پرکار جس نے جوگ پایا ہے اور من کو نسچل کیا ہے ایسا یوگی نرپاپ اور نرمل ہو جاتا ہے۔ سب بھوت اُس کی درشٹی میں آسے اس طرح جو اپنے آتما کا مِتر ہے اُسکو برہم درشٹ پراپت ہوتی ہے اپنے میں بھی مجھے ہی دیکھتا ہے وہ سب میں مجھ آتما برہم کو پاتا ہے اور سب بھوت

پرانی مجھ بیراٹ سروپ پر اسے بیٹھے دکھائی دیتے ہیں۔ جس کی درشٹی ایسی ہو جاتی ہے وہ مجھ سے اور میں اُس سے جدا نہیں۔ ایک روپ ہیں۔ سب بھوت پرانیوں میں بیاپک جان کر جو میرا بھجن کرتا ہے اُسکو پھر جنم نہیں ہوتا وہ میرے میں ملجاتا ہے۔ میں سب میں بیاپک ہوں اس لئے میرا بھجن کیسا ہو۔ ارجن سُن جیسا دُکھ سُکھ اپنی آتما کو معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ہی دوسرے کا جانے یہ جان کر کسی کو نہ دکھاوے سب کا سکھدائیک متر رہے۔ میرے مت میں وہ یوگی تمام یوگیوں سے سرشیٹ ہے۔

شعر

سنسار کو سُکھدائی ہونا جس نے جانا ہے کرم ✤ سیوا ہر دُکھیا کی کرنا جس نے مانا ہے دھرم
اس لوک میں کوئی شخص بھی اُس سے بہتر ہے نہیں ✤ نظر میں میری کوئی یوگی بھی بہتر ہے نہیں

دوہا

سیوا سب کی جو کرے سکو سُکھ پہنچائے ✤ ارجن اُس کی کیرتی مجھ سے کہی نہ جائے
جتنے یوگی ہیں کہے سب میں وہ سردار ✤ میری کرپا سے ہوئیگا او شیہ جگت سے پار

ارجن نے پوچھا کہ ہے مدھوسودن جی۔ تم نے جو کرپا کر کے مجھے اس یوگ کا اپدیش کیا ہے یہ یوگ مجھ میں نہیں اور نہ میں ایسا یوگ کر ہی سکتا ہوں یہ من بڑا چنچل ہے اور مست ہاتھی کی طرح بلوان ہے۔ ہوا کو پکڑ سکتا ہوں لیکن من کا بیگ پکڑنا مجھے بہت مشکل معلوم ہوتا ہے شری کرشن جی نے جواب دیا۔ اے مہابا ہو ارجن نسندیہہ بیشک من ایسا ہی چنچل ہے۔ پکڑا نہیں جاتا لیکن اس کے پکڑنے کے دو اُپائے ہیں۔ جس سے یہ نہچل (نہ چلنے والا) ہو جاتا ہے

اول میرے ساتھ پریت کرنا۔ دوم سنسار کے وگیان سے بیراگ کرنا یہ دونوں اُپائے اس کے پکڑنے کے ہیں۔ جو مجھ سے پریت نہیں کرتے اور سنسار کے وگیان (علم) سے مُنہ نہیں موڑتے۔ اُن کو یوگ پانا دُرلبھ (مشکل) ہے۔ وہ مجھے نہیں پراپت ہو سکتے۔ جس نے ابھیاس کر کے میرے ساتھ من کو نہیں جوڑا اُسکو یوگ نصیب نہیں ہوتا ابھیاس کا مطلب یہ ہے کہ من کی سب چنتونا دُور کر کے بدھی سے من کو پکڑ کر مجھے سمرن کرے اور ویراگ کا ارتھ یہ ہے کہ سوائے بھگوان کے اور کسی کو نہ جانکر تپسیا کرے۔ جس نے ویراگ اور ابھیاس دونوں اُپائے نہیں کئے اُنہیں یوگ پدوی کا پانا مشکل ہے اور جس نے اِن دونوں اُپاؤں سے من کو میرے ساتھ جوڑ لیا اُنہیں یوگ پانا آسان ہے۔ ارجن پوچھتا ہے کہ ہے مہاپربھو۔ جنہوں نے تمہارے ساتھ من کو جوڑ لیا ہے اور مرتے وقت اُس کی شردھا اور پریت آپ کی طرف سے ہٹ کر کسی اور طرف چلی جاتی ہے سو وہ جوگی تو سدھ اوستھا کو پراپت نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کس گتی کو پراپت ہوتا ہے وہ تمہارے یوگ سے بھرشٹ ہوا یا نہیں۔ اُس کی ساری سدھی نشپھل ہو گئی۔ یا اُس کی کچھ گت بھی ہوئی۔ جیسے بادل برسنے کیلئے اُمڈ کر آتا ہے اور کسی طرف سے جھکڑ ہوا آکر اس بادل کو اُڑا کر اِدھر اُدھر لے جاتی ہے اور بارش نہیں ہوتی۔ اب یہ فرمائیے کہ اُس بادل کی طرح اُس یوگی کا یوگ نشٹ ہی ہو جاتا ہے یا اُس کی کچھ گت بھی ہوتی ہے۔ جو انت سمے آپ کے یوگ سے نہیں جُڑا۔ . . . . اور آپ کے برہم پد بیکنٹھ مارگ سے وہ مُوڑھ اندھ ہو گیا ہے۔ سری کرشن جی اُس کی گتی کہئے۔ میرے من کا یہ سنشے

کرپا کر کے ہٹا یئے۔ آپ کے سوائے سنشے نِورت کرنیوالا کوئی نہیں۔ شری کرشن جی نے جواب دیا۔ ارجن اس جوگی کا جوگ تو ناش ہوا مت جان۔ اے ارجن جس نے ایک بار میرا نام لیا اور مجھے نمسکار کیا۔ جیسے کہ میں سدا ست سروپ اناشی آنند مورت پرم کلیان والا ہوں۔ ایسا ہی میرے بھجن کا پھل ہے اب یوگی کا من جو دیہہ چھوٹنے کے وقت کسی اور بات میں جاتا ہے اُسکی گتی سُن جس سُورگ پانے کیلئے منش یگیہ بڑے بڑے دان اور تپ کرتے ہیں۔ وہی سُورگ یوگی کیلئے ڈانڈ ہے۔ کیونکہ یوگی تو نِروان پد کے ابھلاشی ہوتے ہیں۔ پس ایسے یوگی جنہوں نے اپنی زندگی میں تو یوگ سادھن کیا۔ لیکن مرنے وقت اُس کی چت برتی کسی اور طرف چلی گئی۔ سُورگ میں جاتے ہیں۔ اب سورگ کا برتانت سُن وہاں دیوتا رہتے ہیں وہاں نہ کوئی کسی کی استری ہے اور نہ کوئی کسی کا بھرتا ہے وہاں اپسرائیں بھوگنے کو ہیں جن کے بدن سے خوشبوئیں آتی ہیں اور دیہ گندھرب وہاں گاتے ہیں کھانے کو امرت بھوجن اور سُونگھنے کو پارجات کے پھول اور پہننے کو طرح طرح کے دیبہ بستر ہیں اور انیک پرکار کے دیبہ بھوگ ہیں وہاں یوگ بھرشٹ یوگی جب سب بھوگ بھوگ کر سیر ہو جاتا ہے تب ان بھوگوں سے اُس کا جی وِرکت ہو جاتا ہے تب سُورگ تیاگ کر پھر سنسار میں منشیہ جنم لیتا ہے یا تو برہمن کے پوتر کل میں جنم لیتا ہے۔ یا دھنوان اور روپوان کھشتری کل میں پیدا ہوتا ہے۔ جس نے تھوڑے دن یوگ سادھن کیا ہے۔ پھر جنم لیکر وہ سادھنا اُس کے من میں پھر اپجتی ہے۔ جیسے کوئی کام کرتے کرتے سو جائے۔ جاگ کر پھر کرنے لگے۔ اسی طرح اُس کے من میں یوگ اُٹھتا ہے اور وہ پھر میرے

ساتھ جُڑ کر میرے پرمانند انباشنی پد میں لین ہو جاتا ہے۔ جس نے بہت دن یوگ سادھنا کی اور مرتے وقت بھی یوگ اُس کے من سے نہ گیا اُس کا بڑا نانت سُن وہ یوگی سُورگ کے سکھوں کو بھوگ کر پھر منش لوک میں بدھوان یوگیشور برہمن کے گھر میں (جو میری مہما کو جاننے والا ہو) جنم لیتا ہے ایسے یوگیشور کے جنم پانا درلبھ ہے وہاں جنم لیکر جو کچھ پورب (پہلے) جنم میں یوگ ابھیاس کیا تھا اُس کی بدولت یتن سے بنا ہی اُسے وہی ابھیاس ہو جاتا ہے۔ پچھلے جنم کی ہی بُدّھی اُسے پراپت ہوتی ہے اے کُنتی نندن ارجن وہی یوگ ابھیاس اُس کے من میں جاگ اُٹھتا ہے۔ سو وہ یوگی شبد برہم میں جو ویدوں کا نت ہے اُس میں میری مہما کو جان کر پارگامی ہو جاتا ہے اور بغیر کوشش کے ہی مجھے ملجاتا ہے اور سب پاپوں کو کاٹ کر میرے یوگ کی سدّھی کو پراپت کر لیتا ہے اے ارجن یوگی بھی تین پرکار کے ہیں (۱) تپ یوگی تپسیا کی بات سنا رہوں ادھیائے میں کہونگا (۲) گیان یوگی جو تپ یوگی سے سریشٹ ہوتا ہے (۳) کرم یوگی جس کا آتما پریت کیساتھ مجھ میں مگن ہوا ہے۔ اور نت نیم شردھا سے میری پوجا کرتا ہے اور میرے سمرن بنا اپنا کوئی سانس ضائع نہیں کرتا۔ میرے ابربت نام کا جو سمرن کرتا ہے۔ ایسے یوگی کو میں سب یوگیوں سے سریشٹ اور پیارا جانتا ہوں اِتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھد سو برہم ودیا جوک شاستر شری کرشن ارجن سنباد ے۔ اُتم سنجم جوگو نام کھشٹم ادھیائے سمپورنم۔

———

چھٹویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن کہتے ہیں کہ اے لچھمی۔ چھٹے ادھیائے کا مہاتم سن۔ گوداوری ندی کے کنارے ایک نگر ہے۔ وہاں کا راجہ جان سرتنا نامی بڑا دہرماتما تھا دہرم ارتھ کام موکش کا سادھک تھا۔ اس کی پرجا بھی دہرماتما تھی۔ اور راجہ کی استتی کیا کرتی تھی۔ ایکدن اس نگر میں ہنس اڑتے اڑتے آ نکلے۔ ان میں سے ایک تو بیٹھتے ہی اڑ گیا۔ نگر کے پنڈتوں نے اسکو کہا۔ ہنس تو اتنی جلدی کیوں اڑ چلا گیا تو راجہ جان سرتنا سے پہلے ہی سورگ میں چلا جائیگا۔ تب ان ہنسوں کے سردار نے کہا۔ اس راجہ سے بھی سریشٹ ایک رئیک منی نام رکھیشر ہے وہ بیکنٹھ کا ادھکاری ہو ویگا۔ بیکنٹھ کا درجہ سورگ سے بھی اونچا ہے راجہ یہ بات سنکر سوچنے لگا۔ کہ اس کے پن مجھ سے بڑے ہونگے جس کی ہنس بڑائی کرتے ہیں بہتر ہو کہ میں بھی اس رشی کے درشن کروں۔ یہ سوچکر اس نے رتھ منگوایا اس میں سوار ہو کاشی جی پہنچا۔ گنگا اشنان کیا دان دیا شیوجی کے درشن کئے لوگوں سے رئیک منی کا پتہ پوچھا لوگوں نے جوابدیا کہ یہاں کوئی رکھیشر اس نام کا نہیں دکھشن دشا گیا پشچم دشا گیا۔ تیرتھ دان کیا۔ یہاں بھی کوئی پتہ نہ ملا۔ بدری ناتھ بھی پہنچا۔ یہاں سے آگے راجہ کا رتھ چلنے سے رک گیا۔ راجہ سوچنے لگا کہ میں نے تمام دہرتی کی پردکھشنا کی کہیں رتھ نہیں رکا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی دہرماتما رہتا ہے جس کے تیج کی وجہ سے رتھ نہیں چل سکتا راجہ رتھ سے اتر کر آگے چلا تو پہاڑ کی گپھا میں ایک انیت (ورگت) بیٹھا ہوا دیکھا اس کے تپ کا کانتی

سورج کی کرنوں کے سمان پرنیت ہوتا تھا۔ راجہ دیکھتے ہی کہنے لگا کہ یہی رُیک مُنی ہے راجہ نے ہاتھ جوڑ کر اُسکو نمسکار کیا اور بولا گوسائیں جی آپ کے درشن سے میری کلیان ہوئی۔ میرا جنم سپھل ہوا۔ میں کرتارتھ ہوگیا۔ رُیک مُنی نے اُس کا سنمان کر کے کہا کہ اے راجن۔ تو چار دھام کا پرشن ہارا۔ دھرم کا سادھن ہارا ہے۔ تو پنیہ آتما ہے۔ مان ہے راجہ کو اپنے پاس بٹھایا اور سیوک سے پھل پھول منگوا کر راجہ کو دیئے راجہ نے پرشن کیا کہ آپ کا ایسا تیج کس کرم کے پھل سے ہے مُنی نے جواب دیا۔ راجہ میں تو اتیت جٹا دھاری بھسم رمائے لنگوٹ دھاری ہوں میں نے کیا پنیہ کرنا ہے مایا بھی میرے پاس نہیں لیکن ایک بات ہے۔ نت ہی گیتا کے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ کرتا ہوں۔ گیچا میں اُسی کا اُجالا ہے اتنا سُنکر راجہ نے اپنے پتر کو بلا کر راج اُس کے حوالے کیا۔ اور آپ تیاگی بن گیا۔ رُیک مُنی سے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ کرنا سیکھا۔ اور وہیں رہ کر پاٹھ کرتا رہا۔ پاٹھ کرنے سے راجہ تترکال درشٹی ہوا۔ کچھ عرصہ اسی طرح گذار کر راجہ نے ایکدن پرانا یام کر کے دیہہ تیاگ دی۔ سورگ سے بمان آئے اور دونوں بیٹھ کر بیکنٹھ کو چلے گئے یہ چھٹے ادھیائے کے پاٹھ کا مہاتم ہے۔ جو تم نے سُنا۔ اِتی شری ستی الیشر سنبادے بھگوت گیتا مہاتمے چھٹا ادھیاء سمپورنم۔

ساتواں ادھیائے

شری بھگوانو واک

دوہا

چت لگو ہری چرنن پر بھو بھگتی کو پائے ✤ ایک ٹیک ڈولت نہیں یہہ دھ یوگ کمائے

اے ارجن میرے ہی آسرے جوگ کمائے۔ میرا آسرا کسے کہتے ہیں۔ یہ کہنا کہ ہے مہا
پربھو۔ تمہاری کرپا سے ہی میں تمہارا سمرن کر سکتا ہوں اور مجھے یوگ بل سکتا
ہے اس طرح میری کرپا جانکر جو میرے لئے یوگ سادہن کرتے ہیں۔ وہی
سِتھر (قائم المزاج) ہوتے ہیں انکو میرے یوگ سادہن کا پرساد یعنی وہ گیان
پراپت ہوتا ہے۔ جس کے جاننے سے اور کچھ جاننا انکو باقی نہیں رہتا جو پُرش
سنسار سے ورکت ہوتے ہیں۔ اُن میں سے کوئی ایک مکتی پد کو پراپت ہوتا ہے
اور جتنے مکت ہوتے ہیں اُن میں سے کوئی ایک میری مہما کے گیان کو پراپت ہوتا
ہے سو میں اپنی مہما تجھ سے کہتا ہوں۔ دہرتی۔ جل۔ اگنی۔ وایو۔ آکاش۔ من۔ بدّھی
اہنکار یہ آٹھوں پرکرتی کے پدارتھ ہیں۔ جو میری مایا سے اُپجے ہیں اور آتما
اِن سے بھی پرے ہے یہ آٹھوں شریر دھاری کے اندر بھی ہیں اور باہر بھی۔ یہ
کِس طرح سو سُن۔ شریر میں دہرتی کا انش (جزو) ماس۔ جل کا انش۔ لہو۔ وایو
کے انش پران۔ آگ کا انش اُدر (پیٹ) کی اگنی۔ اکاش کا انش پولا پن من بدّھی
اور اہنکار یہ میری مایا ہے اے مہا باہو ارجن اس میں نواں بھوت جیو ہے سارا
سنسار انہی کا بنا ہوا ہے۔ چوراسی لاکھ جونیاں بھی اِنکی ہی بنائی ہوئی ہیں۔
اور بات سُن۔ سب سنسار اور سنسار کے رچنے والی میری ہی مایا ہے۔ میں ہی
سبکو اُستھت کرتا ہوں۔ میں ہی پالن کرتا ہوں اور آزمائش بھی میں ہی کرتا ہوں
اور پھر سب سے نیارا ہوں۔ میں سب سے پرے ہوں۔ مجھ سے پرے کچھ نہیں
سب بھوت پرانی میرے ساتھ اسی طرح پروئے ہوئے ہیں۔ جس طرح دھاگے
میں مالا کے منکے پروئے ہوئے ہیں۔ ہے ارجن یہ کوئی نہ سمجھے کہ میرا جنم بسبدیو

اور دیو کی کے گھر میں ہوا ہے۔ میں ہی برہم ہوں۔ سب لوک کس طرح میرے آدھار ہیں اے کنتی نندن۔ سو سُن۔ سب دیہہ دہاری جل کے آشرے ہیں جل کا جیو رس ہے۔ جیسے دودھ میں گھی ہے۔ ایسے ہی جل میں رس ہے۔ سو جل پی کر دیہہ دھاری اُس کا رس لے کر جیتے ہیں۔ پس جل رس کے آدہار ہے اور وہ رس میرے آدہار ہے۔ سب لوگ چندرما اور سُورج کے آدہار ہیں۔ چندرما اور سُورج جوتی کے آدہار ہیں اور جوتی میرے آدھار ہے۔ برہما سے آدلے کر جتنے بھی بدیا پاٹھی ہیں سو سب وید کے آدہار ہیں۔ وید میری جہما کا امرت ہے ویدوں کا جیو اونکار ہے یعنی اونکار ویدوں کا آدھار ہے اور اونکار میرے آدہار ہے سب لوگ آکاش کے آدہار ہیں۔ آکاش کا جیو شبد ہے۔ سو میرے آدھار ہے سب منش بل کے آدہار ہیں۔ سو بل میرے آدہار ہے۔ سب لوک دہرتی کے آدہار ہیں دہرتی گندھ یعنی واسنا کے آدہار اور واسنا میرے آدہار ہے۔ سب لوگ اگنی کے آدہار ہیں۔ اگنی کا جیو تیج ہے۔ پس اگنی تیج کے آدہار اور وہ تیج میرے آدہار ہے کیونکہ سب بھُوت پرانیوں کا تیج میں ہوں اور جیون بھی میں ہوں اور تپسّوی تپسیا کے آدہار اور تپسیا میرے آدہار ہے۔ اے سر لشٹ ارجن سب بھُوت پرانیوں کا تیج تو مجھ کو جان۔ اور سناتن پران مجھ کو ہی مان۔ بُدّھی وانوں کی بُدھ اور تیجوانوں کا تیج بھی میں ہی ہوں نہ مجھے کسی لسنو کی واشنا ہے اور نہ کسی کیساتھ موہ ہے اپنے آنند سے آپ ہی پورن ہوں۔ اے بھارت واسیو میں سر لشٹ ارجن شبھ دہرم مارگ سے جو ہٹاتے والا کام ہے وہ بھی میں ہی ہوں۔ ست۔ رنج اور تم میں بھی میری ہی شکتی ہے۔ مجھ میں یہ تینوں گُن نہیں ہیں۔ اس قدر میں اُنسے

نیاراہوں۔ اور نرگن ہوں۔میری مایا نے سارا جگت موہ رکھا ہے اس مایا میں جو رہے ہوئے ہیں وہ مُوڑھ اندھ مجھ پرماتما انباشی کو نہیں پہچانتے۔

دوہا

ایسی مایا پربھو کی ترنی کٹھن اپار ÷ ایک دیو کی شرن ہو سو جن اُترے پار

ہے ارجن اور اُپائے میری مایا کے ترنے کا کوئی نہیں۔ جہا موڑھ پاپی جنہوں نے میری شرن نہیں لی اور مایا کے بھرم میں بہت بھولے ہوئے ہیں۔ ہے ارجن اُن کا گیان مایا نے ڈھانپ لیا ہے ویسے ہی اُن کے سوبھاؤ ہو رہے ہیں۔

ارجن اور سُن۔ چار پرکار کے جن میرا سمرن کرتے ہیں۔ ایک تو روگی (بیمار) روگ دُور کرنے کیلئے۔ دُوسرے وہ لوگ جو گیان پانے کیلئے میرا سمرن کرتے ہیں تیسرے ارتھ بند ہو (مطلب پرست اہل غرض) پتر یا دھن پانے کیلئے مجھے سمرتے ہیں۔ چوتھے گیانی ان سب میں گیانی سرشٹ ہیں۔ گیانی کیوں سرشٹ ہیں یہ سُن۔

دوہا

ستیہ سروپ سوامی پربھو انباشی سدا انت ÷ شکھ داتا دُکھ ہرن پربھ ایسا کہلا کنت

انتریامی نیائی پربھو سب جگ پالنہار ÷ سکل وشو ہے بس رہا اُسکے ہی آدھار

ایسا مجھ کو جان کر کرے جو میرا دھیان ÷ وہ گیانی بہہ سرشٹ ہے ارجن یہ تو جان

گیانی مجھ کو بہت پیارا ہے اور میں گیانی کو بہت پیارا ہوں لیکن جو روگی وغیرہ بھی مجھے سمرتے ہیں اُن کو بھی بُرا مت جان۔ وہ بھی بڑے سرشٹ ہیں اُدار ہیں جو مجھ ایشور کو سمرتے ہیں۔ لیکن گیانی پُرش میری آتما ہے۔ کیونکہ گیانیوں نے صرف میرے ہی چرن کملوں میں دِرڑھ نشچے کر کے پریت لگائی ہے اور مجھے

سب سے اُتم اور سرشریشٹ جاتا ہے۔ اے ارجن بہت سے جنموں میں بھجن اور یوگ سادہن کرنے سے اُن کی بُدھی نرمل ہو جاتی ہے۔ تب اُنہیں میرے جاننے کا گیان ہوتا ہے اُن کو سب میں واسدیو (کرشن) ہی دکھائی دیتا ہے۔ وہ گیانی مہاپرش مہنت کہلاتے ہیں۔ مگر ایسے گیانی سنسار میں دُرلبھ (کمیاب مشکل سے ملنے والے) ہیں۔ جو جھ کو تیاگ کر منش اور دیوتا کی پوجا کرتے ہیں اُنکی بات سُن۔ اُن کا گیان ڈھنکا ہوا ہے کامنا پانے (مطلب حاصل کرنے) کیلئے اور دیوتا کو پوجتے ہیں میں ہی اُن کے ہردے میں بیٹھ کر اُنکی وِرڑھ شردھا اُس دیوتا میں لگاتا ہوں میں ہی اُس دیوتا بِکھے انتریامی ہو کر دیوتا سے اُنکی مرادیں پوری کراتا ہوں یعنی دِردلاتا ہوں مگر دیوتاؤں کا دیا ہوا اور ہمیشہ نہیں رہتا ناش ہونیوالا ہے تھوڑی بُدھی والے ہی دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اب ارجن اور نرنے کی بات سُن۔ دیوتاؤں کے پُوجنے والے دیولوک میں جاتے ہیں اور میرے بھگت میرے پرمانند اناشی پد کو جا پراپت ہوتے ہیں۔ اب میری بات سُن۔ کہ میں کیسا ہوں۔ اناشی ہوں۔ ایکانتی ہوں۔ نہ مجھے کسی نے پرگٹ کیا ہے نہ جانا ہے نہ کسی نے مجھے سنوارا ہے۔ میں اپنی کلا سے آپ ہی پورن ہوں۔ دربُدھی بے عقل لوگ مجھے کسی سے پرگٹ ہوا سمجھتے ہیں۔ وہ میرے پرتاب کو نہیں جانتے کہ میں کیسا ہوں۔

شعر

ہے جس نے سارے وِشو کو دھارن کیا ہُوا ❊ وہ ہے ہر ایک وستو کے اندر رما ہُوا

ملتا نہیں ہوں اس لئے اگیانیوں کو میں ❊ اگیان کا ہے آنکھ پہ پردہ پڑا ہوا

دوہا

اتی اُتم وہ اُچیّہ پربھو نس سمان نہیں کو ✤ نرمل نشچل اتی اگم یہ پرتاپ پربھو ہو

اے ارجن مجھ سے سریشٹ اور اُتم اور اگم کوئی نہیں ہے۔ منش بیچارے اس بات کو کیا جانیں۔ اُن کا گیان میری جوگ مایا سے اچھاوا (ڈھکا) ہوا ہے۔ سو مایا پرکاش نہیں ہونے دیتی۔ اس مایا میں موہے ہوئے موڑھ لوگ۔ مجھ اُتم انباشی جنم مرن سے رہت کو نہیں پہچانتے۔ اے ارجن ویدوں میں میرا ایک نام چیتنیہ پُرش آیا ہے اُس کا ارتھ سُن۔ برہما سے لیکر چیونٹی تک سب بھوت پرانیوں کو جو پہلے ہو چکے اب ہیں اور آگے کو ہونگے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھ کو کوئی نہیں جانتا صرف تو ہی جانتا ہے وہ اس لئے مجھے نہیں جانتے۔ کہ اُن کی کامنا اندریوں کے بھوگوں میں لگی رہتی ہے اچھی چیز پاکر سُکھی اور بُری چیز ملنے سے دُکھی ہوتے ہیں ہرکھ شوک کلاہ کلیش اُنکو بیاپے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کارن وہ مجھے نہیں پہچانتے۔ موڑھ ہونے کے سبب سے وہ باربار جنمتے اور مرتے ہیں۔ اور جن کے پاپ کاٹے گئے ہیں ایسے پُنیہ کرمی پُنیہ آتما سنسار کے ہرکھ شوک کلاہ کلیش سے مُکت ہوکر وِرڑھ نشچے سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ میرا ہی آشرا لیتے ہیں۔ اُنہیں میرے بھجن اور گیان کا کیا پھل ملتا ہے سو سُن۔ وہ بڑھاپے اور جنم مرن کے بندھن سے آزاد ہو جاتے ہیں اُن کے من میں میرے جاننے کا گیان اُپجتا ہے وہ مجھے برہم اور ادھیتم جانتے ہیں مجھے ہی ادھیاتم دیو جانتے ہیں ایسا مجھے جانکر اپنے انت سمے (مرتے سمے) منکو مجھ میں نشچل کرکے میرا سمرن کرتے ہیں اس طرح دیہہ تیاگ کر وہ پرانی پرمانند انباشی پد کو جا پراپت ہوتے ہیں اِتی شری بھگوت گیتا سوپ نشد برہم ودیا یوگ شاستر کے

سری کرشن ارجن سنبادے پرکرتی بھید نام سپتمو ادھیائے سمپورنم۔

ساتویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن لکشمی سے کہتے ہیں۔ کہ اب ساتویں ادھیاء کا مہاتم سُن ایک پٹل نامی نگر ہے۔ اس میں ایک ویش سنکو کرن نام رہتا تھا۔ وہ بیوپار کرنے کے لئے کہیں باہر گیا۔ راستے میں سانپ کے کاٹنے سے وہ مرگیا۔ اس کے ساتھی اس کا واہ کرم کرکے آگے چلے۔ جب واپس آئے تو اس کے لڑکے نے پوچھا۔ میرا باپ کہاں ہے انہوں نے کہا۔ وہ سانپ کے کاٹنے سے مرگیا اور یہ پدارتھ تیرے پتا کا ہے اس کی گت کرا۔ کیونکہ وہ اگت مرا ہے اس کے لڑکے نے یہ بات برہمنوں کو پوچھی تو انہوں نے کہا کہ نارائنی بل کراؤ۔ ارد کے آٹے کا پتلا بنا کر پنڈ توں کی بتائی ہوئی بدھی کے انوسار اس نے بڑا یگیہ کیا۔ بہت برہمن جنوائے۔ شرادھ پنڈ پتل کی باقی دربیہ جو رہا وہ چاروں بھائیوں نے بانٹ لیا ایک لڑکے نے کہا کہ جس سانپ نے میرے پتا کو ڈسا ہے میں اسکو مارونگا پس اسنے بیوپاریوں سے کہا۔ کہ مجھے وہ جگہ بتاؤ جہاں سانپ نے میرے باپ کو کاٹا ہے انہوں نے ساتھ جاکر لڑکے کو وہ جگہ دکھلائی۔ وہ اس جگہ کو کھودنے لگا۔ جب بڑا سوراخ ہوگیا تو وہاں سے ایک سانپ نکلا اور لڑکے سے بولا کہ تو میری جگہ کیوں خراب کرتا ہے۔ لڑکا بولا۔ میں سنکو کرن کا بیٹا ہوں جس سانپ کے کاٹنے سے میرا باپ مرا ہے میں اسکو ضرور مارونگا۔ تب سانپ بولا کہ میں ہی سنکو کرن ہوں۔ تو میرا پتر ہے تو مجھ کو اس ادہم دیہی سے چھڑا۔ مجھ کو مارنے۔ میرے پچھلے جنم کا کرم تھا۔ سو بھوگ رہا ہوں تب

لڑکا بولا۔ کہ ہے پتا جی کوئی جتن تباؤ جس سے تمہارا کلیان ہو۔ اور مکتی پراپت ہو
تب سانپ بولا۔ کہ ہے پُتر کسی گیتا پاٹھی برہمن کو گھر میں بھوجن کھلاؤ اور سیوا
کر کے آشیرباد لو۔ تو میرا کلیان ہوگا۔ لڑکے نے گھر آکر اپنی استری کو یہ حال
سُنایا۔ اُس نے کہا۔ اگر ساد ہو برہمن کی سیوا کرنے سے تمہارے پتا کا اُدھار ہو
تو جلدی کرو۔ پھر سب گیتا کے پاٹھ کرنیوالے برہمن بُلائے اُن سے پاٹھ کروایا
اُن کو بھوجن کھلا کر تن من سے پرسن کیا۔ اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کی کہ اے مہا
پرشو آشیرباد دو۔ تاکہ میرا پتا ادہم دیہہ سے چھوٹے تب سادہو اور برہمنوں نے
ملکر آشیرباد دیا۔ اُسیوقت سنکو کرن ادہم دیہی سے چھوٹ کر لڑکے کا دھنباد
کرتا ہُوا بیکنٹھ دھام کو چلا گیا۔ اے لکھشمی جو بھی ساتویں ادھیائے کا مہاتم پڑھے
اور سُنیگا مکت پاویگا۔ اِتی شری ستی الیشر سنبادے گیتا پاٹھ مہاتم ستتم ادھیائے سمپورنم

آٹھواں ادھیاء

سری کرشن جی کے یہ بچن سُنکر ارجن نے پرشن کیا کہ اے پرشوتم۔ آپ کے
بھگت آپکو کئی ناموں مثلاً برہم۔ ادھیاتم۔ کرم۔ اُوبھت ادویت اور ادھیکش
نام سے کیوں سمرتے ہیں ان ناموں کے ارتھ کر پا پوربک جُدا جُدا بتلایئے اور
یہ بھی فرمایئے کہ پران تیاگتے وقت آپ کو اِن ناموں سے یاد کرنے والے بھگت
کی کیا گتی ہوتی ہے۔ سری کرشن جی نے جواب دیا کہ میں سب سے نیارا اور انباشی
ہوں اسلئے میرا نام برہم ہے مجھے اپنے بل سے ہی بل ہے اپنے پرتاپ کا ہی پرتاپ
ہے اپنے گیان سے ہی گیان ہے۔ میں پرتاپ۔ گیان اور بل کے لئے کسی

کا محتاج نہیں لیکن سب بھوت پرانی میرے بل۔ پرتاپ اور گیان کا ہی آشرا لے کر بلوان۔ پرتاپی اور گیانی ہوتے ہیں۔ سب آتماؤں کا ادھکاری۔ ٹھاکر اور پربھو میں ہی ہوں اس لئے میرا نام ادھیاتم ہے سب بھوت پرانیوں کا پیدا کرنیوالا میں ہی ہوں اور جیسا جس کی کرم ریکھا ہیں اُس کے کرم انوسار لکھ دیتا ہوں ویسا ہی اُسے پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے کرم کہتے ہیں۔ پانچ بھوت۔ جو جل۔ تیج۔ وائیو۔ پرتھوی اور آکاش ہیں۔ میں اُنکو انباشی (کبھی ناش نہ ہونے والا) بنایا ہے۔ اس لئے میں ادھبت ہوں۔ جو کچھ ہونہار ہے یعنی آگے کو ہونے والا ہو۔ اُس کا مالک بھی میں ہی ہوں اس لئے ادوئت ہوں منش جو یگیہ دیوتاؤں کیلئے اور شرادھ وغیرہ پتروں کیلئے کرتے ہیں۔ ہر ایک کرم میں سب سے پہلے میرا ہی پوجن ہوتا ہے اس وجہ سے مجھے ادھیکش کہا ہے اور میرا ایک نام دیہہ بھرتا بھر ہے۔ یہ اس کارن سے ہے کہ سب دیہہ دھاریوں میں سے کسی کی دیہہ بھی میرے جیسی سُندر اور بلوان نہیں۔ دیہہ دھاری تو ایک طرف رہے۔ میرے سب اوتاروں میں یہ اوتار جہاں سرلشٹ ہے اسی لئے میرا نام بھرتا بھر ہے مرنے کے وقت جو پرانی مجھے ایسا جان کر میرا سمرن کرتے ہیں ارجن نسندیہہ (بلا شک وشبہ) وہ میرے انباشی پد کو جا کر پراپت ہوتے ہیں۔ دیہہ تیاگنے کے سمے جیو جس کا سمرن کرتے ہیں وہ اُسکو ہی جا پراپت ہوتے ہیں۔ اس لئے تو ہر وقت میرا ہی سمرن اور بھجن کر۔ کیونکہ یہ دیہہ چھن بھنگر (پل میں ناش ہونے والی) نہ جانے کس وقت چھوٹ جائے

دوہا

سوانس سوانس پر نام جپ بر تھا جنم مت کھو ❊ کو جانے اس سانس کا آون ہو یا نہ ہو

جانکی پونجی سانس ہے چھن آوے چھن جائے ❖ نا سے ایسا چاہیئے رہے نام لو لائے
جو جنا ہے وہ مرے نشچے من میں جان ❖ پر وہ جانے یہ نہیں کب چھوٹینگے پران
چھن بھر میرے دھیان کو من سے نہ بسرائے ❖ نہیں جانے کہ کس گھڑی کال سندیسہ آئے

شعر

ذرا مت بھول اے غافل کہ دم کا کیا ٹھکانا ہے ❖ نکل جب یہ گیا تن سے تو سب اپنا بیگانہ ہے
پھنسا موہ لوبھ میں اتنا کہ سوامی کو بھلا بیٹھا ❖ ارے نادان تیرے ساتھ کسی نے بھی نہ جانا ہے
نہ کوئی بھائی ہے اپنا نہ کوئی آشنا اپنا ❖ بخوبی غور کر دیکھا تو مطلب کا زمانہ ہے
سدا رہ یاد میں پربھ کی اگر اپنا بھلا چاہے ❖ سمے جب انت کا آوے اسی نے کام آنا ہے

مجھ میں نشچل چیت کو رکھ تو مجھے پاویگا۔ اس میں سنشا نہیں ہے۔ اے ارجن ہر وقت چیت لگا کر سوانس سوانس سے میرا سمرنا ابھیاس یوگ کا لکھشن ہے۔ میرے اندر چیت لگانا اور مجھے جہاں ایشور پورن پربھو جان کر میرا دھیان کرنا میرے ملنے کا اپاؤ (ترکیب) ہے۔ میں پرم پرش۔ کام روپ۔ سب کو جاننے والا سب سے آدی (پہلے) اور الکھ ہوں میری آگیا سب پر ہے۔ لیکن مجھ پر کسی کی حکومت نہیں سوکھشم سے اتی سوکھشم ہوں سب کو اپنت کرتا ہوں۔ اچنت ہوں پربین ہوں۔ سب کی جاننے والا ہوں اچنت روپ ہوں۔ تیجروپ ہو کر سورج میں براجمان ہوں اگیان اندھکار سے پرے ہوں پار برہم ہوں۔ اگر یوگی مرتے وقت اپنی اچھیا کو مجھ میں ہی نشچل کر کے پران وایو کو ترکٹی سے بھلی بھانت ٹھہرائے اور مجھ پرم پرش کیساتھ شردھا جوڑ کر پران تیاگے۔ تو اوشیہ (ضرور ہی) وہ میرے اناشی پد میں جا کر پراپت ہوتا ہے پرم پرش کے پانے کے نمت برہمچاری برہمچریہ رکھتے ہیں۔ ایک اور

یوگی ہیں۔ جو دیہہ کے نو ہی دروازوں (دو آنکھ۔ دو کان۔ ایک مُنہ۔ ناک ناف
ل اندری۔ موتر اندری) کو سنجم کے ساتھ موند کر من کو ہردے کیساتھ نشچل کرتے
ہیں اور پران پَون کو روک کر مستک میں لے آتے ہیں۔ اور میرے اوم برہم نام کا
ہردے میں سمرن اور جاپ کر دیہہ تیاگتے ہیں۔ وہ میرے پرم آنند پد کو پاتے
ہیں اب میرے پریمی بھگتوں کا برتانت سُن۔ جو من کی چنچلتا مجھ میں رکھ کر
چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے رادھا کرشن۔ ہرے رام۔ بھگوان۔ اوم۔ پار برہم پرماتما
پرمیشور۔ باسدیو۔ پشلیھر آدی ناموں کا جاپ کرتے ہیں۔ ایسے جو نت یوگ میرے
ساتھ جوڑتے ہیں وہ مجھے آسانی سے پا لیتے ہیں اور دیہہ تیاگ کر میرے پرم دھام
میں چلے جاتے ہیں اور مجھے پراپت ہوتے ہیں اور پرم سدھ جہاں پُرش کھ
روپی سنسار ساگر میں پھر جنم نہیں پاتے اے ارجن یہ جیو برہم لوک تک جا کر
پھر آتے ہیں اور جنم مرن پاتے ہیں۔ لیکن جن پُرشوں نے مجھے پا لیا ہے اور
میرے پرم پد میں آ گئے اُن کا جنم مرن پھر نہیں ہوتا۔ اب ارجن جن پُرشوں نے
میرا مہاتم سُنا ہے اُنکی بات سُن۔ کیسے ہیں یہ چاروں جُگ ست یگ۔ ترتیا۔ دواپر
کلی یُگ جب ہزار مرتبہ برت چکے ہیں تب برہما کا ایکدن ہوتا ہے۔ ہزار مرتبہ
پھر بیتنے پر برہم راتری (برہما کی ایک رات) اب ان یُگوں کی میعاد سُن۔ سترہ
لاکھ اٹھائیس ہزار سال کا ست یُگ بارہ لاکھ چھیانوے ہزار برس کا ترتیا آٹھ
لاکھ چونسٹھ ہزار برس کا دواپر۔ اور چار لاکھ بتیس ہزار برس کا کلی یُگ۔ کُل
برس ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار۔ ان چاروں کے ہزار بار بیتنے پر برہما کا دن ہوتا ہے
مثل کیا انکی چار پہر کا دن ہے اور برہما کے لئے ہزار دفعہ چار یگوں کا دن لیکن

یہ سب ایک سمان ہیں۔ اپنی آیُو بھوگ کر برہما بھی نشٹ ہو جاتا ہے۔ مُنش بھی مرجاتے ہیں یہ سب ناش ہو جاتے ہیں۔ یہ سمجھ کر تو اپنا دِرڑھ نشچے میرے بیں کر۔ اور سُن۔ میرا جو ابگت سرُوپ ہے اُس کے دن میں سرشٹی اُپجتی ہے اور برہما کی رات میں میرے انباشی اُبگت سرُوپ میں سما جاتی ہے۔ میرا ابگت (جس کی گنتی نہ پائی جاسکے) سروپ سب سے پرے ہے۔ سناتن پوراتن ہے۔ سب کا ناش ہوتا ہے مگر اس کا نہیں ہوتا۔ میں پرم انباشی ہوں کسی نے مجھے پرگٹ (ظاہر) نہیں دیکھا اس لئے میرا نام ابگت ہے اسی کو انباشی کہتے ہیں جسکو میرا پرم دھام پراپت ہوتا ہے وہ پھر سنسار کے مارگوں میں نہیں آتا۔ وہ سب سے پرے ہے وہ کونسا مارگ پاتا ہے۔ اب ارجن وہ سُن۔ وہ اُس مارگ کو پاتا ہے جس کے پانے سے اکھنڈ اور اننت بھگتی پراپت ہوتی ہے اب اکھنڈت اور اننت بھگتی کا برنان سُن

دوہا

ایک سو انس بھی بھجن بن جو نہ مفت گنوائے ✦ اکھنڈ بھگت وہ ہے میرا سُن ارجن من لائے
اک میرے سمرن بنا نہیں اور سے کام ✦ اننت بھگت تم سے کہوں ارجن اُس کا نام

اس اننت اور اکھنڈت بھگتی سے میں پایا جاتا ہوں میں کیسا پرم پرکھ پایا جاتا ہوں جس سے سب سرشٹی اُپج کر اُسی میں لین ہو جاتی ہے لے ارجن اور سُن اچھیا چاری یوگی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو دیہہ تیاگ کر مجھ پار برہم میں لین ہو جاتے۔ پھر سنسار میں نہیں آتے دوسرے یوگی چندرما کے لوک میں جا کر پھر آتے ہیں اُن کا برتانت سُن۔ اچھیا چاری یوگی دیہہ کو اُس وقت چھوڑتا ہے جب منشیوں کا دن ہوتا ہے شکل (چاندنا) پکھش پتروں کا دن ہوتا ہے اور

کرشن یعنی اندھیرا پکھہ پتروں کی راتری ہوتی ہے۔ جب چھ مہینے سورج کا رتھ اترائن رہتا ہے تب دیوتاؤں کا دن ہوتا ہے سورج دکھشائن ہونے سے دیوتاؤں کی رات ہوتی ہے۔ جب پتروں منشوں اور دیوتاؤں کا دن ہوتا ہے اور نیز منش اور دیوتا سب جاگتے ہوتے ہیں اس وقت وہ اچھیا چاری یوگی دیہہ کو تیاگ کر سب کا کوتک دیکھتا ہوا جاتا ہے ان لوگوں سے آگے اگنی کے جوت نامی نگر میں پہنچکر اس کا بھی نظارہ کرتا ہوا میرے پرم انباشی پد میں جا پراپت ہوتا ہے مجھے جاننے والا پرم سکھہ روپ ہو جاتا ہے اب دوسرے یوگی کی بات سن جاکر پھر آتا ہے وہ یوگیشور منشوں اور دیوتاؤں کی راتری میں دیہہ تیاگتا ہے اور ان لوگوں کے بیچ ایک دھوئیں کے نگر میں پہنچکر چندرما کی جوت میں جا پراپت ہوتا ہے یہ دونوں مارگ یوگیوں کے پراتن ہیں ایک کا نام شکلا (چاندنی رات) اور ایک کا نام کرشنا (اندھیری رات) ایک مارگ سے جاکر نہیں لوٹتا۔ دوسرے سے لوٹ آتا ہے۔ اے ارجن۔ یوگیوں کے یہ مارگ جس نے سمجھے ہیں۔ وہ موہ کو پراپت نہیں ہوتے۔ اے ارجن تو بھی ہر وقت میرے ساتھ جڑا رہ اس ادھیاء کے پڑھنے سننے والے کو وہ سب پن پراپت ہوتا ہے جو چاروں ویدوں کے پڑھنے ہر قسم کے یگیہ۔ تپ۔ تیرتھ۔ اشنان اور دان سے حاصل ہوتا ہے۔ اور جو شردھا سے اس کو پڑھتے ہیں اس کو آنند پن پراپت ہوتا ہے۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھد برہم ودیا یوگ شاسترے سری کرشن ارجن سنباد کے اکھشر برہم یوگو نام اشٹمو ادھیائے سمپورنم۔

آٹھویں ادھیائے کا مہاتم

سری نارائن نے لکھشمی سے کہا۔ کہ اب گیتا کے آٹھویں ادھیائے کا مہاتم
سن دکن دیش میں نربدا ندی کے کنارے ایک گاؤں میں سوشرما نامی ایک بڑا
دولتمند برہمن رہتا تھا۔ سنت سیوا اور یگیہ کیا کرتا تھا۔ اس نے ایکدن ایک
سنت سے بینتی کی کہ میرے پتر نہیں۔ رکھیشر نے کہا کہ تو چامیدھ یگیہ کر اور بکرا
دیوی کو چڑھا دیوی تجھ کو پتر دیگی۔ برہمن نے یگیہ کیلئے بکرا خریدا اسکو اشنان
کرایا اور میوہ کھلا کر جب اس کو مارنے لگا تو وہ قہقہہ مار کر ہنسا۔ برہمن نے
حیران ہو کر بکرے سے پوچھا کہ تو کیوں ہنسا۔ بکرا بولا کہ پچھلے جنم میں میرا اولاد نہ تھی
برہمنوں نے مجھے بھی یہی یگیہ کرنیکو کہا تھا۔ میں نے بہت تلاش کیا۔ بکرا نہ ملا۔
آخر ایک بکری کا بچہ ملا۔ میں نے بکری سمیت مول لے لیا۔ جب بکری سے چھڑا
کر یگیہ کرنے لگا تو بکری بولی کہ تو کیسا برہمن ہے۔ تو تو مہاں پاپی ہے جو میرے
بچے کو ہوم (ہون قربانی) کے لئے مارتا ہے۔ کیا تو نے نہیں سنا۔ شعر

ظلم کرنے کا نتیجہ اچھا ہو سکتا نہیں ❖ کھیت کیا سرسبز دیکھا ہے کہیں تلوار کا
دوسروں کے پسر کو جو مار کر بیٹے ملے ❖ الٹ جائیگا نہ پھر کیوں نظم یہ کرتار کا

اے مورکھ دوسروں کا کام بگاڑ کر جو اپنا بنانا چاہتے ہیں وہ مہاں پاپی ہوتے
ہیں اور عام طور پر ناکامیاب رہتے ہیں۔ ان کا لوک اور پرلوک بگڑ جاتا
ہے۔ بکری نے مجھے بہت سمجھایا۔ لیکن بھاوی بش سے مجھے کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ دوہا
جیسی ہو کر تبتا ویسی اپجے بدھ ❖ ہونہار ہر دے بسے بسر جائے سب سدھ

یں نے بکری کا کہا نہ مانا اور اُس کے بچے کو اُس کے سامنے مار ڈالا۔ بکری نے
مجھے سُراپ دیا۔ کہ تیرا گلا بھی اس طرح کٹیگا۔ بنا اپراُدھ جیون کو ستاتا ہے ارے
مورکھ چھُری جلاد کے نیچے تمہارا بھی گلا ہوگا۔ بکری یہ کہہ کر تڑپی اور تڑپ کر مر گئی
سچ مچ میرے سنتان پیدا نہیں ہوئی۔ اور کچھ عرصے بعد میں بھی مر گیا۔ دوت
دھرم راج کے پاس لے گئے۔ اُس نے مجھے نرک میں بھیجا۔ میں نرک بھوگتا رہا۔
پھر بندر کی جُون پائی ایک بازیگر نے مول لیکر میرے گلے میں رسّی ڈال دی اور سارا
دن لئے مانگتا پھرتا کھانیکو تھوڑا دیتا۔ بندر کی جُون چھوڑ کر کُتے کی دیہی پائی ایک
دن میں نے کسی کی روٹی چرائی۔ اُس نے لاٹھی مار کر کمر توڑ دی۔ اس دُکھ سے
میری دیہہ چھوٹی تو گھوڑے کا جنم لیا۔ ایک بھٹیارے نے خریدا وہ سارا دن
پھراتا رہتا کھانے پینے کو کچھ نہ دیتا۔ شام کو چھوٹی سی رسّی سے باندھ دیتا تاکہ
مُنہ بھی نیچے کو نہ ہو سکے۔ ایکدن لڑکے لڑکیاں چڑھ کر مجھے چلانے لگے اُس جگہ
کیچڑ بہت تھا۔ میں پھنس گیا وہ مارنے لگے میں مر گیا۔ اس طرح میں نے بہت سے
جنم لئے اب بکرے کا جنم لیا۔ میں نے سمجھا تھا کہ تمہارے پاس سُکھ پاؤنگا لیکن

دوہا

کرنی کرے تو کیوں ڈرے ور کر کے کیوں پچھتائے + بوئے پیڑ ببول کے اب آم کہاں سے کھائے

تُم چھُری لیکر مارنے لگے ہو۔ برہمن بولا۔ تجھ کو جیو کسی طرح پیارا ہے جس طرح
چڑیاں کو وہ کنکر مارے سے آگے کو اُڑ جاتی ہے اب میں اپنی آنکھوں دیکھا حال
تجھے سُناتا ہوں۔ کورکھشیتر میں ایک راجہ چندر شسشر ما نامی اشنان کرنے آیا۔
اُس نے برہمن سے گرہن کا دان پوچھا۔ برہمن نے کہا کہ کالے پُرش کا دان

کرو۔ تب راجہ نے لوہے کا پُرکھ بنوایا۔ آنکھوں میں لال لگوائے۔ سونے کے بھوشن پہرائے۔ اُس کو تیار کر کے راجہ نے اشنان کر کے دان کیا۔ تب وہ پُرکھ قہقہہ مار کر ہنسا راجہ ڈرا اور سوچنے لگا۔ کہ بڑا اوگن ہُوا۔ جو یہ لوہے کا پُرکھ ہنسا ہے۔ پھر راجہ نے کچھ اور دان کیا۔ لوہے کے پُرش نے ہنسکر برہمن سے پوچھا کہ کیا تو مجھے دان لیگا۔ برہمن بولا۔ کہ تیرے جیسے کئی لئے ہیں تب اُس کالے پُرکھ نے کہا کہ وہ کیا کارن ہے جس کر کے تُو نے ایسا نیک دان پچائے ہیں برہمن بولا جو گن مجھ میں ہیں وہ میں جانتا ہوں۔ تب وہ کالا پُرکھ قہقہہ مار کر پھٹ گیا اس میں سے ایک کالکا کی مُورت برآمد ہوئی۔ برہمن نے گیتا کے آٹھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا۔ تب اُس کالکا کی مورتی کی دیہہ پلٹی۔ برہمن نے جل کی چُلّی لیکر مُورتی پر چھڑکی۔ جل کے چھُونے سے اُس نے دیو دیہی پائی اور بیکنٹھ کو گئی بکرے نے کہا کہ تُم بھی کوئی ایسا شبد کہو کہ جس سے میں اس ادہم دیہہ سے چھوٹوں۔ برہمن نے کہا۔ میں وید پاٹھی ہوں اس نگر میں ایک گیتا پاٹھی سادہو رہتا تھا بکرے نے اُس سے آٹھویں ادھیائے کا پاٹھ سُنا اور دیو دیہی پائی۔ بکرا بیکنٹھ جاتا ہوا برہمن کو بھی ہر روز گیتا کا پاٹھ کرنے کو کہتا گیا۔ اور اُس نے یہ بھی کہا۔ کہ تیرا بھی گیتا پاٹھ سے اُدھار ہوگا۔ پھر وہ برہمن بھی گیتا کا پاٹھ کرنے لگا۔ جس سے اُسکو اس لوک میں سُکھ اور پرلوک میں آنند پراپت ہوا۔ اتی شری پدم پورانے ستی الیشر سنبادے گیتا مہاتمے اشٹمو ادھیا سمپُورنم ٭

نواں ادھیائے

سری بھگوان فرماتے ہیں۔ کہ اے ارجن اب میں تجھے گُجھ سے گُجھ (نہایت پوشیدہ) گیان کی بات کہتا ہوں۔ میں تجھے اس لئے کہتا ہوں۔ کہ تو میرے بچن کو ست کر کے مانتا ہے اور نندا نہیں کرتا۔ یہ گیان ایسا ہے جس کے جاننے سے تو سنسار کے جنم مرن کے دُکھوں سے چھوٹ جائیگا۔ اور نرلیپ ہوگا۔ جتنی گُجھ ودیائیں ہیں یہ گیان اُن سب کا راجہ ہے۔ نہایت پوتر اور اتی اُتم ہے۔ اگم پُرش کو پرتکھش دکھا دیتا ہے اور اس گیان کے جاننے سے اتی سندر اِنباشی پُرش کو پاتے ہیں جن پرشوں نے اس گیان کو نہیں جانا وہ مجھے پراپت نہیں ہو سکتے اور وہ بارم بار سنسار میں جنمتے مرتے رہتے ہیں اب اس گیان کی مہاتُن۔ میرے اوگت سروپ سے سارا جگت بنا ہے۔ دوسرا جو میرا ویراٹ روپ ہے اس پر برہما سے لیکر چیونٹی تک اس طرح بستے ہیں۔ جیسے کہ ایک بڑے برکھش (درخت) پر بیشمار پنچھی بستے ہیں سب کے ہردے میں آتما رام میں ہی بستا ہوں۔ ایک رُوپ بنرے رنھ سے تیرے سب کو نک کیے یہ میں نے تجھے اپنی پر بھتا بزرگی ایشر یہ یوگ کہا ہے سب کے بھرن پوشن ہارا ہوں سب سے نیارا ہوں۔ سب کو اُپجاون ہارا بھی ہوں نرلیپ کیسا ہوں اس کا درشٹانت سُن۔ جیسے نت ہی پون کا نواس اکاش میں رہتا ہے لیکن وہ اکاش کو سپرش نہیں کرتا۔ ایسے ہی سب بھُوت پرانی مجھ سے ہی اُتپت ہوئے میرے میں ہی بستے ہیں۔ اور میں سب کے بھیتر ہوں اور سب سے نیارا ہوں ایسا نرلیپ ہوں اے کنتی نندن۔ ارجن جب یہ سنسار اپنی اودھی

(میعاد) کو پہنچتا ہے۔ تب سنسار پرلئے ہو کر میری پرکرتی مایا میں جا کر لین ہو
جاتا ہے۔ پھر اُس مایا اور سنسار کے شروع میں میں ہی ہوں اور پھر سنسار کو
پرگٹ کرتا ہوں پالن کرتا ہوں۔ اور پھر پرلے کرتا ہوں اور یہ جو سب بھوت
پرانیوں کا گاؤں چوراسی لاکھ جیو کی جونی ہے۔ یہ اپنے بس نہیں۔ مایا کے بس
ہے اے ارجن اور سُن۔ میں سنسار کو اپجاتا ہوں۔ مارتا ہوں۔ مگر اس کرم کے کرنے
کا مجھ کو دوش نہیں لگتا۔ کیونکہ میں کسی کیساتھ ممتا موہ نہیں لگاتا۔ نہ موہی
اداسین ہوں ان سب سے اُداس ہوں۔ اسی کارن سے مجھے کوئی بندھن نہیں
بندھ سکتے اے ارجن میری کرپا درشٹی کو پا کر تو بھی ترلیپ نیارا ہو رہ اب اور سُن
یہ میری پرکرت مایا ہی استھاور جنگم سب کو پیدا کرتی ہے اور پرلے کرتی ہے
کوئی اور پرکار مت جان۔ میں ایسا پربھو ہوں اے ارجن میں نے جو منش کا دیہہ
دھارن کیا ہے۔ موڑھ مت مورکھ اگیانی لوگ مجھے سمجھتے اور پہچانتے نہیں اور میرے
پرتاپ کو جانتے نہیں۔ میں سب بھوت پرانیوں کا ایشور اور پربھو ہوں۔ جو منش مجھے
ایسا نہیں جانتے وہ جو پھل پاتے ہیں سو سُن۔ اُن کی سب آشائیں نشپھل ہیں اُن کے
کئے ہوئے ان پن آدی بھلے کرم سب نشپھل ہیں اُنکے سو بھاؤ راکھشی ہیں اسی کارن
وہ مجھے نہیں پہچان سکتے۔ کیونکہ پرکرتی (مادہ) کے موہے ہوئے ہیں اے ارجن
جو مہاتما پرش ہیں اُن کی پرکرتی دیوتاؤں سی ہوتی ہے وہ مجھے آدی اور انبناشی
جانکر میرا بھجن اور سمرن کرتے ہیں۔ نرنتر (ہمیشہ) میری مہما کو گاتے ہیں وید ستوتر
پڑھتے ہیں اور کتھا کیرتن کرتے ہیں۔ درڑھ نشچے سے میری پوجا کرتے ہیں۔ مجھے
بارم بار نمسکار کرتے ہیں اس پرکار میرے بھگت میرا بھجن کرتے ہیں میرے دوسرے

بھگت جو گیانی ہیں۔ وہ مجھے ایک پرمیشور پاربرہم سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ میں انیک روپ ہو کر سارے پھیلا ہوا ہوں ایک ہی ہوں۔ دوسرا بھید کوئی نہیں وہ پرکرتی میں بھی مجھے ہی جانتے ہیں اور یگیہ میں بھی۔ پرکرتی یگیہ کا نام ہے۔ پر اُن میں کچھ بھید ہے۔ سواہا اور سُدھا یہ بچن کہہ کر جو وستو ہون میں ڈالی جاتی ہیں ان بچنوں میں بھی میں ہوں۔ گھیر سے آدی لیکر جو ان ہیں وہ بھی میں ہوں۔ یگوں میں جو منتر پڑھے جاتے ہیں وہ میں ہوں۔ ودیا تا میں ہوں ویدوں میں اونکار میں ہوں۔ رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھروید میں ہوں۔ کرتا بھی میں ہوں سنگھاتا بھی میں ہوں جس اگنی میں ہون یگیہ کیا جاتا ہے وہ اگنی بھی میں ہوں۔ رہنے اور سونے کی جگہ میں ہوں سنسار میری شرن ہے اور میں سب کا متر ہوں۔ پرلے اور اتپتی کرتا میں ہوں اور یہ وشو مجھ میں ہی لین ہوتی ہے سب طرح سے میں پُورن ہوں اس لئے مجھے ندھ ندہان کہتے ہیں سب کا انباشی بیج ہوں میں ہی سُورج ہو کر تپتا ہوں اور میں ہی میگھ ہو کر ورشا کرتا ہوں۔ میں ہی پرلیوار اُتپن کرتا ہوں اور میں نے سب سنساری جیووں کے لئے مرتیو (موت) لگائی ہے۔ اور میں نے ہی سب دیوتا امر کئے ہیں ہے ارجن جو منشیہ مجھے اس بدھی سے پُوجتے ہیں اُن کے پاپ کٹ جاتے ہیں یعنی جو پرانی یگیہ کر کے سُورگ پانے کی کامنا کرتے ہیں۔ جبتک اُن کے پُنیہ کا پھل ہوتا ہے اُسوقت تک سُورگ میں دیبہ بھوگ بھوگتے ہیں اس کے بعد سُورگ سے گر کر انیک بار منش کا جنم لیتے ہیں جو اس پرکار تنہ بدھی (تپسیا۔ دان یگیہ) پُوجا سُورگ پانے کیلئے کرتے ہیں سو سُورگ میں سکھ بھوگ کر پھر جنم مرن کے بندھن میں پڑ جاتے ہیں اور دُکھ اُٹھاتے ہیں اور یہ بات نشچت ہے۔ کہ

کامنا والے کو سکھ کبھی نہیں ہوتا۔ اب ارجن میرے بھگتوں کی بات سن میرے
بھگت من کو مجھ میں نشچل کر کے سوانس سوانس پر میرا سمرن کرتے ہیں میں اُنکی
کلیان اور سکھ کیلئے ساودھان (خبردار) ہو کر چاروں طرف پھرتا رہتا ہوں جیسے
امیر آدمی کے دروازے پر پہرہ دار چوکی پہرہ دیتا ہے۔ مثال سُن۔ ارجن تو میرا بھگت ہے
اس لئے میں تیری دیہہ کی رکھشا کرتا ہوں۔ کیسے ساودھان ہو کر تیرا رتھ چلاتا ہوں اور
اپنی دیہہ مہما تجھے سنا کر تیرے من کا نشچہ اپنے میں درڑھ کرتا ہوں۔ اور بڑی پریتی کے
ساتھ تیرے رتھ کے گھوڑے ہانکتا ہوں ہے کنتی نندن ارجن میں جیسا تیرا آدھین
ہوں۔ ویسا اور کسی کے ساتھ نہیں اے ارجن۔ جو مجھ کو چھوڑ کر کسی اور دیوتا کی اُپا
سنا شردھا پریم کیساتھ کرتے ہیں۔ وُہ بھی میری ہی پوجا کرتے ہیں۔ اگرچہ بھول کر کرتے
ہیں۔ اے ارجن سرب یگیہ بھوگتا میں ہی ہوں۔ اور میں ہی سب یگوں کا پربھو ہوں۔ جو
لوگ مجھے ایسا ایشور نہیں جانتے وہ بار بار جنمتے اور مرتے ہیں۔ اب اور سُن جو منش دیوتا والوں
کا اُپاسک ہے وہ دیولوک کو جاتا ہے۔ جو پرانی پتروں کا اُپاسک ہے۔ وہ پترلوک
میں جا پراپت ہوتا ہے۔ جو مجھ پار برہم کا اُپاسک ہے۔ سو مجھے آن ملتا ہے۔ میں سالگ
رام ہوں۔ میری مورتی میں سے خواہ وہ دھات کی ہو یا پتھر کی۔ اُسے لکھشمی
نارائن سمجھ کر میرے بھگت پریتی کیساتھ۔ پھل پھول پتر جل وغیرہ جو دیتے ہیں
بڑی خوشی سے گرہن کرتا ہوں۔ بھوجن کرتے وقت جو کچھ تو اگنی میں ہوم کرے
وُہ سب مجھے سمرپن کر مجھے سمرپن کرنے کا پھل سُن۔ سنسار کے بھلے اور بُرے
کرموں کا جو پھل دکھ اور سکھ ہے۔ پھر دکھ سکھ کے بندھن کاٹ کر اور مجھے پا کر مُکت
ہو گا اے ارجن میں سب پرانیوں کو ایک سمان جانتا ہوں۔ کسی دیوتا کے بھگت کے

ساتھ بیر نہیں۔ اور اپنے بھگت کیساتھ پریت نہیں۔ جو منش مجھے سمرن کرتا ہے۔ اسی بھانت میں بھی اُس کا بھجن کرتا ہوں۔ اب ارجن اور سُن۔ جو کوئی اگیانی پاپی اور دُراچاری ہو۔ آنند میں آکر کسی سمے مجھے بھی سمرن کرے۔ اور مجھ سے بنیتی کرے کہ ہے ناتھ۔ جیسا کیسا ہوں۔ میں تیرا ہی داس ہوں اور تمہاری ہی شرن ہوں تو اُس کو بھی سادھ جان جس نے مجھ میں نشچے کیا ہے۔ اسکو سادھ ہوتے دیر نہیں لگتی۔ میرے بھجن کے آگے پاپ جل جاتے ہیں۔ نت کال دہرماتما ہو کر شانت پد کو پراپت ہوتا ہے۔ اے ارجن جو مجھے استری۔ ویش اور شودر بھی سمریں۔ وہ بھی پرم گت کو پراپت ہو جائیں۔ برہمن اور کھشتری (جو میرے مکھ اور بھجا ہیں) تو کیوں پار نہ ہونگے اس کارن ہے ارجن۔ منش کا دیہہ تو نے پایا ہے۔ اس کو پاکر میرا بھجن کر۔ اب منش دیہہ کیسی ہے۔ سوسن۔ سدا نہیں رہنی چھن بھنگر ہے۔ ناشوان ہے۔ سکھوں سے خالی ہے۔ آواگون کا گھر ہے۔ ہاڑ ماس ہی اپوتر چیزوں سے بنی ہے ؛

دوہا

مرنا ہے جینا نہیں مرنا بسوے بیس ایسے سہج سہاگ پہ کون گندا وے سیس
ہاڑ جلیں جوں لاکڑی کیس جلیں جوں گھاس ایسی دشا کو دیکھکر بھئے کبیر اُداس

یہ تو مانش دیہہ کے اوگن ہیں۔ اب اس دیہہ کی بڑائی سُن۔ یہ دیہہ جتین ہے اپنے کو بھی سمجھتی ہے اور گیان پانے کے یوگیہ ہے۔ جب منش دیہہ میں آتا ہے تو میرے جاننے کا گیان پاتا ہے۔ مجھے پہچانکر میرا سمرن بھجن کرتا ہے۔ میرے بھجن کے پرساد سے میرے پرمانند ابناشی پد میں جا پراپت ہوتا ہے۔ میرے پد کا داتا یہ منش دیہہ ہی ہے۔ یہ اس کی بڑائی ہے ؛

لاونی

نرتن پائے نین کر ایسا جس سے وہ کرتار ملے   ایسی اُتم جون پدار تھ پھر نہیں بارمبار ملے
بنیہ دان اور دھرم یگیہ سب اسی جنم میں ہوتے ہیں   اگلے جنم میں وہی کاٹتے اس جیون میں جو کچھ بوتے ہیں
کرم یونی میں آکر بھی جو ان یون اپنے کھوتے ہیں   سچ سمجھو وہ نہیں جاگتے گھور ندرا میں سوتے ہیں
سچا سکھ آنند کی پدوی انکو نہ زنہار ملے   نرتن پائے نین کر ایسا جس سے وہ کرتار ملے

دوہا

مانش تن انمول ہے ملے نہ بارم بار   بھگت مکت بیکنٹھ کا ہے یہ ہی دُوار

اس کارن اے ارجن مانش دیہہ پاکر میرا بھجن کر اور من کی نشچا تا مجھ میں رکھ کر مجھے نمسکار کر۔ میری نشتر بھگتی کر کے میری پوجا کر اور بھجن کے مارگ سے مجھ سے اسطرح مل جا جیسے کہ پانی میں پانی مل جاتا ہے۔ اتی شری بھگونت گیتا کرشن ارجن سنبادے نواں ادھیاء سمپورنم۔

نویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن نے لکھشمی جی سے کہا۔ کہ اب نویں ادھیاء کا مہاتم سن۔

کتھا

دکھشن دیش میں بھاؤسوشرما نام ایک شودر تھا۔ بڑا پاپی تھا۔ مانش شراب سیون کرتا تھا۔ جوا کھیلتا اور چوری کرتا اور پر استری گمن کرتا تھا۔ ایک دن وہ شراب پیکر مر گیا اور پریت بن کر بڑ کے ایک درخت پر رہنے لگا۔ ایک برہمن بھی اُسی نگر میں رہتا تھا۔ دنکو بھیک مانگتا اور استری کو لا دیتا۔ اس کی استری بڑی کلیشنی تھی وہ کبھی کسی کو بھکشا نہ دیتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد ان دونوں نے پران تیاگے اور

پریت ہوئے وہ بھی اُسی برکھش کے نیچے آکر رہے۔ جہاں وہ پریت رہتا تھا وہاں رہتے انہیں مُدت بیت گئی۔ ایک دن اس کی استری پشاچنی (چڑیل) نے کہا کہ اے پرش تمہیں اپنے پچھلے جنم کی بھی خبر ہے۔ وہ بولا۔ ہاں سب خبر ہے۔ میں پچھلے جنم میں برہمن تھا۔ تب پشاچنی نے پوچھا۔ تم نے ایسا کونسا شبھ کرم کیا ہے۔ جس سے تمہیں اپنے پچھلے جنم کی خبر رہی ہے۔ وہ بولا میں نے ایک برہمن سے ادھیاتم کرم سُنا تھا۔ پشاچنی نے پوچھا۔ اور کیا پُن کیا ہے۔ وہ برہمن کون تھا۔ ادھیا تم کرم کسے کہتے ہیں۔ جسکے سننے سے تم کو پچھلے جنم کی خبر رہی۔ پریت نے جواب دیا۔ میں نے اور تو کوئی پُن نہیں کیا۔ البتہ گیتا جی کا ایک شلوک سُنا ہے۔ جسمیں سری کرشن جی نے ارجن سے تین باتیں کہی ہیں۔ جو کہ گیتا کے نویں ادھیائے میں لکھی ہیں۔ وہ باتیں پشاچنی نے پشاچ سے سنیں۔ ان باتوں کے سنتے ہی ایک اور پریت اوپر سے اتر کر اُنکے پاس آیا۔ اور بولا کہ مجھے یہ باتیں سناؤ۔ پشاچنی بولی تو کون ہے۔ میں تجھے نہیں سناتی۔ اپنے خاوند سے پوچھتی ہوں۔ وہ برہمن کون تھا۔ وہ کرم کیا تھے۔ جن سے پچھلے جنم کی خبر رہی۔ ان باتوں کو سُنکر پریت دیہی چھوٹی تب برہمن نے کہا ہے سادہو۔ ایک شلوک گیتا کا ہے جسکو کتھن کرنے اور سننے سے پشاچ پشاچنی کی دیہی چھوٹی۔ اور دیو دیہی پائی۔ سورگ سے بمان آئے اُنپر چڑھکر بیکنٹھ کو گئے۔ راستے میں دیوتاؤں نے روکا۔ کہ تم نے ایسے کون پُن کئے ہیں جنکے کرنے سے اتنی جلدی بیکنٹھ کو چلے۔ تیرتھ اشنان برت دان تپسیا اور جپ تم نے ایسا کوئی نہیں کیا۔ کہ جس کا تمہیں یہ پھل ملا ہو بھگوان کی بھگتی بھی نہیں کی پھر کس کرنی کے بل بیکنٹھ کو جاتے ہو۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ ہم

نے ایک برہمن کے منہ سے گیتا کا ایک اردھ شلوک سُنا ہے۔ اُسی کے پرتاپ سے بکینٹھ کو جاتے ہیں۔ تب دیوتاؤں نے کہا۔ کہ سری گیتا جی کا ایسا پرتاپ ہے کہ جس کا اردھ شلوک سننے سے ایسے جیو بھی بکینٹھ باسی ہوئے۔ اِتی سری پدم پورانے سنی الیشر سنبادے گیتا پاٹھ مہاتمے نواں ادھیاء سمپورنم +

دسواں ادھیاء

شری کرشن جی نے فرمایا۔ اے ارجن تو میرا پرم وچار سُن تجھے بار بار اِسلئے کہتا ہوں۔ کہ تو مہما سننے کی پریت رکھتا ہے۔ اس سے تیری کلیان ہوگی میری مہما کو برہما اور مہادیو سے آدلیکر سب دیوتے اور رکھیشر اسلئے نہیں جانتے کیونکہ دیوتاؤں اور رکھیشروں نسے آدی میں ہی ہوں۔ انکو میں نے اپجایا ہے سو یہ بات پرگٹ ہے کہ جو کوئی کسی سے اپجا ہے وہ اپنے اپجادن ہارے (پیدا کنندہ) کی بات کیا جانے۔ اسکا درشٹانت سُن۔ جیسے کوئی مالی برکھش لگاتا ہے تو برکھش مالی کی بات کو نہیں جان سکتا۔ اسیطرح دیوتا اور رکھیشر میری بات کو نہیں جانتے اے ارجن تو مجھ سے سُن۔ میں جنمتا نہیں جنم سے رہت ہوں۔ میرا آد نہیں انادی ہوں۔ سب لوگونکا ایشور ہوں۔ جو منش مجھے ایسا جانتا ہے اسکو میرے جاننے کا گیان ہے۔ میرے جاننے کا پھل کیا ہوتا ہے۔ گیانی سب پاپوں سے مکت ہوجاتے ہیں۔ اب ارجن اور سُن۔ بدھی۔ گیان۔ نرموہ۔ کھشما۔ سچ بولنا۔ اندری دمن۔ کبھی سُکھ کبھی دُکھ ہونا۔ بیخوف ہونا۔ دیا۔ ممتا سنتشٹ ہونا۔ تپسیا۔ دان یش اپ یش یہ سب لکھشن جیووں کے ہیں۔ میں ان سے نیارا ہوں۔ یہ میرے

میں نہیں۔ جو منش مجھے ایسا پہچانتا ہے۔ سو سدا برہم آتما میں مگن رہتا ہے۔ میں نے سب کو جس طرح اُتپنّ کیا ہے۔ وہ سن۔ میرے نابھ کمل سے میرا انش برہما برہما کی منشا سے سپت رشی اور چار منی اپجے۔ انسے دیوتا اور اسر اور منشوں سے آدلیکر سب پرجا (جانداروں) کی سرشٹی ہوئی۔ اے ارجن یہ جو سنسار کا سارا پسار پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس سب کو اپجانے اور ناش کرنے والا تو مجھے ہی جان۔ جو مجھے اسطرح جانتا ہے وہ نشچل یوگ کو پاتا ہے۔ اس میں سندیہہ نہیں ہے سب کا اُتپن کرنیوالا میں ہوں۔ لیکن کمہار کی مانند نہیں۔ کیونکہ وہ مٹی زمین سے لیکر برتن بناتا ہے۔ اگر ایسا نہ کرے۔ تو برتن نہیں بنائے جا سکتے مگر میں ایسا نہیں کرتا۔ کس طرح کرتا ہوں۔ اب یہ سن۔ میں نے سب سرشٹی اپنے ہی سے اپجائی ہے۔ کسی دوسری جگہ سے نہیں نکالی۔ اور آپ ہی اُسکو سدھارا ہے۔ ودیکی پُرش ایسا مجھے جانکر شردھا بھگتی سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ وہ من کی نہچلتا میرے میں رکھکر گیان گوشٹ کرتے ہیں۔ اگر میری پریتی میں انکے پران بھی چلے جائیں۔ تو بھی وہ سنسار کی باتوں پر من نہیں دیتے۔ نت میری کتھاؤں کو ستے ہیں۔ اور میرے گن سنکر انکو ہرش (خوشی) پراپت ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ پرم پریتی کیساتھ میرا بھجن اور سمرن کرتے ہیں۔ میں اُن کو بدھ یوگ دان کرتا ہوں۔ جس کو پاکر مجھے آملتے ہیں۔ میں اُنپر ایک اور بھی کرپا کرتا ہوں۔ یعنی اپنی مہما کے گیان کا دیپک اُنکے ہردے میں پرکاشوان کرتا ہوں۔ اور اس گیان کے اُجالے سے اُنکی جیو بدھی کا ناش ہو جاتا ہے۔ یعنی ہرش شوک سے رہت ہو کر پرماتما کو بدھی پوربک جاننے لگتا ہے۔ پھر برہم بدھ پرگٹ ہوتی ہے۔ جو سدا ہی پرسن

رکھنے والی ہے۔ سری کرشن جی کے یہ منوہر بچن سن کر ارجن نے بنیتی پوربک کہا ہے سری کرشن جی۔ آپ پار برہم ہیں۔ یعنی برہم ارتھات سب سنسار کو پرگٹ کرنیوالے ہیں۔ پرم دہام ہیں۔ یعنی بیکنٹھ جو سب سے پرے ہو۔ اور دھام تیج کو بھی کہتے ہیں۔ آپ کا تیج پرے سے پرے ہے۔ پرم پوتر ہیں آپ کے چرن کمل سے گنگا آدی سب تیرتھ تر لوکی ہیں پوتر کرنے کے لئے پرگٹ ہوئے ہیں۔ سرب دیاپک۔ سناتن اور پراتن ہو۔ پہلے سے پہلے ہو۔ دبیہ ہو کسی نے آپ کو نہیں بنایا۔ لیکن آپ نے سب کو بنایا ہے۔ سب دیوتاؤں کے ادھی دیو ہو جسم سے رہت ہو۔ اور سب کے ٹھاکر پربھو ہو۔ ہے مہاں پربھو۔ دیو رشی نارد سے لے کر وشِشٹ بیاس آدی سب رکھیشر آپکی مہاں کو کہتے ہیں۔ وہ آپ کی مہا اتنی ہی جانتے ہیں۔ جتنی انکی بدھ ہے۔ مگر ہے کرشن تمہاری مہا ایسی مہاں ہے۔ کہ اس کے جاننے کی سامرتھ کسی کو نہیں۔ آپ اپنی مہا کے پرتاپ کو آپ ہی جانتے ہیں۔ کرپا کر کے اپنی مہا کو اپنے مکھار بند سے ہی مجھے سنایئے۔ پیچھے کچھ نہ رکھئے۔ اپنے آتما کی دبیہ بھبوتی شرون کرایئے۔ جس بھبوتی کو بستار کر (پھیلا کر) آپ سب میں براجمان ہیں جوگی جن آپ کے کن کن بھاووں کا دھیان کریں۔ اس سارے برہمانڈ میں بھوت پرانی بچرتے ہیں۔ کھیلتے ہیں۔ آپ کی ایسی ہی مایا اور لیلا کر کو دیکھکر آپکا سمرن کرتا ہوں۔ آپ اپنے مکھ کمل سے امرت روپی بچن سنا کر اپنی مہا مجھے دکھاتے ہو۔ اس سے مجھے ترپت نہیں ہوتی۔ کرپا کر کے مجھے اپنی بھبوتی مہا سنایئے تاکہ میں جان سکوں کہ آپکی پربھتا کتنی ہے۔ ارتھات آپ کتنی پربھتا کے

پربھو ہیں۔ ارجن کی بینتی سُنکر سری کرشن بھگوان بولے۔ کہ اے ارجن۔ سارے بِستار کا کچھ انت نہیں ہے۔ میں تمہیں اپنی دِبیہ سے دبیہ بجھوتی کہتا ہوں۔ اس کا درشٹانت سُن۔ جیسے کسی چکرورتی راجہ (شہنشاہ) کے پاس بہت سے مُلک ہوں۔ اور ان مُلکوں کی پرجا کا ٹھیک شمار نہ کیا جا سکے۔ اُنمیں سے سو پچاس سریشٹ پُرش چن لئے جائیں۔ اسیطرح میرے وِستار کا انت نہیں آتا ہے۔ سب بھُوت پرانیوں کا آتما اور آدانت میں ہی ہوں۔ یہ پربھتا تھوڑے میں ہی (مختصر) کہی ہے۔ اب دبیہ اور پردھان پرتاپ سُن۔ بارہ سورج جو باری باری ایک ایک مہینہ پرکاش کرتے ہیں۔ اُن میں پوہ کے مہینے کا بشن نام سُورج میں ہوں۔ جتنی پرکاش کرنے والی دستو ہیں۔ انمیں سورج میں ہوں۔ اور اُنچاس پونوں میں مریچ نام پَون میں ہوں۔ اٹھائیس نکھشتروں اور تارا منڈل میں چاند میں ہوں۔ چاروں دیدوں میں سام وید میں ہوں تینتیس کروڑ دیوتوں میں اندر میں ہوں۔ اندریوں میں گیارھواں من بھُوت پرانیوں میں چیتنا۔ گیاروں رُدروں میں شنکر میں ہوں۔ دیوتوں میں کبیر اور پربتوں میں سمیر پربت میں ہوں۔ آٹھ لبسوؤں میں اگنی میں ہوں۔ پروہتوں میں برہسپت دیوتاؤں کا پروہت میں ہوں۔ سینا کے نائکوں میں شیوجی کا بیٹا سوام کارتک میں ہوں سیدنت مہارشیوں میں بھرگ میں ہوں۔ سروروں میں ساگر میں ہوں۔ مہرشی انگرابھی ہوں۔ بانی سے جو شبد نکلتے ہیں۔ اُن میں اونکار میں ہوں۔ میرے پرسن کرنے کے لئے جتنے یگیہ کئے جاتے ہیں۔ ان میں جپ یگیہ (ہمیشہ پرماتما کا جپ اور بھجن کرنا) میں ہوں۔ اپنی جگہ سے

نہ ہلنے والوں میں ہماچل پربت میں ہوں۔ برکھشوں میں پیپل۔ دیوتاؤں میں نارد
اور گندہربوں میں چترتھ میں ہوں۔ اور سادہو رشیوں میں کپل منی میں ہوں۔
اور گھوڑوں میں اُچاشروا (جو سمندر متھتے ہوئے امرت کیساتھ نکلا تھا) اور ہاتھیوں
میں ایراوت میں ہوں منشوں میں راجہ اور شتروؤں میں بجر میں ہوں۔ گئوؤں
میں کام دھین اور سرپوں (سانپوں) میں شیش ناگ میں ہوں۔ پرجا اُتپتی کر
نہاروں میں کام میں ہوں۔ جلوں میں ندی میں ہوں۔ ندیوں میں گنگا اور
سمندروں میں کھیشر ساگر میں ہوں۔ پتروں میں ارجمان اور ڈنڈ داتوں میں
یم میں ہوں دیتیوں میں پرہلاد اور نگلنے والوں میں کال میں ہوں۔ مرگوں
(جنگلی جانوروں) میں شیر اور پرندوں میں گرُڑ میں ہوں۔ چھلانگ مارنیوالوں
میں راجہ پون کا بیٹا ہنومان، اور شستر دھاریوں میں پرسرام میں ہوں۔ اے
ارجن سنسار کا آد۔ مدھ لوانت میں ہی ہوں۔ ودیاؤں میں ادھیاتم ودیا (یہ
جاننا کہ سب آتماؤں کا ادھکاری اور پربھو ہے) میں ہوں۔ گوشٹ اور بادہباد
میں ہری گوشٹ میں ہوں۔ ویاکرن کے سُماسوں میں دُھند سماش سب اکھشروں
میں اوم اکھشر میں ہوں۔ کال کا کال میں ہوں۔ انیک پرکار کی رچنا کرنے
والا میں ہوں۔ چرانے والوں میں موت میں ہوں۔ جو شریر میں سے جیو
کو چُرا کرلے جاتی ہے۔ استریوں میں لکھشمی۔ سرسوتی۔ رتی۔ سروکا۔ سمت
میدہا۔ دہرتی۔ اکھشما میں ہوں۔ جو ہونہار ہے اُسکو میں جانتا ہوں۔ ویا
کرنوں میں برھت سام میں ہوں۔ چھندوں میں گائیتری میں ہوں۔ بارہ
مہینوں میں مگھر اور رتوں میں بسنت میں ہوں۔ کپٹوں میں جُوا اور سب

تیجوں میں تیج میں ہوں۔ جہاں لڑنے کے لئے دو دل (فریق) اکٹھے ہوتے ہیں
اُن میں جو دل جیتتا ہے سو میں ہوں۔ اُدمی (ہمت والا) میں جو اُدم ہے وہ
اُدم میں ہوں۔ بلوانوں کا بل میں ہوں۔ جادو بنسیوں میں باسدیو کرشن اور
پانڈووں میں ارجن میں ہوں۔ منیوں میں ویاس اور کویوں (شاعروں) میں
شکر دیو میں ہوں۔ دھرم یُدھ میں ہوں۔ ترن (گھاس) میں دیھ یا کشا
ہے سو میں ہوں۔ سب اناجوں میں جَو میں ہوں۔ کتھاؤں میں دھرم کتھا
میں ہوں بھُوت پرانیوں کا بیج مجھے ہی جان۔ استھاور جنگم سب میں میرا ہی
تیج پہچان۔ میں سرب بیاپک ہوں۔ اے ارجن میں جو تجھے یہ دبیہ اور پردہان
بھبوتی کہنے لگا تھا۔ اس کا کچھ انت نہیں۔ یہ بھبوتی میں نے تجھے اس طرح
سے کہی ہے۔ جیسے بکھری ہوئی تانی کو ایک نند کامل کر دیتی ہے۔ اب ارجن
اور سُن۔ جو بھبوتی ونت۔ پرتاپ وان اور سوبھا ونت ہیں تو اُن کو میرے
ہی تیج سے اُپجا جان۔ ارجن یہ تھوڑا سا گیان ہے۔ یہ تو ایک برہمنڈ کی
بھبوتی کہی ہے وہ بھی ساری نہیں۔ ایسے ہی بیشمار برہمانڈ میری بھبوتیوں
سے پُورن مجھ سے نکلے ہیں اور بِچر رہے ہیں۔ جیسے سمندر سے ایک بُوند نکل
کر دانے کو بھگو دیتی ہے۔ اور سمندر ویسا ہی بھرپُور بنا رہتا ہے۔ ایسے
ہی یہ بھبوتیاں مجھ سے نکلتی ہیں۔ لیکن میں پری پُورن ہی رہتا ہوں یہ
میں نے تجھے بھبوتی کہی۔ اب ارجن میں تیرے رتھ پر بیٹھا ہوں تو میرے
سروپ کی مہما اور بڑائی سُن۔ میرا آد (آغاز) مدھ (درمیان) انت (خاتمہ)
نہیں۔ پار برہم۔ پرم دھام۔ پُرش رُوپ تیرے رتھ پر براجتا ہوں۔

اتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھد سو برہم ودّیا یوگ۔ یوگ شاستر ے شری کرشن ارجن سنبادے۔ بھوگ یوگو نام دسموادھیاء سماپتم ۞

دسویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن جی نے کہا۔ کہ اے لکھشمی کتھا سُن۔ بنارس چھیتر میں ایک برہمن دھیرج نام رہتا تھا۔ وہ ہری کا بھگت تھا۔ ایکدن وہ بشیشر مہادیو کے درشن کو چلا۔ گرمی کی رُت تھی۔ اُسکو بہت دہوپ لگی۔ جس سے گھبراکر وہ مٹھ کے پاس جاکر گر پڑا۔ اتنے میں مہادیو جی کا ایک گن وہاں آیا۔ اور برہمن کو بیہوش پڑا ہوا دیکھا اُس نے جاکر مہادیو سے کہنے لگی کہ مہاراج ایک برہمن آپکے درشن کیلئے آیا تھا وہ دُہوپ سے بے شدھ ہوکر گرا پڑا ہے۔ مہادیو نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر وہ گن اُس برہمن کے گھر گیا۔ دیکھے تو برہمن مرا پڑا ہے آکر مہادیو جی سے پُوچھا کہ ہے دیو۔ اس برہمن نے کونسی سادھنا کی تھی۔ جس کی وجہ سے ایسی اچھی جگہ آکر موت پائی۔ مہادیو جی نے کہا کہ اے بھرنگی۔ تجھے اس برہمن کے پچھلے جنم کا حال سُناتا ہوں۔ ایک سمے ہم (مہادیو۔ پاربتی) کیلاش پربت پر بیٹھے تھے۔ اور گن بھی وہاں بیٹھے تھے۔ اور پھلواری کی شوبھا دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں ایک ہنس آکاش میں میرے درشن کو آرہا تھا۔ وہ برہما کا باہن (سواری) تھا اور راستے میں مانسرور کو گیا تھا۔ اُس سرور میں جہاں سندر کمل (پھول) پھولے تھے ایک کنول کو لانگھنے لگا۔ اُس کا پرچھائیں (سایہ) پڑا وہ ہنس اُسیوقت کالا ہوگیا۔ اور آکاش سے پرتھوی پر آگرا۔

اُٹھ نہیں سکتا تھا۔ اتنے میں ہی میرا ایک گن گرے ہوئے ہنس کے پاس آنکلا گن نے آکر یہ کیفیت مجھ سے کہی۔ میں نے گن کو کہا کہ اُس ہنس کو یہاں لے آؤ۔ وہ لے آیا۔ میں نے اُس سے پُوچھا کہ تو شیام برن (کالا) کیونکر ہو گیا۔ وہ بولا۔ مہا دیو جی تمہارے درشن کو آرہا تھا۔ مانسرور میں کنول کے پھُول پھُولے ہوئے تھے جب میں اُن پر سے گزرا سیاہ فام (کالا) ہو گیا۔ اُسی سمے دھرتی پر گر پڑا کارن میں نہیں۔ جانتا۔ یہ بات سُنکر میں سوچنے لگا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے اتنے میں آکاش بانی ہوئی۔ کہ مہا دیو جی تم کیوں سوچ کرتے ہو اس ہنس کا پرسنگ سُنو میں نے آکاش بانی سے کہا کہ تو میرے سامنے آ۔ میں دیکھوں تو کون ہے تب ایک چتربھج (چار باہوں والا) روپ شیام سندر پار کھد میرے سامنے آیا اور بولا کہ یہ ہنس اس کنولنی کے اُوپر سے گذر رہا تھا اس لئے شیام برن ہو گیا یہ سارا برتانت اس کنولنی سے پُوچھو یہ سب بتا دیگی۔ تب میں نے کنولنی سے پُوچھا۔ وہ بولی۔ کہ میں پچھلے جنم میں اپسرا تھی۔ میرا نام پدماوتی تھا ایک برہمن گنگا کے کنارے اشنان کر کے ہر روز گیتا جی کے دسویں ادھیا کا پاٹھ کیا کرتا تھا ایکدن راجہ اندر کا سنگھاسن ہلا۔ وہ اپنے دل میں ڈرا کہ یہ کیا ہوا ہے جب دیکھا تو ایک برہمن گیتا کے دہم ادھیاء کا پاٹھ کرتا ہے راجہ اندر ڈر کر کہنے لگا کہ یہ بڑا تپسوی ہے۔ کہیں تپ کے تیج سے یہ میرا راج نہ چھین لے۔ مجھے راجہ نے حکم دیا کہ تو اس تپسی کی تپسیا کو بھنگ کر۔ تب میں اس تپسوی کے پاس سے گزری۔ اُس کا انگ میرے انگ سے چھُوا اُس نے مجھے سراپ دیا کہ اے پاپنی تو کنولنی ہو گی۔ سرپوں کے انگوں کی طرح تیرے بھی پانچ انگ ہونگے۔ دو کنول چرن۔ دو کنول ہاتھ اور ایک کنول مُکھ

ایسا ہی ہوا۔ میں کنولنی ہو کر مانسرور میں رہتی ہوں جہاں ہزاروں بھنورے میری باسنا سے تربت ہوتے رہتے ہیں اور میرا تیج ایسا ہے کہ جو پنچھی مجھ پر سے گزرتا ہے تو جھلس کر زمین پر گر پڑتا ہے یہ کہہ کر کنولنی ہنس سے بولی کہ اے ہنس تو کون ہے اور یہاں کیوں آیا۔ ہنس بولا۔ چار ہنس برہما کے واہن (سواری) ہیں۔ ان میں سے ایک میں ہوں۔ مانسرور میں موتی چگنے آیا تھا۔ دل میں سوچا کہ مہادیو جی کے درشن کروں اس پریوجن (مطلب) سے ادہر آنکلا تھا۔ جب میں تیرے اوپر سے گزرا۔ سفید برن سے سیاہ برن ہو گیا۔ اور آکاش سے گرا۔ اے کنولنی تو سچ سچ کہہ کہ کس پرتاپ سے تیرا تیج ایسا ہوا ہے۔ وہ بولی۔ میں پہلے برہمن کی لڑکی تھی میں نے شادی کے بعد مینا رکھی۔ ایکدن بھرتا نے کہا۔ اٹھ رسوئی کر۔ میں نہ اٹھی اور مینا کے پاس بیٹھی رہی۔ سو میں کنولنی ہوئی۔ میں نے مینا سے گیتا کے دہم ادھیاء کا پاٹھ کرنا سیکھا تھا۔ اس کارن میرا تیج ایسا ہوا ہے یہ اب تک مجھے خبر ہے ہنس بولا اب بھی کوئی اپائے ہو۔ جس سے میں سفید برن ہو جاؤں اور تو بھی اس دیہہ سے چھوٹے۔ کنولنی بولی۔ گیتا کے دہم ادھیاو کے پاٹھ سے ہمارا ادھار ہو سکتا ہے۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں اتنے میں ایک برہمن آگیا۔ اسکو کہا کہ ہم کو گیتا کے دسم ادھیاء کا پاٹھ سنا۔ اس نے پاٹھ سنایا۔ سنتے ہی دونوں کا ادھار ہوا۔ ہنس شویت برن (سفید رنگ) اور کنولنی دیوکنیا ہوئی۔ دونوں نے ہاتھ جوڑ کر برہمن سے کہا۔ کہ آپ دھنیہ ہو۔ جو ہمیں کرتارتھ کر دیا۔ برہمن بولا۔ کیونکر۔ کنولنی بولی۔ کہ یہ ہنس کالا ہو گیا تھا۔ اور میں کنولنی اب تمہارے پاٹھ سنانے سے میں دیوکنیا اور ہنس سفید برن ہوا اب تم آشیر

باد دو۔ تا کہ ہم دیو لوک کو جائیں تب برہمن نے اُن کو آشیرباد دیا اور وہ دونوں
کرتارتھ ہو گئے یہ کتھا سنا کر مہادیو جی نے بھرنگ رتھ سے کہا کہ یہ وہی گیتا پاٹھی
برہمن تھا جس نے کنولنی اور ہنس کو گیتا کے دسیم ادھیائے کا پاٹھ کر کے کرتارتھ
کیا تھا اے لکھشمی یہ دسیم ادھیائے کے پاٹھ کا مہاتم ہے۔ اِتی شری پدم پورانے ستی
الیشر سنبادے انترا کھانڈے سری گیتا کے دسیم ادھیائے کے پاٹھ کا مہاتم سماپتم

گیارہواں ادھیائے

ارجن نے شری کرشن جی سے عرض کیا۔ کہ اے پربھو آپ نے جو اپنا کچھ پرتاپ
مجھے سنایا ہے اُس سے موہ میرا کچھ دُور ہوا ہے۔ سنسار کی اُتپتی اور پرلے
سبھی لبتار کر کے سنا دیا اے شری کمل لوچن آپ کی انباشی آتما کی مہما سُن کر
اب مجھے پرتیا ہو چلی ہے۔ کرپا کر کے اب مجھے اپنے انباشی آتما کے درشن کرائیے
شری کرشن بولے میرے سروپ دیکھ۔ جو نانا پرکار (قسم قسم) کے ہیں۔ بہت
سی پرکرتیاں۔ کئی سورج۔ اشٹ بسو۔ کئی اشون کمار۔ کئی پون۔ کئی رُدر اور
جو کچھ تو نے پہلے نہیں دیکھا وہ بھی دیکھ بہت پرکار کے آشچریہ دیکھ۔ سب سنسار
اکٹھا دیکھ۔ میری دیہہ میں ستھاور اور جنگم اور جو کچھ تیری اچھیا ہو سو دیکھ مگر تو
ان آنکھوں سے نہیں دیکھ سکیگا۔ میں تجھے دبیہ نیتر دیتا ہوں۔ ان سے تو میرا دبیہ الیشور
یوگ دیکھ۔ سنجے دہرت راشٹر سے کہتا ہے کہ اے راجہ مہا جوگیشوروں کے الیشر سری
کرشن بھگوان ارجن کو اپنا پرمیشور سروپ دکھاتے ہیں۔ جس سروپ میں انیک مکھ
انیک نیتر۔ انیک ادبھت درشن۔ انیک دبیہ بھوشن لبستر اور مالا پہنے۔ دبیہ سگندھت

لیپن کئے ہوئے سب رُوپ آشچریہ ہیں بہت منھوڑوں میں ہزار سورجوں سے بھی بڑھ کر تیج اور پرکاش ورتمان ہو رہا ہے اُس کی دیہہ میں سارا سنسار اکٹھا دیکھ کر ارجن کو بہت آشچرج ہوا۔ اس کے روم کھڑے ہو گئے ارجن نے سروپ کو دیکھ کر نمسکار کیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔ اے دیوؤں کے دیو۔ میں آپ کی دیہہ میں اننت رُوپ دیکھتا ہوں۔ سبھی بھوت پرانی اور سارا سنسار دیکھتا ہوں۔ تمہاری نابھ کمل میں جو اتی سندر۔ سوُرن (سونا) کے برابر۔ پرکاش مئی (چاندنے سے بھرپور) ہے وہاں برہما کو شوبھاست براجمان دیکھتا ہوں انیک بھجا۔ انیک مُکھ انیک نیتر دیکھتا ہوں تمہارے انگ اننت ہیں۔ اُن کا آدمدھ اور انت کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے لیشو لیشور جی میں ایسا آپ کا وشو سروپ دیکھتا ہوں۔ تمہارے اتی سندر رُوپ کی سرو گتا دیکھتا ہوں۔ کتنے ہی ہاتھوں میں سنکھ۔ چکر۔ گدا اور پدم دیکھتا ہوں اور میں تمہارے تیج اور پرکاش سے پرپُورن سب دشاؤں کو دیکھتا ہوں۔ سارا وشو سروپ مجھے سجھائی نہیں دیتا۔ آپ کا سروپ کیسا ہے۔ مانو جہاں پربل اگنی جلتی ہے۔ جیسے اسنکھ ہی شورج چڑھے ہیں آپ کے اننت سروپ کا ایسا تیج دیکھتا ہوں۔ آپ اکھنڈ انباشی ہیں اور سب سے پرے ہیں۔ جاننے یوگیہ ہیں انیک پرکار کی رچنا کیساتھ پُورن ہو۔ انباشی ہو۔ پورانن ہو اور دھرم کی رکھشا کرتے ہو۔ جہاں سناتن پُرش ہو۔ میرے مت میں تم ایشور ہو۔ اننت ہو اور آدانت سے رہت ہو۔ تمہارے پرکاش کا انت نہیں آتا۔ انت پراکرمی ہو۔ اننت بھجائیں ہیں۔ چاند سُورج آپ کے نیتر ہیں آپ کے مُکھ میں جہاں پربل اگنی جلتی دیکھتا ہوں۔ اور اُس اپنے تیج کے

پرتاپ سے آپ سارے وِشو کو پرکاشت کر رہے ہیں۔ اور دھرتی اور آکاش میں آپ
کا ایک ہی رُوپ ویاپ رہا ہے یہ اوبھت بھیانک روپ دیکھ کر تینوں لوک ڈرتے
ہیں اور میں بھی ڈر گیا ہوں۔ کئی کروڑ دیوتوں کو آپ میں پرویش کرتے دیکھتا ہوں
اور کئی کروڑ دیوتاؤں کو آپ کے سامنے ہاتھ جوڑے کانپتے اور اُستت کرتے دیکھتا
ہوں اور بہت سے رکھیشر۔ سِدھ اور جتنی ہنی آپ کی اُستت کرتے نظر آتے ہیں اور
آپکو آشیرباد دے رہے ہیں اور آپ پر پُشپ درشا کر رہے ہیں اور آپ کے سرُوپ
دیکھ کر ڈرے ہوئے لوگوں کو کہہ رہے ہیں کہ لوگو تُم مت ڈرو ایشور پرم دیالو ہیں۔
کئی رُدر کئی سادھ۔ بہت سے برہما اور پرجاپتی۔ کئی پَون اور کئی کروڑ گندھرب
بہت سے سُورج اور چاند دیکھتا ہوں۔ کئی پرکار کی وِشو دکھیتا ہوں۔ سبھی اِس
آپکے سرُوپ سے لسے نظر آتے ہیں۔ بہت سی آنکھیں بیشمار لمبی بھجائیں ہیں۔ بہت سے
چرن اور اُدر دیکھتا ہوں۔ اننت مُکھ ہیں جن میں بھیانک ڈاڑھیں ہیں جنہیں دیکھ
کر سب ڈر رہے ہیں اور میں بھی ڈر گیا ہوں۔ آپ آکاش کو چھُو رہے ہو۔ جگہ جگہ
بہت سے سورجوں کا پرکاش ہو رہا ہے۔ انیک ہی آپ کے رنگ ہیں اور انیک
ہی نیتر ہیں جن میں جہاں پربل اگنی جلتی دکھائی دیتی ہے ہے پربھو آپ کا
یہ بھیانک رُوپ دیکھ کر میرا آتما ڈر گیا ہے۔ دھیرج نہیں دھرتا۔ بس اب پرسن ہو
جہاں پربل پرلے کی اگنی کے سمان تمہارے مُکھ میں اگنی جلتی دیکھ کر میری سُدھ
بُدھ بسر گئی ہے۔ مجھے پُورب پچھم۔ اُتر دکھن۔ وشائی بھی خبر نہیں رہی کہ کدھر
ہیں مجھے شانتی بھی نہیں رہی۔ ہے جگ نواس۔ ہے جگت آشرے۔ اب بس کیجئے
پرسن ہوجئے۔ میں نے آپ کا وِشو رُوپ دیکھ لیا۔ دھرت راشٹر کے بیٹوں کی سینا

S D W of Design Registered
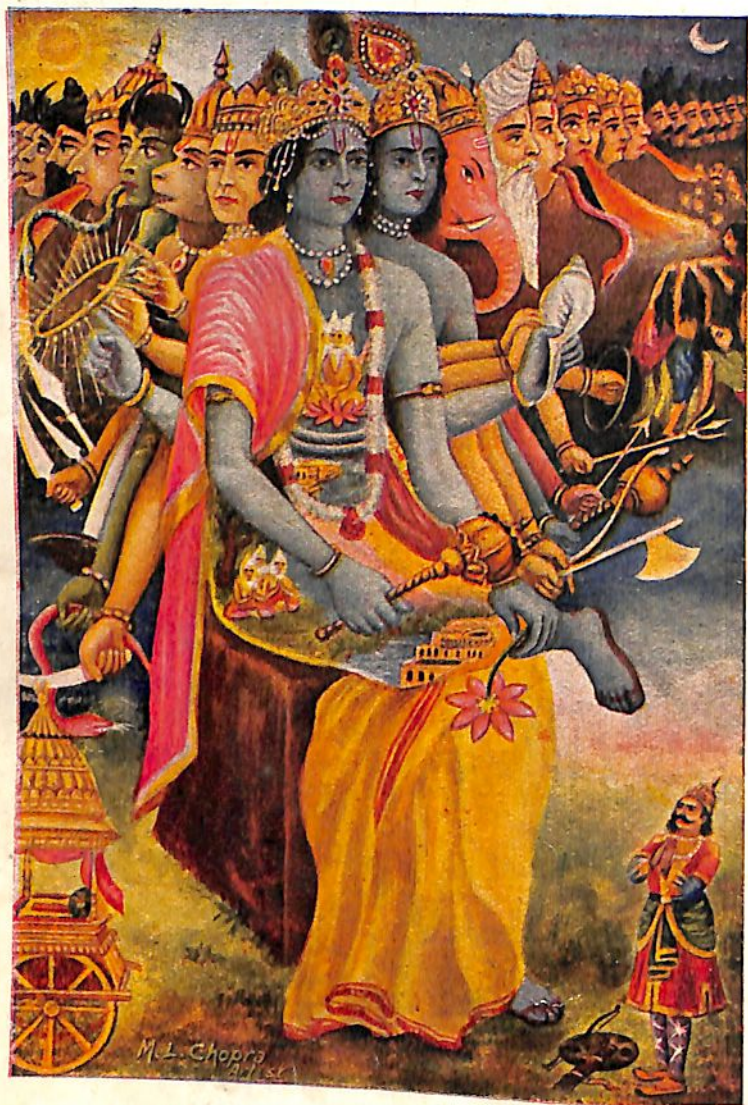
بھگوان کرشن کا اپنا ویراٹ روپ دکھاکر
ارجن کا موہ اور بھرم دور کرنا

ربل لا ب دروما لکیہ لبشوتا کھ لیکرما کی کو
کحسل اا تاک صحاع حکوی کسم

(فوج) کے مُکھ یودھا بھیشم۔ درونا چاریہ اور کرن آدی ہیں۔ اُن سب کو
تمہارے مُکھ کے اگنی پرتیوں میں گرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ جیسے ندیوں کے
پرواہ بہت بیگ کر سمندر میں آن گرتے ہیں اسی طرح تمہارے مُکھ میں یودھاؤں
کو آتے دیکھتا ہوں بہت سے یودھاؤں کے سر دکھائی دیتے ہیں۔ یہ یودھا آپ
کی مُکھ اگنی میں آپ ہی آپ آکر گرتے اس طرح معلوم ہوتا ہے جیسے جلتی ہوئی
آگ میں پتنگ خود بخود آکر گرتے ہیں جو یودھا تمہارے میں آکر گرتے ہیں تم اُنکو
اپنے سانس سے نِگلتے جاتے ہو۔ جہاں اگنی والے مکھوں سے ہی آپنے سارے
سنسار کو پیدا کیا ہے آپ کے تیج سے سارا وشو بھر رہا ہے کرشن۔ میں تمہارا
وِشن رُوپ دیکھ رہا ہوں۔ جیسا پیچھے کہا ہے۔ اور تُم ایک ہی اوبھُت رُوپ
دھار کر سارے وِشو میں پری پورن ہو۔ ہے دیون کے دیو۔ تُم کو میری بار بار
نمسکار ہو اب پرسن ہو۔ میں آپ کا آدانت پایا چاہتا تھا لیکن آپکا آدانت ہی
نہیں پھر میں کس طرح پاتا۔ یہ بچن سُن۔ سری کرشن جی بولے اے ارجن اس سمے
ان لوگوں کا کال رُوپ میں ہی ہوں۔ یہ بڑا روپ جو میں نے دھارن کیا ہے
ان لوگوں کے ناش کے نِمت ہی دھارا ہے۔ یہ جو دریودھن کی سینا کے یودھا
دکھائی دیتے ہیں۔ سبکو گراس کرونگا۔ ایک تو ہی رہیگا اس لئے اے ارجن اُٹھ
کھڑا ہو۔ ان شتروُوں کو جیت اور راج سُکھ بھوگ۔ دائیں بائیں دونوں ہاتھوں
میں گدا اور دھنش لے کر یکساں دشمنوں کو مار۔ تجھے یش ملیگا۔ اُنکو میں تو پہلے
ہی مار چکا ہوں تو تو صرف سبب ہے۔ یہ کہنے کو ہو جائیگا۔ کہ یہ ارجن نے مارے
ہیں اب ان یودھاؤں کا برتانت سُن۔ دروناچاریہ تو وہ ہیں جن سے تُو نے

شستر ودیا سیکھی ہے وہ باتوں سے بھی مارتے ہیں شراپ دیکر بھی سنگھارتے ہیں
بھیشم پتامہ کو اُن کے پتا شانتنو کا ور ہے کہ جب تیری اچھیا ہو گی۔ تبھی تیرا
کال ہو ویگا۔ جیدرتھ وہ ہے۔ جس کا پتا کرکھیشتر منڈل پر سرام کُنڈ میں تپ
کرتا ہے وہ کیسے کُنڈ ہیں۔ سوسُن۔ جب پرسرام جی نے اکیس دفعہ پرتھوی پر
کھشتریوں کو بدھونس کیا (مارا) اُنکے رُدھر (خون) سے پانچ کنڈ بھر گئے۔ جیدرتھ
کا پتا اُنہی کُنڈوں پر تپ کرتا ہے اور اُس کی خواہش ہے کہ جو کوئی میرے پتر کا
سر کاٹے اس کا بھی سر بھومی پر آگرے۔ کرن سُورج کا اوتار ہے اُن کے علاوہ
اور بھی جو یودھا ہیں۔ یہ تیرے سے مرتے نہیں پس میں نے انہیں پہلے ہی مار
رکھا ہے۔ مرے ہوؤں کو تو مار۔ ڈرمت۔ سنجے راجہ دہرت راشٹر کو کہتا ہے۔ کہ
سری کرشن جی کے یہ بچن سُن کر کورونبسی ارجن کانپ اُٹھا اور تھر تھرا کر ہاتھ
جوڑے۔ سری کرشن جی کے چرن کملوں کو نمسکار کیا۔ اور گدگد بانی سے بولا۔
کہ اے رکھی کیش آپ کے شریر کے جو انگ ہیں۔ اُن میں بہت جگہ سادہوں
سنتوں کی منڈلیاں دیکھتا ہوں۔ وہ آپس میں تمہاری مہما کہتے ہیں آپکے نام
کے پرتاپ سے وہ بیکنٹھ کو پراپت ہوتے دیکھتا ہوں بیکنٹھ بھی تمہاری دیہہ
میں ہیں اور کہیں کہیں راکھش سینا آپ کے سروپ سے ڈر کر ادھر اُدھر بھاگتی پھرتی
ہے بیشمار سادہو آپ کو نمسکار کرتے دیکھتا ہوں اے سب سے بڑے۔ تم کو کیوں
نہ نمسکار کریں۔ تُم کو اوشیہ ہی نمسکار کرنی چاہئیے کیونکہ تُم سنسار کے کرنہارے
برہما کے بھی کرتا ہو۔ انت ہو۔ سب دیوتاؤں کے پہلے ہوا اور پربھو ہو اس
کارن سے آپ کا نام دیویش ہے اور جگت آپ میں بس رہا ہے اس لئے جگت

واس ہو انباشی ہو۔ دیہہ سے پرے ہو۔ آدی دیو۔ پورن پرش اور انیک کار
کے بل سے پورن ہو۔ اسی کارن تم وشوندھان ہو۔ ویدوں میں جاننے یوگیہ
ہو کیونکہ ویدوں میں آپ کا پورن گیان ہے) تمہارا دھام (گھر) اور تیج سب سے
پرے ہے اس کارن سے پرم دھام ہو انیک پرکار کے سنسار کی اتپتی کرتے
ہو۔ ہے پربھو۔ بھوتی روپ بھی تم ہو۔ ورن بھی تم ہو۔ چندرما۔ سورج۔ پرجا
پتی بھی تم ہو۔ پتا ماتا اور دادا پردادا بھی تم ہو۔ تمہارے ہر ایک سروپ کو
میرا ہزاروں بار نمسکار ہو تمہارے بل پراکرم بھی اننت ہیں۔ اس لئے سب آپکو
نمسکار کرتے ہیں ہے مہاپربھو میں نے آپکو سکھا جان کر ناسمجھی کی باتیں کہی ہیں یعنی
جیتے کہا کرشن میرا رتھ لے آؤ۔ اے یادو میرا فلاں کام کر۔ اے سکھا میری ہٹھ
کر۔ یہ اوگیا مجھ سے اجان میں (نادانستہ) ہوئی ہے میں نے آپکو پہچانا نہیں
تھا۔ آپ تو ایشور پربھو ہو میں آپ کی مہما کے جاننے سے اساودھان اور اچیت
(بیخبر) تھا۔ مجھ سے ہنسی میں۔ آپکے برابر قدم رکھنے یعنی چلنے میں اور ایک ہی
آسن پر بیٹھنے اور ایک ہی سجیا میں سونے اجان سے جو اوگیا ہوئی ہے۔ ہے
اچیت انباشی پرش جی میری اس اوگیا (گستاخی) کو کھشما کرو۔ تمہاری مہما پربھو
اپرمان (بے اندازہ) الیکھ ہے۔ تم استھاور (غیر متحرک یعنی جگہ سے نہ ہل سکنے
والا) جنگم (متحرک چلنے والا) سب کے پتا اور سب کے پوجیہ اور سب کے گورو ہو۔
ترلوکی میں تمہارے سمان اور کوئی نہیں۔ تم سب سے ادھک ہو۔ تم ایشور ہو
اور ہے ایشور تم ہر پرکار سے استتی کرنے یوگیہ ہو اب مجھ پر ایسے ہی کرپا کرو۔
جیسا سکھا (دوست) کا اپرادھ سکھا اور پتر کا اپرادھ (قصور) پتا اور پتی ورتا

استری کا اپرادھ اس کا پتی کھشما کرتا ہے۔ ہے جہاں پربھو۔ میں نے پہلے کبھی آپ کا سروپ ایسا نہیں دیکھا۔ اب دیکھا ہے جس سے ڈر لگتا ہے۔ ہے جگ نواس ہے دیو اب پرسن ہو کر وہی دیہ سروپ دکھلائیے۔ اسی کے دیکھنے کی اچھیا ہے پرم سندر چکنے گھنگرالے کیش شوبھا پارہے ہوں۔ پیتامبر بستر پہنے ہوئے ہوں کنٹھ میں بن مالا۔ ایک ہاتھ میں میرے گھوڑوں کی باگیں ایک میں بید کی چھڑی ایک میں گدا اور چوتھے میں سدرشن چکر ہو ایسے بشن مورت۔ سہنسر باہو اب مجھے وہی چتر بھج سروپ دکھاؤ ارجن کی بینتی سنکر سری کرشن بھگوان بولے ہے ارجن۔ میں نے تجھے یہ بشو روپ پرسن ہو کر دکھایا ہے۔ یہ میرے آتما کا درشن ہے میرا یہ سروپ سب سے پرے۔ تیج مئی۔ انت اور انادہے ایسا پرمیشور روپ تو نے آگے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ روپ چار وید پڑھ لینے بڑی تپسیا کر لینے پر بھی ملنا درلبھ ہے یگیہ ور تیرتھ برت کرنیسے بھی ملنا مشکل ہے ترلوکی میں کسی کی شکتی نہیں جو میرا یہ سروپ دیکھ سکے ایک تو نے ہی دیکھا ہے اس کارن سے اے ارجن تو بھے (خوف) کو تیاگ (چھوڑ) اور نڈر ہو کر میرا پریتی دان (سچی محبت والا) ہو پھر میرا وہی روپ دیکھ۔ سنجے راجہ دہرت راشٹر کو کہتا ہے کہ کرشن جی نے ارجن کو یہ کہہ کر وہی روپ دکھایا جس سے ارجن کا ڈر جاتا رہا اور وہ آنند اور شانت ہو گیا پھر ارجن بولا ہے بھگوان۔ تمہارا یہ شانت روپ دیکھ کر میں اپنی پرکرت میں آیا ہوں۔ سری کرشن نے فرمایا اے ارجن میرا یہ سروپ جو تو نے دیکھا ہے بہت درلبھ ہے اس سروپ کو دیکھنے کی دیوتا نت اچھیا کرتے ہیں انہوں نے کبھی نہیں دیکھا۔ وید پڑھنے۔ یگیہ ور تپسیا اور انیک پرکار کے دہرم کرنیسے بھی

پاتا دُرلبھ ہے۔ جیسا تُو نے مجھے پایا ہے۔ سو کسی نے نہیں پایا تو نے کیونکر پایا ہے
سو سُن تو میرا پرم بھگت ہے اور میرے بنا کسی اور کا بھجن نہیں کرتا اسی لئے تُو
نے مجھے پایا ہے۔ ظاہری آنکھوں سے بھی تُو نے مجھے دیکھا۔ اور گیان نیترون
سے بھی تُو نے مجھے پہچانا ہے۔ پریم بھگتی سے تُو نے مجھے پایا ہے میں تیرے آدھین
ہوں۔ تو مجھ میں مِلا ہُوا ہے اور میں تجھ میں۔ ہے پانڈو نندن ارجن جو کچھ میں
کہتا ہوں سو سُن۔ پرم پریتی سے میری پُوجا کر اور سوانس سوانس سے میرا سمرن کر اس
پرکار میرا بھگت ہو۔ سنساری لوگوں کا سنگ نہ کر۔ سب بھوت پرانیوں سے
نرویر ہو۔ جب تُو ایسا ہو گا۔ تو میرے تئیں پراپت ہو گا۔ اتی شری بھگوت گیتا
سوپ نکھد سو برہم بدیا یانگ یوگ شاستر ے شری کرشن ارجن سنبادے وشو
روپ درشن نام ایکادش ادھیائے سماپتم۔

گیارہویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن لکھشمی جی سے کہتے ہیں کہ اب گیارہویں ادھیاء کا مہاتم سُن۔
دکھن دیش میں تنگ بھدر نام نگر ہے اُس کے راجہ کا نام مہانند تھا۔ وہ راجہ
بڑا ہری کا بھگت تھا۔ اُس کے گھر میں ایک ٹھاکر دوارہ تھا۔ وہاں ایک برہمن
شری لچھمی نارائن جی کی پُوجا کرتا تھا۔ اور گیتا کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ
نت پرت کیا کرتا تھا اور راجہ بھی نت وہاں جا کر لکھشمی نارائن کی پُوجا کیا کرتا
اور گیتا کا پاٹھ سُنا کرتا تھا۔ اسی طرح مدت گزر گئی۔ ایک دن راجہ مندر سے
گھر کو چلا جاتا تھا۔ راہ میں اُسے ایک جنت ملا۔ اُس کے ساتھ دو اتیت بھی

تھے۔ اُس نے راجہ کو کہا۔ کہ ہم بنارس کھیشتر کا اشنان اور درشن کرتے آئے ہیں
ہمکو رہنے کو کوئی جگہ دو۔ راجہ نے ان تینوں کو ایک حویلی میں جگہ دی وہ وہاں
جا رہے۔ پھر راجہ نے اُنکو بلا کر بھوجن کرایا۔ کچھ دیر بعد راجہ پھر اُن کے درشن کو
آیا۔ پتر کو ساتھ لایا۔ دونوں درشن کر کے اُن کے پاس بیٹھ گئے۔ گیان گوشٹ
ہوتی رہی اتفاقاً راجہ کا پُتر اُس حویلی میں کسی کام کو گیا۔ وہاں ایک پریت رہتا تھا
اُس نے راجکمار کو مار ڈالا۔ سیوکوں (نوکروں) نے راجہ کو اس بات کی خبر دی۔
جس کے سُنتے ہی راجہ کے ہردے پر سخت چوٹ آئی۔ دل میں سوچا کہ اِن سادھوؤں کے
درشن کا اچھا پھل ملا۔ وہاں سے اُٹھا۔ وہ سادھو اور انتیت بھی راجہ کے ساتھ
آئے دیکھا کہ راجہ کا پُتر مرا پڑا ہے۔ اور پریت اُوپر سے نہیں اُٹھا۔ سادھ نے
پریت سے پوچھا کہ تُو نے راجکمار کو کیوں مارا۔ پریت بولا۔ میں نے ایسے کئی پاپی
مار کر کھائے ہیں کیا ہوا۔ جو آج راج پُتر بھی مار کھایا۔ سادھو بولا۔ اے پریت
میں گیتا پاٹھ سُنا کر تجھے پریت جُون سے چھڑا دونگا۔ اور جتنے جیو تُو نے کھائے
ہیں اُن کا بھی اُدّھار ہو جائیگا۔ اپنے پچھلے جنم کی بات کہہ۔ تُو پریت کیوں ہُوا
پریت بولا۔ میں پچھلے جنم میں برہمن تھا۔ ہل جوتا کرتا اور کھیتی کیا کرتا تھا ایک
دن ایک دُربل اور دُکھیا برہمن میرے کھیت کے پاس آ گرا۔ اُس کے جسم میں
پھوڑے بہت تھے ایک چیل آ کر اس کا مانس کھانے لگی لیکن وہ اُڑا نہیں سکتا تھا
میں تماشا دیکھتا رہا۔ لیکن چیل کو نہیں اُڑایا۔ اتنے میں ایک سادھ آیا اُس
نے کہا اے برہمن تیرے گلے میں تو جینئو ہے لیکن تیرے کرم چنڈالوں کے سے ہیں
تیرے کھیت کے پاس چیل اس برہمن کا مانس کھاتی ہے لیکن تُو اُڑاتا نہیں بلکہ تو

تماشا دیکھتا ہے۔

شعر

دیکھ تکلیفوں میں اوروں کو ہنسا کرتے ہیں جو ÷ ایکدن ایسونکو ڈھونڈے بھی قضا ملتی نہیں
کون کہتا ہے کہ ظالم کو سزا ملتی نہیں ÷ اچھے کاموں کی کہو کسکو جزا ملتی نہیں
بھوک سے مرتے کسیکو دیکھ کھائیں سیر ہو ÷ ایکدن ایسوں کو جھوٹی بھی غذا ملتی نہیں
فرض انسان کا یہی ہے کام آئے اور کے ÷ جُون یہ انسان کی ہے بار ہا ملتی نہیں

اے برہمن تو جہاں پاپی ہے ان تین پاپوں کے کرنیوالے اوشیہ نرک میں جاتے ہیں (۱) وہ جو کسی کے گھر میں چور دیکھ چُپکا رہے (۲) گائے کو شیر سے گھری ہوئی دیکھ کر آپ جان بچا کر بھاگ جاوے یا کسی لاوارث بیمار کو دیکھ کر اس کی سیوا اور علاج نہ کرے (۳) بھوت پریت وِدّیا جاننے والا کسی پریت کے ستائے ہوئے کو جان بوجھ کر نہ چھڑاوے۔ اور جو لوگ سب جیووں کی سہائتا اور اُن پر دیا کرتے ہیں اُنکو اشومیدھ یگیہ کرنے کا پھل ہوتا ہے۔ جا میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ تو پریت کی جُونی میں پڑیگا۔ سادہو کے یہ بچن سُن کر میں نے اُس سے بنتی کی کہ آپ کا واکیہ ٹل نہیں سکتا۔ میں آپ کے شاپ سے ضرور ہی پریت یُونی میں جاؤنگا۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ اس یونی سے میرا اُدّھار کب اور کیونکر ہوگا۔ سادہو نے جواب دیا کہ جب کوئی تجھے گیارہویں ادھیائے گیتا کا پاٹھ سُنائیگا۔ تب تیرا اُدھار ہو جائیگا پریت سے یہ کتھا سُنکر سادہو نے راجہ سے پوچھا کہ اب کیا کریں۔ راجہ نے کہا۔ مہاراج اس کا اُدھار کرو۔ تاکہ میرا پتر بھی زندہ ہو جائے تب سادھو نے گیتا کے گیارہویں ادھیا کا پاٹھ کر کے جل پریت کے مُنہ پر چھڑکا وہ اُسیوقت پریت دیہی سے

دیو دیہی ہوگیا۔ جننے جیو اُس پربت مارے تھے وہ سب کرتارتھ ہوئے۔ راج پتر بھی سماؤ دہاں ہوا ان سب کیو اسطے آکاش سے بوان آئے چونکہ گیتا پاٹھ کے پرتاپ سے جن کا اُدھار ہوا تھا وہ سب چیتر بھج روپ ہوگئے تھے اس لئے راجہ اپنے پتر کو پہچان نہ سکا اس نے پربت سے پوچھا کہ میرا پتر کونسا ہے۔ پربت نے اشارے سے تبلا دیا راجہ نے کہا۔ آ پتر تو مجھے مِل۔ پتر بولا۔ یہ بات تو کیسے کہتا ہے۔ میں تو آگے بھی کئی بار تیرا پتر اور کئی بار پتا ہو چکا ہوں راجہ نے موہ کے بس ہو کر اپنے پتر سے کہا کہ ایسی باتیں نہ کہہ۔ تو تو میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ کوئی اور سنتان میرے نہیں میری گتی کیسے ہوگی۔ پتر بولا۔ کہ پتاجی اگر کسی کل میں ایک وِشنو بھگت ہو تو اُس کی ساری کل کا اُدّھار ہوتا ہے۔ تو جنتا نہ کر اب میں شری نارائن جی پرائن ہوا ہوں اور شری گیتا جی کے گیارہویں ادھیائے کے پاٹھ کے پرتاپ سے بیکنٹھ کو جاتا ہوں جب میں سری نارائن کا درشن کرونگا۔ تو تیری اکیس کلوں کا اُدّھار ہو جائیگا۔ یہ بات سُن کر راجہ نے کہا اچھا سدہارو۔ تب وہ سب بمانوں پر بیٹھ بیکنٹھ کو گئے۔ تب سادھ نے راجہ کو کہا۔ راجہ تیرے پتر کنیا تو کوئی ہے ہی نہیں اب تو بھی شری گیتا جی کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کر اور تلسی میں جل چڑھایا کر۔ تیرا جنم بھی سدھریگا۔ اور اُدّھار ہو جائیگا یہ بات کہہ کر سادھو بھی رمتے ہوئے (چلے گئے) اور راجہ بھی نت پرت گیتا جی کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ کرتا اور تلسی میں جل چڑھاتا رہا اور اُس کا بھی اُدّھار ہو گیا۔ شری نارائن جی کہتے ہیں۔ کہ اے لکھشمی یہ گیارہویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو تو نے شروَن کیا (سُنا)۔

اتی شری پدم پورانے ستی ایشر سنبادے اُترا کھنڈے گیتا مہاتمے ایکادش (گیارہویں) ادھیا وَمہاتم سنپورنم۔

بارہواں ادھیاء

ارجن نے پرشن کیا کہ ہے پربھو۔ تمہارے ایک بھگت تو تمہارے کمل نین کے اپاسک ہیں وہ اس سرگن روپ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اور ایک تمہارے بھگت تمہارے نرگن روپ دجواکھے اور انیاشی ہے اکی اُپاسنا کرتے ہیں ایک آشچریہ روپ کے اُپاسک ہیں اور ایک آپ کے آنند روپ کے اُپاسک ہیں ان اپاسکوں میں چُتر اُپاسک کون ہے شری کرشن جی نے جوابدیا کہ اے ارجن یہ جو میرا کمل نین پرگٹ سروپ ہے۔ من کا نشچل چنتیا جہ میں رکھ کر جو میرا سمرن کرتے ہیں یعنی من کو ایکاگر دیکسو) کر کے بڑی شردھا کیساتھ جو میرے اس کمل نین روپ کے اُپاسک ہیں۔ میرے مت میں وہ بھگت اتی سرشٹ اور اتی چتر ہیں اور دُوسرے نرگن روپ اویکت گت کے جو اُپاسک ہیں اُنکو ادھک سے ادھک کلیش اور اشٹا دتکلیفیں) ہیں اب دوسرے نرگن اویکت روپ کا برتانت سُن۔ پرتھمے (پہلے) تو وہ ابناشی ہے اسکی مہا بچن پر نہیں آتی۔ جیبھیا (زبان) سے کہی نہیں جاتی اسی لئے اسے انردیس کہتے ہیں۔ نیتروں سے دیکھا نہیں جاتا اسواسطے اُسے اویکت کہتے ہیں۔ سرو ویاپی ہے۔ من سے اُس کا روپ اور پرتاپ چنتن نہیں ہوسکتا اس کارن اُسے اچنت کہتے ہیں اس میں کوئی وکار نہیں نہ کبھی یہ گھٹتا بڑھتا ہے اس لئے اُس کا نام استھت بھی ہے اور کسی دوسرے کے ہلانے جلانے

سے ہلتا جلتا نہیں اس لئے اسے دہرد کہا ہے اپنی جگہ نہ ہلنے کے سبب سے اس کو اچل کہتے ہیں یہ تو اویکت نرگن رُوپ کے نام اور پرتاپ کہے اب اس رُوپ کے اُپاسکوں کے سادہن سُن۔ جن سے وہ میرے اس رُوپ کو پاتے ہیں یہ سادہن تین ہیں (۱) سب اندریوں کا سنجم۔ (۲) سب کیساتھ سمتا بھاؤ (برابر کا سلوک) (۳) سب جیووں کی بہتری کی خواہش رکھنا۔ پرائے ارجن اس جیو کی شکتی نہیں جو اس اویکت رُوپ کی اپاسنا کر سکے۔ کوئی بڑا گیانی ہی ان سادہنوں کو پاتا ہے اویکت سرُوپ کے پانے کے سادہن جیووں سے کٹھن ہیں۔ کیونکہ سب اندریوں کو جیتنا اور سم درشٹی (سب کو یکساں جاننے والا) ہونا کٹھن ہے۔ جو کوئی پُوجا (آدر) کرے اور سُکھ دے اس کا بھی بھلا چاہنا۔ اور دُکھ دینے اپمان اور اناد کرنیوالے کا بھی بھلا چاہنا۔ سدا نشچل اور پرسن رہنا۔ دیہ دھاری کو مشکل ہے اس لئے اویکت رُوپ کی اُپاسنا کلیش دائک ہے کیونکہ یہ سرُوپ دیکھنے میں نہیں آتا۔ جو نیتروں سے دیکھ کر سُکھ پاوے۔ بانی سے اسکی مہما کہی نہیں جاتی۔ جو گُن گا کر سُکھ پاوے اس کا چنتن بھی نہیں ہو سکتا جو من میں اس سروپ کو چتار کر اور نشچل ہو کر سُکھ پاوے۔ اب ارجن جو میرے مکل تین کے اُپاسک ہیں اُن کا برتانت سُن۔ جو جھ دیو کی جسودھا نندن پرم سُندر پرمانند سری کرشن بھگوان سرگن سرُوپ کے اُپاسک ہیں اور میری شرن آئے ہیں وہ اپنے سب کرم اور بستو میرے سمرپن کئے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہے بھگوان یہ شریر بھی تمہارا ہے۔ گھر بھی تمہارا ہے اور میں بھی تمہارا داس ہوں اور داس بھاؤ ہو کر میرا بھجن کرتے ہیں۔ اور رسوئی آدی سب مجھے سمرپن کر کے

اور اُسے میرا پرساد جان کر کھاتے ہیں۔ اور ہر سمے میرا ہی دھیان میرا ہی
سمرن اکرتے ہیں۔ ہرے گوبند۔ سری لیشو ناتھ آدی میرے ناموں کو یاد کرتے
ہیں اُنکے ساتھ میں کیسا ہوں سو سُن یہ سنسار جو دُکھ رُوپ جنم مرن کا گھر ہے یسو
اس سے تت کال ہی اپنے بھگت کا اُدھار کرتا ہوں دیر نہیں لگاتا۔ جنہوں نے
من کی نشچلتا مجھ میں رکھی ہے اور بدّھ بھی میرے میں رکھی ہے جو میرے سیوک اور
اُپاسک ہیں۔ اے ارجن یہ سادھن اُنکو کرنے یوگیہ ہیں اس سے اُپرنت اور کوئی
بڑا بھجن میرے پرسن کرنے کا نہیں۔ میرے بھگتوں کو اس سے زیادہ بھگتی کرنی
نہیں رہتی اے ارجن تیرے من کی نشچلتا جو مجھ میں لگی ہے تو تو کرتارتھ ہوا ہے
تجھے کچھ کرنا باقی نہیں رہا۔ جو من کی نشچلتا مجھ میں نہ لگے تو ابھیاس یوگ
کرے ابھیاس یوگ کیا ہوتا ہے۔ سو سُن۔ جب میرے سمرن کو تیاگ کر من کسی
اور طرف جاوے تو بدّھی کیساتھ من کو روک کر میرے میں نشچل کرے اُس کا
نام ابھیاس یوگ ہے۔ ارجن تو بھی یہ یوگ کر۔ اگر تجھ سے ابھیاس یوگ نہیں
کیا جاتا تو اور بات کر۔ پربھات سے لیکر رات کو سونے کے وقت تک میرے
پانیکے لئے میری سیوا پُوجا کر۔ تو بھی تو سنسار بھرم سے مُکت ہو جائیگا اور جو تجھ
سے سیوا پُوجا بھی نہیں ہو سکتی۔ تو دونوں ہاتھ جوڑ کر میرے چرن کملوں کو
نمسکار کر اور مکھ سے یہ بچن کہہ کہ ہے شری کرشن میں تمہاری شرن ہوں۔ اس
پرکار میری شرن آ۔ اور اپنا من میرے چرنوں میں نشچل رکھ۔ اس سے بڑا کلیان
ہوگا اسکو ابھیاس یوگ کہتے ہیں۔ اس ابھیاس یوگ سے گیان سرلشٹ ہے
کونسا گیان۔ میری مہما کو جاننا اور کہنا۔ اور میرے دھیان میں لگنا اس گیان

سے بھی سرشیٹ ہے۔ میرے ساتھ جُڑنے سے سب کرموں کے پھل کا تیاگ ہو جاتا ہے اور کرموں کے پھل کے تیاگ سے میرا بھگت ہو جاتا ہے اور شانت روپ میں جا پراپت ہوتا ہے اُس بھگت کے لکھشن سُن۔ کسی بھوت پرانی کا بُرا نہ چاہے سب کا متر ہو۔ سب پر کرپال رہے اور اہنکار سے رہت ہو اور یہ کہے کہ نہ کچھ میں ہوں اور نہ کچھ میرا ہے۔ سب کچھ میرے بھگوان کا ہے اور سُکھ دُکھ میں ایک سمان۔ کھشما (معاف) کرنیوالا۔ سنتشٹ (صابر) پرسّن (خوش) اور نرنتر (ہمیشہ) میرے ساتھ جُڑا رہے اور سنساری وشیوں کو متھیا کر جانے اور اس سے اپنا آتما چیت کر رکھے اور من کا نشچہ درڑھ کر کے مجھ میں رکھے۔ جو بھگت اس پرکار میرا بھجن کرتا ہے وہ مجھ کو پیارا ہے۔ پھر کیسا ہے وہ کسی سے ڈرتا نہیں۔ اچھی چیز پا کر خوش اور بُری پا کر ناراض نہیں ہوتا۔ ایسا مکت روپی بھگت مجھے پیارا ہے۔ پھر کیسا ہے اُسکو کسی چیز کی خواہش نہیں تنکو جل اور مٹی سے اشنان کر کے پوتّر رکھتا ہے اور انتہ کرن کو میرے سمرن سے نرمل رکھتا ہے اور سنساری لوگوں سے اُداس رہتا ہے اور جنہوں نے سنسار کی بات نندک جانی ہے۔ مجھے ایسے بھگت بہت پیارے ہیں وہ کسی دستو کے لئے چنتا نہیں کرتے نا ملنے والی چیز کی خواہش نہیں رکھتے اور میرے چرن کملوں کے ساتھ درڑھ نشچہ کرتے ہیں شترو متر اُنکو ایک سمان ہیں اور آدر انادر اُنکو برابر ہے یعنی آدر سے خوش اور انادر سے دُکھی نہیں ہوتے۔ شیت (سردی) اُوشن (گرمی) میں دُکھ سُکھ میں ایک سمان ہیں دوسرے کا سنگ نہیں کرتے نربندھ ہوئے رہتے ہیں اُنہیں اُستت (تعریف) نندیا (بُرائی) برابر ہیں اور

میرے سمرن بنا اور کچھ نہیں بولتے۔ سدا اسنتشٹ ہی رہتے ہیں گھر بنانے کا بھی
یتن نہیں کرتے۔ بنے ہوئے ٹھور (جگہ) پر بیٹھ کر میرا بھجن کرتے ہیں اور سنسار سے
اداسین رہ کر اپنا درڑھ نشچہ مجھ میں ہی رکھتے ہیں اور اُن کو میرے ہی ساتھ
پریت (محبت) ہے ایسے منش بھگت مجھ کو بہت پیارے ہیں ہے ارجن یہ سادہن
میں نے اپنے بھگتوں کو اُپدیش کئے ہیں۔ اِن سادہنوں کا نام امرت دہرم ہے
جیسے امرت پان کرنے سے کسی کو روگ نہیں رہتا اور نہ آتا ہے ایسے ہی یہ امرت
روپی سادہن اپنے بھگتوں کے ہتھارتھ کہے ہیں۔ جو پرم شردھا کیساتھ اِن
دہرموں کی سادھنا کرتے ہیں اور میری اُپاسنا کرتے ہیں۔ سو بھگت مجھ کو سب
بھگتوں سے پیارے ہیں اتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھد سو برہم ودیا یانگ
یوگ شاسترے شری کرشن ارجن سنبادے بھگت یوگ نام دوادش (بارہواں)
ادھیائے سمپورنم۔

بارہویں ادھیائے کا مہاتم

سری نارائن لکھشمی سے کہتے ہیں کہ اب بارہویں ادھیاد کا مہاتم سن دکھن
دیش میں سکھانند نام ایک راجہ رہتا تھا۔ اُس کے نگر میں اُتنگا نام ایک لنپٹ
رہتا تھا اُس کی پریت ایک گنگا (بیسوا) کے ساتھ تھی۔ وہ بیسوا اور لنپٹ
دونوں دیوی کے مندر میں جاکر مدھ مانس بھکش کرتے تھے اور کہتے یہ تھے
کہ ہم دیوی کے مندر میں جاکر دیوی کی پوجا سیوا کرتے ہیں۔ ایسے ہی کتنے دن
بیت گئے اور اُسی نگر میں ایک برہمن نے دیوی کی اُستت کی۔ دیوی نے درشن

دیئے اور آگیا کی کہ اے برہمن تو کچھ مانگ۔ جو کچھ مانگیگا۔ سو میں تجھ کو دونگی۔
برہمن نے کہا۔ مجھے دھن اور سنتان کی اچھیا ہے۔ دیوی نے کہا۔ جو کچھ تُو نے
مانگا۔ سو میں نے تجھ کو دیا۔ پہلے میرا کہنا مان۔ برہمن بولا کیا۔ دیوی بولی کہ کچھ
ایسا اُپائے کر جس سے ان دونوں پاپیوں کا اُدّھار ہو۔ برہمن بہت اچھا کہہ کر
اپنے گورو کے پاس گیا اور کہا۔ مہاراج میں نے بھوانی کی سیوا کی بھگتی اور استوتر
پڑھا تھا۔ بھوانی مجھ پر پرسن ہو کر مجھے دھن اور سنتان دیتی ہے لیکن کہتی ہے
کہ پہلے تو ان (لسپٹ اور بیسوا) کا اُدّھار کر۔ پھر دونگی۔ اب جس طرح تم کہو میں
کروں گورو نے کہا۔ میں تو کچھ اُپاؤ نہیں جانتا۔ تو شری نارائن جی سے پُوچھ تب
برہمن نے شری نارائن جی کی تپسیا کی وہ پرسن ہوئے آکاش بانی ہوئی کہ اے برہمن
تیری کیا کامنا ہے تب برہمن نے یہ سب کتھا انکو کہی اور کہا کہ مہاراج میں نہیں جانتا
کہ اُن کا اُدّھار کیسے کروں آپ کرپا کر کے جو آگیا دیں سو کروں جس سے وہ پاپی
اُدھریں۔ اور دیوی مجھے دھن اور سنتان دیوے۔ شری نارائن جی نے کہا کہ تو
شری گیتا جی کے بارہویں ادھیاء کا پاٹھ انکو سُنا اس سے انکا اُدّھار ہوگا برہمن
نے مندر میں آکر شری نارائن کی آگیا دیوی کو سُنائی۔ تب دیوی نے پُوچھا کہ گیتا کا
پاٹھ سُنکر وہ پاپی کیونکر سُدھرینگے۔ برہمن بولا۔ شری نارائن جی نے آگیا دی ہے
تب دیوی نے کہا ان دونوں کو بُلا کر سُناؤ۔ تب برہمن نے دونوں کو بُلا کر
گیتا جی کے بارہویں ادھیاء کا پاٹھ سُنایا۔ سُنتے ہی وہ ادہم دیہہ پاپی سارے
پاپوں سے چھوٹے اس پرکار پاپیوں کے لئے آکاش سے بمان آئے وہ انہوں
میں بیٹھ کر بیکنٹھ کو سدھارے تب دیوی جی نے کہا۔ اے برہمن گیتا کے بارہویں

ادھیاء کا ایسا پھل ہے جسکو سُنکر یہ دو تو پاپی سُنتے ہی اُدھر گئے ہیں اور بوانوں پر بیٹھ کر بیکنیٹھ کو سدھارے ہیں۔ میں بہت پرسن ہوئی ہوں اور میرا نام آج سے وشنو ہوُا اور آج سے میں نے تجھے اس نگری کا راج دیا یہ کہہ کر بھوانی تو انتر دھیان ہوگئیں۔ برہمن اپنے گھر گیا۔ اب راجہ کا پرنانت سُن۔ اُس کے سنتان نہیں ہوتی تھی اس لئے وہ چاہتا تھا کہ میں اپنا راج کسی اور کو دیکر بن میں جا کر تپ کروں تو اچھی بات ہے وہ برہمن راجہ کے پاس آیا۔ راجہ نے کہا اے دیوتا تم اس نگر کا راج کرو۔ اور میں بن میں تپسیا کو جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر برہمن کو راج دیکر وہ راجہ بن کو چلا گیا۔ راجہ کی یہ بات بھوانی نے جانی تھی اس کارن راجہ ورکت ہو راج برہمن کو دیکر چلا گیا۔ اتی شری پدم پورانے ستی ایشر سنبادے اترا کھنڈے گیتا مہاتمے دوادش (بارہواں) ادھیاء سمپورنم۔

تیرہواں ادھیائے

ارجن نے پرشن کیا کہ ہے پربھو۔ پرکرت۔ پُرش۔ کھیشتر۔ کھیشتر گیہ گیان اور گئے کنہیں کہتے ہیں۔ یہ چھ باتیں کرپا کر کے مجھے بتلائیے۔ سری کرشن بھگوان جی بولے۔ ہے کنتی نندن ارجن۔ یہ جو منش کی دیہہ ہے اسکو کھیشتر کہتے ہیں کیوں کہتے ہیں سو سُن جب یہ جیو چوراسی لاکھ جونیوں میں بھرمتا بھرمتا منش دیہہ میں آتا ہے تب یہ چینتن ہوتا ہے۔ پرمیشور کو بھی پہچانتا ہے۔ پاپ پن کو بھی جانتا ہے دیہہ کو پاکر جیسا بھلا بُرا پاپ پُن کرتا ہے ویسا ہی پھل پاتا ہے اور دیہہ دھاریوں کو نہ پاپ لگتا ہے نہ پُن۔ منش دیہہ پاکر ہی پاپ پُن اُپجتا ہے اس

ئےمنش دیہہ کو کھشیتر کہتے ہیں جتنی وستوؤں کا اس شریر میں ٹھاٹھ بنا ہوا ہے جو اسکو سمجھتا ہے۔ وہ نِت وِدیا یا کھیشترگیہ کہلاتا ہے۔ شریر روپی کھشیتر کو جاننے والا کھشیترگیہ تو مجھے جان جس گیان سے کھشیتر۔ کھشیترگیہ دونوں جانے جاتے ہیں۔ وہ میرے مت کا گیان ہے۔ اب اس دیہہ کا برنانت سُن جو کچھ شریر کھشیتر میں ورتمان ہے وہ سناتا ہوں اس کھشیتر کا برنانت رشیوں نے بھن بھن (جدا جدا) کہا ہے۔ ویدوں میں بھی بہت پرکار سے کہا ہے لیکن ارجن جو کچھ میں تجھے سُناتا ہوں وہی سننیہ ہے اب شریر کھشیتر کا برنانت سُن یہ شریر پانچ تتوں (اگنی۔ وایو۔ بھُوم۔ جل۔ آکاش) کا بنا ہوا ہے۔ بھوم کا انش دیہہ میں مانس۔ اگنی کا انش جھٹرا اگنی۔ پون کا انش سانس اور آکاش کا انش پولاپن ہے۔ یہ پنچ بھُوت دیہہ میں بستے ہیں۔ من بدھی اہنکار۔ دسوں اندریاں یعنی پانچ کرم اندریاں (ہاتھ۔ پاؤں۔ گُدا۔ لِنگ۔ مُکھ) جن میں گیان نہیں صرف کرم کرنا ہی جانتی ہیں اور پانچ گیان اندری (آنکھ۔ ناک۔ کان جبھیا یعنی زبان اور توچا یعنی کھال جو سردی گرمی محسوس کرتا ہے ان میں گیان ہے لیکن کرم نہیں لیکن توچا جو سپرش اندری ہے یہ سب میں بیاپی ہوئی ہے۔ جبھیا میں بھی دو گن ہیں۔ ذائقہ چکھنا اس کا گیان گُن اور بولنا کرم گُن اسی طرح لِنگ میں بھی دو گُن ہیں۔ استری سنبھوگ گیان گن لِنگھی یعنی پیشاب کرنا کرم گن ہے یہ تو دسوں اندریاں کہیں۔ اب اِن پانچ اندریوں کے پانچ ہی آہار ہیں۔ نیتروں کا نو رُوپ دیکھنا۔ ناسکا کا بُو سونگھنا۔ جبھیا کا سواد لینا۔ اور کانوں کا شبد سننا اور توچا سپرش اندری کا آہار۔ بستر پہننا۔ چندن آدی سگندھی کا لیپن

کرنا اور سردی گرمی محسوس کرتا۔ ان سب سے ہی بنا ہُوا یہ شریر ہے۔ بھلی وستو کے کھانے اور پہننے کی خواہش۔ بُری وستو کی چاہت۔ کبھی سُکھ اور کبھی دُکھ۔ یہ چاروں باتیں اس شریر رُوپی نگر میں برتتی ہیں یہ چاروں اس شاریرک دشو میں درڑھ ہیں یہ تین پر کار سے برتتی ہیں۔ اے ارجن شریر کا برتانت میں نے تجھے سب کہہ دیا اب جن سادھنوں سے میرے جاننے کا گیان اُپجتا ہے۔ سو سن۔ مان (عزت) کا ابھلاشی نہ ہو۔ اپنی ماننا پوجا نہ کراوے گورُو گوسائیں ہو بیٹھے۔ من بچ کرم سے سب کا سیوک رہے۔ پاکھنڈی نہ ہو۔ جھُوٹے آڈمبر نہ رچے یعنی لوگوں پر یہ ثابت کرنے کیلئے کہ میں بڑا مہنت ہوں۔ چوکڑی مار آنکھیں موند کر سمادھی لگائے اور من میں وِشیوں کا چِنتن کرے ایسا کرنا پاپ ہے

دوہا

مالا لینی کاٹھ کی دھاگے لئی پرو ÷ من میں گُھنڈی پاپ کی رام جپے کیا ہو
بھیکھ دکھایُو جگت کو لوگن کو بس کین ÷ دہوکا دینے میں چتر چھل میں ہیں پربین
من میلا تن اُجلا۔ بگلے کی مانند ÷ جو نر ارجن یوں کرے پڑے وہ جم کے پھند

غزل

مجھے ملنا اگر چاہے منش کوئی بھی اے ارجن ÷ بتا تا اپنے ملنے کے تجھے میں آج ہُو سادھن
نہ ہو وہ مان کا بھوکا گورو بننا بھی نہ چاہے ÷ لگائے سب کی سیوا میں بچن اور اپنا من اور تن
آڈمبر جھُوٹے رچیر جے نہ لوگوں کو وہ دکھلائے ÷ بھلا سب جگت کا چاہے کرے سب سے مدھر بھاشن
من بانی کرم سے خود کسیکو کشٹ نہ دیوے ÷ جو کوئی ورد دُکھ بھی دے کھشما میں رکھے اپنا من
حلیمی اور نمرتا سے وہ سب لوگوں سے ہی برتے ÷ گورُو کی وہ کرے سیوا سدا رکھے اُسے پرسن

نت اشنان کر جل سے پوتر دیہی کو رکھے ❖ لگائے دھیان میں ہوئے نسچل کر کے اپنا من
دمن کر اندریاں اپنی بچے جو پانچوں دشمن سے ❖ بندھن کا نکر اسکے اسے دیتا ہوں مکتی دہن
بیٹے استری گھر سے اسے سوکھشم محبت ہو ❖ ہوں اسکی نظر میں یکساں پیارے ہوں خواہ ہوں دشمن
پتی برت استری جیسے نہ دیکھے غیر کے منہ کو ❖ میرا بھی بھگت کیوں مجھ کو ہی ہر دم کرے سمرن
کسی کا سنگ نہ کر کے فقط مجھ کو ہی وہ جانے ❖ میں ہو پرسن اس پر اور دکھاتا ہوں اسے درشن

ان سادھنوں کے بنا اور جو کچھ کوئی بات کرے۔ سو سبھی اگیان جان۔ جیسے دیپک کی سامگری تیل باتی اور اگنی جب یہ ودھی پوربک اکٹھی ہوتی ہیں تب دیپک کا اجالا گھر میں ہوتا ہے اور اس سے گھر کی سب وستو دکھائی دیتی ہے سو یہ دیپک ہی گیان ہے اسے سنو کیا ہے سو سُن۔ اے ارجن تو نے جو گیہ کا پرشن کیا تھا سو گیہ میں ہوں۔ اس نام کا کارن سُن کر تو پار ہو جائیگا۔ گیہ انادی ہے اس کا کبھی آدی نہیں۔ سب سے پرے ہے اسی سے اسکو پار برہم کہا ہے۔ جیو اور دھیان دونوں سے بھی پرے ہے۔ اور آنکھ۔ ناک۔ کان۔ سر وغیرہ سب انگوں میں بیاپک ہے اور سب اندریوں کے گنوں کا پرکاش ہے۔ سب جگہ بس رہا ہے۔ سب اندریوں سے ملا ہوا بھی ہے۔ سب سے نیارا بھی ہے۔ سب کا کرنہار ہے پھر آپ نرگن ہے۔ سب گنوں کو بھوگتا ہے۔ ستھاور (نہ ہل سکنے والا) جنگم (چلنے پھرنے والا) کے باہر بھیتر بیاپک ہے۔ اتی سوکھشم ہے۔ دیکھا نہیں جا سکتا۔ اسی کارن لوگ کہتے ہیں کہ پرمیشور دُور ہے۔ سب میں ویاپک سب سے نیارا ہے اور سب کا بھرن بھوگنہارا ہے۔ ہے ارجن اسکو تو گیہ جان۔ جب سنسار کو گرہن لیتا ہے تو اس کا نام گراسن ہوتا ہے۔ پھر جب آپ ہی سنسار کو

پرگٹ کرتا ہے تو اُس کا نام اُنپت کرتا ہو جاتا ہے۔ اور جب سب کے اندر باہر بیاپتا ہے تب اُس کو دشن کہتے ہیں۔ سُورج سے آدلے کر جتنے بھی جوت والے ہیں اُن کی جیوتی وہی ہے۔ تم (اندھکار) اور اگیان سے پرے ہے یہ گیئے جاننے کا گیان ہے۔ اس گیان سے ہی میں جانا جاتا ہوں۔ نیتروں سے دیکھا نہیں جاتا اور ہاتھ سے پکڑا نہیں جاتا۔ سب کے ہردے میں بسنا ہوں اے ارجن کھشیتر۔ کھشیتر گیہ۔ گیان اور گیہ کا برتانت جُدا جُدا اچھی طرح تجھے سُنا دیا اب پرکرتی اور پرکھ کا برتانت بھی سُن۔ پرکرتی یعنی مایا اور پُرکھ ادھنان جیوان دونوں کو تو انادی جان۔ میری طرح اِن کا بھی آدنہیں یعنی جب سے میں ہوں تب سے یہ بھی ہیں۔ اب اُنکو جُدا جُدا کہتا ہوں۔ یہ دیہہ اندریوں سے تت جو ہیں ان سب کے اُپجانے والی میری مایا ہے۔ کارج۔ کارن۔ کرتا کارج کہتے ہیں کسی وستو یا کام کو۔ جس وستو سے کارج اُتپن ہُوا۔ اُسے کارن اور بنانے والے کو کرتا کہتے ہیں۔ جیسے مٹی کا برتن کارج اور مٹی برتن بننے کا کارن اور برتن بنانے والا کمہار اُس کا کرتا ہے اسی طرح یہ سنسار بھی کارج ہے اور یہ مایا کا سروپ ہے۔ سنسار کا کارن بھی مایا ہے۔ کیونکہ یہ مایا سے ہی پرگٹ ہُوا ہے اور اس سنسار کی کرنہار بھی مایا ہے یہ تو مایا کا برتانت رہا۔ اب پُرکھ (جیو) کی بات سُن اِس پرکرتی کا اُپجایا ہوا شریر نامی نگر ہے۔ جس میں سُکھ اور دُکھ کا بھوگتا جیو ہے۔ پرکرتی سے اُپجی ہوئی دیہہ اندریوں میں تینوں گُن (ستو۔ رج۔ تم) اُتپن ہیں۔ ان تینوں گُنوں کے سنجوگ کا رنگ اس جیو کو لگتا ہے۔ اور اُن کے رنگ سے رنگا جا کر یہ جیو بھرمتا پھرتا ہے۔ اب میری بات سُن۔ اس مایا اور جیو نے

مالک میرے آگے کوتک رچا ہے۔ میں ان کا کوتک دیکھتا ہوں۔ مجھے یہ جیو اور مایا
دونوں نمسکار کرتے ہیں۔ ان دونوں کا نیاو کرنہارا بھی میں ہوں اور ان کے
کوتک کا دیکھنے ہارا اور بھوگتا بھی میں ہوں۔ اور میں جیو اور دیہہ سے پرے
بھی ہوں اسی لئے مجھے پرماتما کہتے ہیں۔ جو کوئی اس پرکار دکھ سُکھ کا بھوگتا
جیو کو جانے۔ اندریوں کے گُن کو مایا سمجھے۔ اور اُن کا کوتک دیکھنے والا۔ اور اُن
سے نیارا مجھے خیال کرے وہ گیانی ہے۔ اُسکو ان تینوں باتوں کے سمجھ لینے سے
یہ پھل ہوتا ہے کہ سنسار کے جنم مرن کے بندھن کا نکر تکن ہوتا ہے ارجن اب اور
بات سن۔ کئی یوگی اپنے اندر میں ہی دھیان کر آتما کا درشن پاتے ہیں اور سانکھ
شاستر کے مارگ سے مجھے دیکھتے ہیں۔ سانکھ شاستر کی یہ شکھشا ہے جو کچھ ہے
پرمیشور ہی ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ پس وہ میرے سروپ کی پوجا کرتے ہیں
اور اس سروپ میں میرا درشن پاتے ہیں۔ ایک ایسے ہیں جو میرے بھگتوں کے مُکھ
سے میری مہما سنکر میرے چرن کمل میں پریتی کرتے ہیں۔ اور میرا سمرن بھجن کرتے
ہیں وہ بھی پرم گتی کو جا پراپت ہوتے ہیں۔ اے بھرت بنسیوں میں سرشٹ ارجن
جو کچھ ستھاور جنگم۔ بھوت پرانی پرگٹ ہوئے ہیں۔ وہ دیہہ اور جیو کے سنجوگ سے
پرگٹ ہوئے ہیں ان سب میں ایک میں ہی پرمیشور بیاپ رہا ہوں۔ دیہہ کے
ناش ہونے سے پرمیشور کا ناش نہیں ہوتا۔ جس نے مجھے ایسا اناشی اور سب
بھوت پرانیوں میں سب سے نزدیک مجھے جانا ہے وہ سبکو سُکھ دے کسیکو دُکھ
نہ دے وہ بھی میری پرم گتی کو جا پراپت ہوتا ہے اے ارجن۔ جو کرم ہوتے ہیں
سو سب دیہہ اندریوں اور من سے ہوتے ہیں۔ یہ سب پرکرتی مایا کے ہیں۔ آتما

کچھ نہیں کرتا۔ یہ اکرتا ہے۔ یہ سب پرانیوں کا دستنار بھن بھن دیکھتا ہے یہ بھن درشٹی (دوئی) دُور ہووے۔ سب میں ایک آتما برہم دیکھے۔ پھر وہ برہم کو پالیتا ہے برہم کیساتھ ملنے سے برہم رُوپ ہو جاتا ہے جس کا آد اورانت نہیں۔ انادی ہے نرگن اور گن رہت ہے۔ پرماتما۔ ابناشی ہے۔ یہ شریر میں رہتا ہُوا بھی دیہہ کے گنوں سے نرلیپ ہے۔ جیسے آکاش سرب بیاپی ہے اور سب سے نیارا ہے ہے ارجن۔ ایک میرا جہاں پرتاپ اور سُن جس سے آگے پرتاپ نہیں جیسے صبح کو سُورج پُورب دشا سے نکلکر سب جگہ اکبارگی ہی پرکاش کر دیتا ہے کسی طرف پیچھے آگے نہیں کرتا۔ ایسے ہی برہما سے لیکر سب بھُوت پرانی۔ ستھاور جنگم چیونٹی تک میں ایک بار ہی پرکاش کرتا ہوں۔ اے ارجن کھشیتر تو ہے یہ شریر کھشیتری ہے۔ جیو اور کھشیتر گیہ میں ہوں۔ جو نیتر اُگھاڑنے سے ہی سب سنسار کو ایک بار پرگٹ کرتا ہوں۔ جو منش گیان نیتروں سے میرا پرتاپ وچارے اور میری اُستت کرے وہ دھنیہ ہے۔ شری کرشن بھگوان جو پل میں برہمانڈ کو پرگٹ کرتے ہیں۔ اُس پار برہم کو میرا کوٹش (کروڑوں بیشمار) نمسکار ہو۔ اے ارجن میری اس طرح اُستت کرنیوالے بھگت سنسار کے جنم مرن کے بندھن کاٹ کر میرے پرمانند ابناشی پد میں جا پراپت ہوتے ہیں اتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھد سو برہم ودّیا یانگ یوگ شاسترے شری کرشن ارجن سنبادے۔ کھشیتر کھشیتر گیہ پرو بشش یوگو نام ترئیودش ادھیاۓ سمپُورنم۔

تیرہویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن نے کہا کہ اے لکشمی اب تیرہویں ادھیائے کا مہاتم سُن۔ دکھن دیش میں ہری پور نام ایک نگر تھا۔ اُس نگر کے راجہ کا نام پورکھ تھا۔ اس نگر میں ایک استری رہتی تھی۔ جو بہت دبھ چارنی تھی۔ مانس مدھ سیون وغیرہ برے کام کرتی تھی۔ اُس نے ایک دن ایک آدمی سے بچن کیا۔ کہ بن میں فلاں جگہ آؤنگی۔ تم نے بھی آنا۔ وہ پُرش اُس بن میں گیا۔ وہ بھی گئی۔ لیکن عورت کو وہ نہیں ملا۔ اُس نے سارا دن اُسکو تلاش کرنے میں گزارا۔ جب شام ہوئی۔ تو برکھشوں سے پوچھتی پھرتی۔ جو تمہارے پاس میرا پریتم آیا۔ جواب ملا۔ تیرا پریتم آتا ہے یہ سُنکر گنگا آنند ہوگئی۔ اتنے میں ایک شیر آیا۔ اور اُس بیسوا سے بولا کہ میں تجھے کھاؤنگا۔ وہ بولی میں نے تیرا کیا بُرا کیا۔ جو تو مجھے کھاتا ہے۔ تو پچھلے جنم میں کون تھا۔ یہ بھی بتا۔ شیر نے کہا میں پچھلے جنم میں برہمن تھا۔ جھوٹ۔ جُوا آدی (وغیرہ) بُرے کرم کیا کرتا تھا۔ ایکدن راہ میں چلتے چلتے میں گر پڑا۔ پران تنت کال چھوٹ گئے۔ یم مجھ کو دہرم راج کے پاس لے گئے۔ اُس نے پوچھا یہ کون ہے جمدوت بولے یہ بڑا پاپی برہمن ہے۔ وہ بولا اسکو سنگھ کی جون میں ڈالو میں سنگھ ہوا۔ پاپی جیووں کو کھاتا ہوں۔ ہری بھگتوں کے پاس بھی نہیں جاتا اے گنگا تو پاپن ہے میں تجھے کھاؤنگا۔ یہ کہہ کر اُس سنگھ (شیر) نے بیسوا کو کھا لیا۔ جب اُسکو دہرم راج کے پاس لے گئے وہاں اُسکو چنڈالنی کا جنم ملا۔ کئی برس اسی جنم میں بیتے۔ ایکدن نربدا ندی کے کنارے چلی جاتی تھی۔ وہاں ایک

ساد ہو گیتا کے تیرہویں ادھیاء کا پاٹھ کر رہا تھا۔ وہ بیٹھ کر سننے لگی۔ سنتے ہی پران چھوڑ دیئے۔ دیودیہی پائی۔ بوان پر بیٹھ کر بیکنیٹھ دہام کو چلی۔ تو بولی اے مہاتماجی۔ جو کچھ آپ نے پڑھا۔ وہ سُنکر میری چنڈالنی دیہی چھوٹی۔ اور دیو دیہی پاکر بیکنیٹھ کو چلی ہوں۔ ایک پرار تھنا ہے۔ کہ ایک بن میں ایک سنگھ رہتا ہے اُس نے پچھلے جنم میں مجھے کھایا تھا۔ اُس کا بھی اُدّھار کریں۔ سادھ بولا اُسکو سری گیتاجی کے تیرہویں ادھیاء کا ایک شلوک کا پُن دونگا۔ اس سے اُس کا بھی اُدّھار ہو جائیگا۔ یہ کہہ کر اُس سادھ نے ایک شلوک کا پُن شیر کو دیدیا۔ وہ بھی ادہم دیہی بیکنیٹھ کو سدھارا۔ اتی شری پدم پورانے ستی ایشر سنبادے اُترا کھنڈے گیتا مہاتمے ترئیو دشو ادھیاء سمپورنم۔

چودہواں ادھیائے

سری کرشن جی نے فرمایا۔ اے ارجن۔ اب میں تجھے پرم گیان جو سب گیانوں سے اُتم ہے سُناتا ہوں اِس گیان کے جاننے سے میرے سب بھگت میرے پرماتمند پرم شدھ انباشی پد میں جا پراپت ہوتے ہیں۔ جنہوں نے مجھے سب سے بڑا سمجھ کر میرا ہی آسترا لیا ہے اور میری شرن آئے ہیں۔ اُن کا دہرم میرے جیسا ہی ہو جاتا ہے۔ وہ سنسار کی اُپتی (پیدائش) کے سمے اُتپت اور پرلے (ناش) کے وقت ناش نہیں ہوتے۔ جیسے کہ میں سنسار کی اُپتی کے سمے اُتپت اور پرلے کے وقت ناش نہیں ہوتا۔ یہ گیان کی بڑائی کا پھل ہے اب جس گیان کی بڑائی کا پھل کہا ہے۔ وہ گیان سُن۔ اے بھارت (ارجن) میرا

ایک نام جہت برہم ہے۔ جہت برہم کا ارتھ سُن۔ جب سنسار کی پرلے ہوتی ہے تو میں اُسکو اپنے سروپ میں لین کرلیتا ہوں۔ اُتپتی کے وقت پھر پرگٹ کر دیتا ہوں اسی کارن میرا نام مہد برہم یا بڑا برہم ہے اے کُنتی نندن ارجن اور سُن ایک ہی ایشور سے انیک بھانت کا سنسار پرگٹ ہوا ہے۔ جتنے دیہہ دھاری پیچھے ہو چکے ہیں یا جتنے اب ہیں اور جتنے آگے کو ہونگے۔ اِن سب کی شکلیں اور آوازیں جُدا جُدا ہیں۔ کوئی کسی سے نہیں ملتا۔ اس کارن بھی میرا نام جہت برہم ہے۔ اے ارجن ڈیہہ کا دینے ہارا پتا بھی آپ ہوں۔ ست۔ رج۔ تم یہ تینوں گن میری پرکرتی مایا سے اُپجے ہیں۔ اور یہ ابناشی جیو جو سب دیہوں میں بیاپک ہے میری مایا سے یہ اِن تینوں گنوں سے بندھا ہوا ہے جس پرکار یہ جیوان سے بندھا ہے سو سُن۔ پہلے ساتوک گن سے بندھا ہوا جب یہ جیو اندریوں اور من سے پوتر ہوتا ہے اور اگیان۔ روگ اور دُکھ سے رہت ہوتا ہے راجس گن سے بندھ کر جیو موہ ممتا کے بس ہوتا ہے اور کہتا ہے۔ یہ چیز میری ہے وہ اُس کی ہے وغیرہ وغیرہ اور دھن کمانے کی ترشنا میں مگن رہتا ہے اے ارجن یہ سب کٹنب کے لوگ رن بندھو (قرض سے بندھے ہوئے ہیں۔ جیساکہ کشتی پر لوگ آکر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ کٹنب کے لوگ ہیں اُن کے ساتھ جو موہ ممتا جیو درڑھ ہوکر کرتا ہے۔ سو یہ راجس گن کے بیگ سے کرتا ہے۔ اب تامس گن کی تو بات سُن۔ تامس کو تو اگیان جان ایرشا (حسد) پرماتما کو بھلا دینا۔ آلس۔ نیند کا بہت ہونا۔ یہ اپ گن تامس کے ہیں۔ اے بھارت بنسیوں میں سریشٹ ارجن۔ ساتوک گن سکھوں کو پیدا کرتا

ہے راجس کرموں کو اور تامس گن ۔ اگیان ۔ ابرشا ۔ ودیت اور آلس کو اُپجاتا ہے ۔ اے بھارت یہ تینوں گن دیہہ میں برتتے رہتے ہیں کبھی ساتوک ۔ کبھی راجس اور کبھی تامس ۔ بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں ۔ اب ساتوک گن کے لکھشن سُن ۔ جب دیہہ کے دسوں دوار پوتر ہوویں یعنی نیتروں (آنکھوں) میں نرمل پرکاش ہو ۔ ناسکا (ناک) سے نرمل سانس چلے ۔ کانوں سے شبد صاف نرمل سُنائی دیں مکھ اروگیہ ہو یعنی مُنہ بھی بنا روگ کے ہو ۔ دونوں اُوپر تلے کے دوار بھی نرمل شادھ ہوں اور من میں پرمیشور کے جاننے کا گیان پرکاش ہو یہ لکھشن موجود ہونے پر منش اپنی دیہہ میں ساتوک گن کو بڑھا ہوا سمجھے اب راجس گن کے لکھشن کہتا ہوں ۔ دولت بڑھانے کا بڑا لوبھ ہو ۔ اس لئے ہمیشہ کوئی کام کرتا رہے کسی سمے نکما نہ رہے تب اپنے اندر رجوگن بڑھا ہوا سمجھے ۔ تموگن کا لکھشن یہ ہے کہ اس دیہہ کی اندریوں میں پرکاش تھوڑا ہو ۔ اس لئے آلس رہے اور پرمیشور کو بسارے رہے اب ارجن اور سُن ۔ جب ستوگن کی بردھی میں کوئی دیہہ تیاگتا ہے تو وہ دیولوک میں جو اتی اتم ہے جا کر پراپت ہوتا ہے ۔ راجس گن کی بردھی (بڑھنے) میں مرنے سے پھر منش دیہہ پاتا ہے ۔ تامس گن کے زیادہ ہوتے وقت پران تیاگنے سے چارہ چرنیوالی موڑھ جونی ہاتھی گھوڑا اونٹ وغیرہ بہت سی جونیں پاتا ہے اب تینوں گنوں کے پھل سُن ستوگن کا پھل نرمل ۔ رجوگن کا دُکھ ۔ اور تموگن کا اگیان ہے ۔ ستوگن سے گیان اُپجتا ہے ۔ رجوگن سے لوبھ اور تموگن سے اساودھانتا (غفلت بے خبری آلس) موہ اور اگیان ساتوک پرکرتی والے منش دیہہ تیاگ کر اُوپر کے لوک کو جا پراپت ہوتے ہیں راجس

پرکرتی والے مرکر پھر دنیا میں آکر ہی جنم لیتے ہیں۔ تامس پرکرتی والے پاتال لوک میں پہنچتے ہیں۔ اے ارجن۔ میرے پد کی پراپتی کا سادہن مجھے پہچاننا ہے۔ میرا پہچاننا کیا ہے۔ سوسُن۔ ان گنوں کا کرتا ہوں اور ان کا کوتک (تماشا) دیکھنے ہارا ہوں۔ اور اِن گنوں سے نیارا ہوں۔ جو ایسا مجھے پہچانتا ہے وہ میرے جاننے کے پرساد (پھل۔ انعام) سے میرے پرمانند اناشی پد میں جا رہتا ہے۔ پھر کیسا ہوں۔ اِن گنوں کا نیائے کرتا ہوں۔ جیو اور دیہوں کو اُتپت کرتا ہوں ان گنوں سے انیت ہوں۔ جو مجھے ایسا پہچانتا ہے۔ وہ جنم مرن کے بندہنوں سے مُکت ہوتا ہے۔ اس برہم گیان کے امرت پان کرنے سے پھر آواگون میں نہیں پڑتا۔ یہ امرت بچن سُن کر ارجن نے بنیتی کر کے پرشن کیا۔ کہ ہے مہاپربھو یہ جیو جو تینوں گنوں سے بندھا ہوا ہے۔ جیو کے گنوں سے چھُوٹنے کی وِدھی کیا ہے اور جو دیہہ دھاری ہوتا ہُوا تینوں گنوں سے انیت ہوتا ہے۔ اُس کے لکھشن کہو۔ تاکہ میں سمجھ سکوں۔ کہ یہ منش تینوں گنوں سے اُتیت ہے۔ شری کرشن نے جواب دیا۔ اے ارجن۔ جو گن دیہہ میں اُپجتے اور برتتے ہیں۔ وہ کبھے نہیں جاتے۔ یہ بھی کلپنا نہ کرے۔ کہ یہ گُن بُرا ہے۔ اسکو دور کر دوں لیکن ان گنوں سے اُداس رہے اور یہ سمجھے۔ کہ ان گنوں کے ساتھ مجھے کیا تعلق ہے۔ یا پریوجن (مطلب) ہے۔ جیسے وشنو کی مایا گنوں کو اُپجاتی ہے ویسے ہی دیہوں میں سوبھاؤ سے ملکر یہ گُن برتتے ہیں۔ میں آتم رُوپ ان سے نیارا ہوں۔ یہ سمجھ کر گنوں کا ہلایا چلایا چلے نہیں۔ یا ان کے آدھین نہ ہو۔

دُکھ سُکھ۔ نندا استت۔ کنچن (سونا) مٹی۔ آدر۔ اناور۔ شترو متر سب

کو ایک سمان (برابر) سمجھے ۔متھیا کارج (فضول کام) کا آرنبھ نہ کرے اے
ارجن تینوں گنوں سے انیت (ورکت) دیہہ دھاری کے لکھش (علامات) یہ ہیں
جو تجھے سُنا دئیے ۔ تینوں گنوں سے انیت ہونے کی وِدھی سُن ۔ کیول میری ہی
اُستت ۔ پُوجا ۔ سمرن اور بھجن کرتا رہے ۔ کسی دُوسرے کا نام نہ لیوے نرنتر
(ہمیشہ) میرا بھجن کرے ۔ شیل سوبھاؤ سے میرا بھگت ہو ۔ میری پرارتھنا اس طرح
کرے ۔ اے پربھو پُورن میں تمہارا داس ہوں ۔ تُم کرتا رہو ۔ سب کے بھرتا ہو
میں دین ہوں تم دیندیال ہو ۔ اے جہاں پربھو ۔ میں تمہاری شرن ہوں اے
ارجن اس پرکار جو میرا داس ہو کر میری شرن میں آتا ہے اور کیول میرا ہی
بھجن کرتا ہے ۔ سو وہ تینوں گنوں سے انیت ہو جاتا ہے اور دیہہ ساتھ ہوتے
ہی مُکتی پاتا ہے وہ جیون مُکت ہے ۔ یہ تینوں گنوں سے انیت ہونیکا مارگ
(رستہ ۔ طریقہ) کہا ۔ اب جس کی شرن آکر تینوں گنوں سے انیت ہوتا ہے وہ
میں ہوں ۔ اب میرا پرتاپ سُن ۔ برہم کن کن باتوں کا نام ہے سو سُن سیارے
وشو کا نام برہم ہے ۔ وید پوران شاستر بھی برہم ہیں مُکتی کا نام بھی برہم ہے
ان سب برہموں کا پربھو ٹھاکر میں ہوں اور ان سب کی شوبھا بھی میں ہوں
پھر کیسا ہوں ۔ جنم مرن سے رہت ہوں ۔ انباشی ۔ پراتن اور دھرم رُوپ تین
لوک میں بسنے والا اور ان سے انیت بھی ہوں ۔ گُن گراہی سُکھ کا سمندر ۔ پرما نند
سب سے نیارا میں ہوں ۔ اتی شری بھگوت گیتا پرکرتی گن ترئی بھوگ یوگو
نام چودھواں ادھیائے سمپُورنم ۔

چودہویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائینو واچ ۔ اے لکھشمی اب گیتا کے چودہویں ادھیاء کا مہاتم سُن
اُتر دیش میں کشمیر ایک نگر ہے ۔ وہاں سرستی کھیشتر میں ایک پنڈت تھا ۔ جو
بہت ودوان تھا ۔ وہاں کے راجہ کا نام سوریہ ورما تھا اُس کی دوستی سنگلدیپ
کے راجہ کیساتھ تھی ۔ سنگلدیپ کا راجہ کشمیر کے راجہ کو موتی ۔ لال ۔ جواہر دریائی
گھوڑے بہت بھیجا کرتا تھا ایک دن کشمیر کے راجہ نے من میں وچار کیا ۔ کہ مجھے
بھی سنگلدیپ کے راجہ کو کچھ ضرور بھیجنا چاہیئے ۔ یہ سوچکر ایک دن وزیر سے
پوچھا کہ میں اُس راجہ کو کیا بھیجوں ۔ وزیر نے کہا اور تو وہاں سب کچھ ہوتا ہے
شکاری کتے نہیں ہوتے ۔ تب کشمیر کے راجہ نے دو شکاری کُتیاں ڈولے میں
مخملی گدیوں پر بٹھلا کر اور اُن کے گلے میں سونے کی زنجیریں پہنا کر راجہ سنگلدیپ
کے ہاں بھیجیں راجہ دیکھ کر بڑا آنند ہوا ۔ بولا ۔ میری راجدھانی میں سب کچھ تھا
صرف شکاری کُتے نہ تھے ۔ میرے مِتر نے بھلا کیا جو بھیج دیئے ۔ کئی دنوں کے
بعد راجہ شکار کو گیا اور بھی راجے ساتھ تھے ۔ راجا نے اور راجاؤں کیساتھ یہ
شرط باندھی کہ شکاری وہی ہوے جس کے کُتے شکار ماریں ۔ وہاں ایک سیہا
نکلا ۔ اُس کے پیچھے سب راجاؤں نے کُتے ڈالے ۔ سیہا بھاگا ۔ اور کتے
بھی پیچھے دوڑے ۔ سیہا اُن سے بہت دُور نکل گیا ۔ لیکن سنگلدیپ کے راجہ
کے کُتوں نے اُسکو پکڑ لیا ۔ لوگوں نے شور مچا دیا ۔ سیہا چھوٹ کر بھاگا
مگر کُتوں کے دانت لگنے کے درد کی وجہ سے گرتا پڑتا جا رہا تھا ۔ تتے ہی

اُس کے پیچھے تھے۔ ایک سادھ بن میں تپسیا کر رہا تھا۔ اُس کے پاس جل کا تونبا بھرا پڑا تھا۔ سیہا اُس تونبے میں گرا۔ اور گُنئے بھی جا گرے۔ انہوں نے دیہہ تیاگ کر دیو دیہی پائی اور بوان پر بیٹھ کر بیکنٹھ کو چلے گئے۔ اتنے میں راجہ بھی آپہنچا۔ دیکھا کہ دونوں گُنئے مرے پڑے ہیں دیو دیہی سے پوچھا تم کون ہو وہ بولا۔ میں تو وہی سیہا ہوں اور یہ وہی گُنیا ہیں اے راجہ تمہارا کلیان ہوا جس نے ہمارا اُدّھار کیا ہے تب راجہ بولا کہ تیرے دھنیہ بھاگیہ ہیں جو تیرا اُدھار ہُوا۔ اب یہ بتا کہ کس پُن سے تمہارا اُدھار ہُوا انہوں نے کہا۔ کہ اس تُونبے کے جل کے چھُونے سے ہماری ادہم دیہی چھوٹی۔ اتنا کہہ کر وہ بیکنٹھ کو سدھار گئے۔ راجہ نے سادہو سے کہا کہ اے رِکھی جی میں نے یہ کوتک بڑا آشچرج دیکھا ہے۔ سیہا اور سوان (کُتے) اس جل کے چھُونے سے اُسی وقت ادہم دیہی سے چھوٹ کر اور دیو دیہہ ہو کر بیکنٹھ کو سدھارے۔ مہاراج آپ نے یہ جل کیسا رکھا ہے۔ سادھ بولا۔ ہے راجہ میرا منڈانی نام گورو ہے اور میرا نام سوشرما ہے میرے گورو جی اس پانی سے پاؤں شدھ کرتے ہیں۔ اور میں اشنان کر کے پوتر ہو شری گیتا جی کے چودہویں ادھیا کا پاٹھ کرتا ہوں اور گورو جی مجھے پڑھایا کرتے ہیں۔ تب راجہ نے کہا۔ کہ اے سذن جی پُورن بھاگیہ اُدے ہونے سے سادہوؤں کی چرن دھول پراپت ہوتی ہے کرپا کر کے مجھے یہ برتانت سُنائیے کہ انہوں نے پچھلے جنم ایسا کون پُن کیا تھا جو اُن کا اُدّھار ہوا۔ اور وہ مُکت ہو گئے۔ تب سادھ بولا۔ کہ تو کس جگہ کا راجہ ہے وہ بولا سنگلدیپ کا۔ سادھ بولا۔ اب ان کے پچھلے جنم کی

کنٹھا بن۔ یہ سیہا پچھلے جنم میں برہمن تھا۔ یہ اپنے دہرم سے بھرشٹ ہو گیا تھا۔
یہ کُتی پچھلے جنم میں اس کی استری تھی۔ ایک دن یہ اپنی استری کے ساتھ لڑا۔
لیکن اس نے زہر دے کر اس کو مار دیا۔ پھر استری بھی مر گئی۔ تب اِن دونوں
کو پکڑ کر دہرم راج کے پاس لے گئے۔ اس نے حکم دیا۔ کہ برہمن کو سیہے کی جُون
میں ڈالو۔ اور اس کی استری کو کُتے کی جُون میں۔ انہوں نے بنیتی کی۔ کہ
دہرم راج جی ہمارا ادّھار کب ہو گا۔ دہرم راج نے کہا بن میں ایک گیتا پاٹھی
سادھ رہتا ہے اس کے چرنوں کا جل جب تمہارے انگ کو لگیگا تب تمہارا
اُدھار ہو گا۔ اے راجہ دہرم راج کے حکم سے یہ کر تارتھ ہوئے ہیں۔ تب
راجہ ڈنڈوت کر کے اپنے گھر کو آیا اور گھر پہنچکر ایک برہمن سے کہا۔ کہ تو مجھے
گیتا کے چودھویں ادھیاء کا پاٹھ نت پرت سُنایا کر۔ تب راجہ نِت پرت گیتا
کا پاٹھ سننے لگا۔ اور کر تارتھ ہُوا۔ اتی شری پدم پورانے ستی الیشر سنبادے
اترا کھنڈے گیتا مہاتمے چتر وشو (چودھواں) ادھیاء سمپورنم۔

پندرہواں ادھیاء

شری کرشن جی کہتے ہیں اے ارجن یہ سنسار برکھش (درخت) روپ ہے اس برکھش کی جڑ
مول اُوپر کو اور شاخیں نیچے کو ہیں یہ اُلٹا ہے اس کا رکھشن۔ جب منش ماتا کے گربھ میں ہوتا
ہے تو اسکی جڑ مول یعنی سر اُوپر کو اور اس کے ہاتھ پاؤں جو اسکی شاکھائیں (شاخیں) ہیں
نیچے کو ہوتی ہیں گربھ سے باہر نکلکر بھی اُلٹا ہی چلتا ہے یعنی سر اُوپر ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں
نیچے اسکو ناشوان بھی کہتے ہیں اور انباشی بھی۔ کیونکہ اس میں آتما انباشی ہے اور دیہہ ناش

ہونیوالا ویداس برکھش کے پتر ہیں۔ کیونکہ ویدا سے پنیہ اور پاپ سمجھاتے ہیں اس
برکھش کو پہچاننے والا وید کا پورن پنڈت کہلاتا ہے اور یہ برکھش اُوپر برہما کے
لوک اور نیچے شیش ناگ کے لوک تک پدھار رہا ہے۔ ساتک۔ راجس۔ تامس
یہ تینوں گن اس برکھش کے ڈال اور پھول ہیں۔ دیکھنا۔ سُننا۔ سُونگھنا۔
کھانا اور پہننا اس برکھش کو پھل کے گچھے لگے ہیں۔ بھومی اس کی کون ہے
جس پر یہ درخت لگا ہے: وہ میں اور میری چینتا ہے۔ پس یہ میں ہوں یا یہ
میرا ہے۔ یہ میرا نام اور یہ میری ذات ہے۔ اس پر یہ برکھش لگا ہے جھگڑے سے
گرنے کے خوف سے اسکو جیوڑی کونسی بندھی ہے۔ سوسُن۔ میرے سنت بھگت
جو میری مہما کو کہتے سنتے ہیں۔ جگت کے بیوپاروں میں نہ پھنس کر اور کو بھی
سنسار سے دِرکت کرتے ہیں۔ اگر سب سنت مہاتما ہی ہو جائیں۔ تو اس برکھش
کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اس لئے یہ سنت بھگت لوگ اس برکھش کے لئے
جھگڑا ہیں۔ سو یہ رن بندہ ہو کُٹمب کے لوگوں کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ یہ
اس برکھش کے جیوڑی ہیں۔ اس برکھش کے رُوپ کو کوئی نہیں جانتا۔ اور
نہ ہی اس کا آدانت پایا جاتا ہے۔ یہ میری چینتا پر دِرڑھ لگا ہوا ہے
ارجن اس مایا روپی برکھش پر یہ جیو پھنسا ہُوا ہے۔ اب اس برکھش کے
کاٹنے کا اُپائے سُن۔ پہلے تو کُٹمب کے منشوں کا سنگ تیاگے یہ اسنگ
کہلاتا ہے۔ جو ایک شستر ہے۔ اس اسنگ شستر کو پرشارتھ رُوپی ہاتھ
میں لے کر پرماتما میں دِرڑھ نشچے لگائے۔ پھر اُس پرم پرش کے مارگ پر
ساؤدھان ہو کر چلے۔ اس مارگ پر چل کر پھر سنسار کے بندھن میں نہیں

آتا۔ ساودھان ہونے سے یہ مطلب ہے۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر سر کو جھکا کر آدی پُرش کو نمسکار کرے۔ اور مکھ سے یہ بچن کہے۔ کہ آدپُرش جی میں تمہاری شرن ہوں۔ اب آدی پُرش کا استھان اور پرتاپ سُن۔ کروڑوں بیکنٹھوں سے اُوپر اس کا استھان ہے اور چوکڑی مارے آنکھیں مُوندے نِرادھار (بلا کسی کے سہارے) اپنے ہی آدھار پر براجمان ہے۔ یہ تو آدی پُرش کا استھان کہا اب پرتاپ سُن۔ اُس آدپُرش کے استھان سے کروڑوں برہما اور چوراسی لاکھ جیا جونی اور بہی اور بھانت کی ہمیشہ نکلتی رہتی ہیں۔ آدی پُرش پُورن سے پُورن ہے۔ اٹل ہے۔ ایسے آدپُرش کی شرن میں آ کر کٹنب کا تیاگ کرے۔ کٹنب کسے کہتے ہیں۔ سوسُن۔ پہلے تو دیہہ تینوں گُن۔ دسوں اندریاں بھی کٹنب ہے۔ ایک کٹنب ہے۔ استری۔ پتر ماتا۔ اتیادی (وغیرہ رشتہ دار) سنسار کا بِستار بھن بھن درشٹی آتا ہے۔ کوئی سکھی ہے۔ کوئی دُکھی۔ کوئی سادھ کوئی چور۔ کوئی برہم میں لین اور کوئی سنساری دھندوں میں پربین وغیرہ وغیرہ انیک پرکار کی جو رچنا دیکھنے میں آتی ہے۔ یہ بھی کٹنب ہے ان سب کٹنبیوں کا تیاگ کرے۔ اور سُن ست رُوپ آتما میں درڑھ ہووے اپنا مان دُور کر کے کہے۔ کہ میں کسی جیسا نہیں۔ اور میں کچھ بھی نہیں۔ ایکا ایکی نربندھن ہو رہے۔ کسی میں موہ نہ رکھے۔ سب بھُوت پرانیوں کے آتما سب روپ برہم میں اپنے من کو نشچل کرے۔ سانس لینے میں کہا گیا ہے غرضیکہ ہر حال میں میرا نام جپے اور کہے کہ اے آدپُرش اناشی بھگوان تیری شرن ہوں۔ اور میرے چرناربند کے دھیان کے سوائے کسی اور کی

پوجا نہ کرے۔ اور نہ کوئی کامنا من میں رکھے۔ اور میرے سوا کسی اور کو کچھ نہ مانے۔ اس طرح میرا سمرن اور بھجن کرے۔ میری شرن میں آنے کے لیئے اتنے سادھن کرنے چاہئیں۔ ایسے بھگت کیلئے میں کیا کرتا ہوں۔ اب ارجن یہ سُن۔ یہ سنسار سردی گرمی۔ دُکھ سُکھ۔ ہرش شوک آدی وکاروں سے پُورن ہے۔ پس میں اپنے ایسے بھگت کو اس سنسار سے مُکت کر کے اپنے انیاشی پد میں لے جاتا ہوں۔ وہ پد ایسا ہے۔ وہاں سُورج کا تیج نہیں سنتاتا۔ پرکاش ضرور ہے اسی طرح وہاں چاند اور اگنی کی بھی پہنچ نہیں۔ اس پد میں پہنچکر پھر سنسار مارگ میں نہیں آتا۔ ایسا پرم دھام میرا گھر ہے۔ یہ آدی پُرش کے انیاشی پد کا بزنانت ہُوا۔ اب ارجن اور سُن۔ یہ جو سرب لوگوں میں جیو بھُوت ہے۔ سو میری ہی انش ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ میں ہی ہوں۔ جیسے سمندر میں جو لہریں ہیں وہ سمندر ہی ہیں۔ یا بیج سے پھل جو اُپجتا ہے۔ وہ بیج ہے۔ ایسے ہی یہ جیو برہم ہی ہے۔ یہ سناتن پوراتن ہے۔ پانچ اندریاں اور چھٹا من یہ سب جیو کو اپنے اپنے گنوں کی طرف کھینچتے ہیں۔ اب شریر کو تیاگنا اور شریر کا پانا کیا ہے۔ سو سُن۔ دیہہ کا ایشور جو جیو ہے۔ جب جیو دیہہ کو تیاگتا ہے۔ تب یہ جیو کی اُلانگھ ہوتی ہے۔ جیسے پہلا چرن اُٹھا کر آگے اور اگلا پیچھے رکھتے ہیں۔ اور جیسی واسنا (خواہش) سے جیو دیہہ کا تیاگ کرتا ہے وہ واسنا اپنے ساتھ ہی لے جاتا ہے۔ جیسے کہ ہوا کسی چیز کو چھُو کر چلتی ہے۔ تو ویسی ہی بو ہوا سے آنے لگتی ہے۔ جیسے ہون کے سُگندھت دُھوئیں سے چھُو کر جو ہوا چلتی ہے۔ وہ جہاں جاتی ہے۔ سب کو سُگندھت کرتی ہے۔ گندہ چیز یا مُردہ

جلنے کے دُھوئیں سے چھو کر ہوا سب جگہ دُرگندھی (بدبُو) پھیلا دیتی ہے۔ ایسے ہی جس واسنا سے شریر کو تیاگتا ہے۔ وہی باسنا جیوا اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ کان۔ آنکھ۔ توچا۔ سپرش اندری یعنی ناف۔ زبان۔ ناک یہ پانچوں اندریاں اور ان کا ادھکاری چھٹا من یہ آپس میں ملکر نانا پرکار کے بھوگ بھوگتے ہیں۔ چلتے ہیں۔ بیٹھتے ہیں۔ بھوجن کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ یہ جیوان پانچوں اندریوں اور چھٹے من سے ملکر ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرتا ہی رہتا ہے مگر یہ کوتک موڑھ اور اگیانیوں کو دکھائی نہیں دیتا۔ کیوں گیانی ہی اپنے گیان نیتروں سے میری رچنا کا کوتک دیکھتے ہیں۔ اور گیان کے نیتر گیان سے اُپجتے ہیں۔ اور گیان تب اُپجتا ہے۔ کہ جب میرا اسمرن دھیان لوگ سے کیا جائے۔ گیانی پُرش میرا کیا کوتک دیکھتے ہیں۔ سو سُن سُورج جس تیج کے پرتاپ سے پرکاشوان ہو کر جگت کا اندھکار دُور کرتا ہے اور چندرما اور اگنی میں جو تیج ہے۔ وہ بھی میرا ہی ہے۔ اور جڑ روپ پرتھوی جو استھاور جنگم۔ چیتنیہ اور بھوت پرانیوں کو اپنے اُوپر دھار کر نشچل کھڑی ہے۔ سو بھومی کا بل اور آشرا میرا ہی سمجھ۔ وہ میرے ہی آسرے ہیں۔ اور جتنے منشوں کے انش اناج گھاس درخت وغیرہ ہیں۔ ان سب میں چندرما کی کرنوں کیساتھ سواد (ذائقہ) میں ہی ملاتا ہوں۔ اور سب بھُوت پرانیوں کے ہردے میں اگنی ہو کر میں ہی بیاپتا ہوں۔ پران وایو اُوپر کی اُپان وایو نیچے کی اور اُدر اسپٹ کی اگنی دوارا جو پرانی چار پرکار بھوجن کرتے ہیں۔ اُس ان کو بھی میں ہی پچاتا ہوں۔ بھوجن چار پرکار کے ہیں۔ سہج۔ سپیج۔ بھکش۔ بھوجیہ وبندھا

ہُوا - پکا ہُوا - بھُنا ہُوا - بھوجن بھکش کہلاتا ہے اور جو کچے انّ چنے - چاول موٹھ
مُونگ وغیرہ کچے ہی کھاویں - تو بھوجیہ ہیں - ککڑی - خربوزہ - انار وغیرہ پھل
لیہج - اور دودھ دہی چھاچھ شربت پانی وغیرہ پیج کہلاتے ہیں - اب ارجن اور
سن - سب کے ہردے میں میں ہی براجتا ہوں اور گیان دیکر منشوں سے بھلے
کرم میں ہی کراتا ہوں اور اگیان دے کر بُرے کرم یعنی پاپ میں ہی کراتا ہوں
اور ویدوں میں پہچاننے کے یوگیہ میں ہی ہوں - ویدوں کی اُتپت اور انت
کرنیوالا بھی میں ہی ہوں - ویدوں کا انت کرنہارا کیوں کہا - سوسُن - وید اپنی
مت انوسار جب میری اُستتی کر چکتے ہیں - تو پھر کہتے ہیں کہ اے پرماتما تو اننت
نیتِ ہے - تمہاری مہما جاننے کی سامرتھ نہیں اِس کارن میں وید کا انت
کرن ہارا ہوں اے ارجن اور سُن - یہ جو دیہہ دھاریوں کا بستار پھیلا دکھائی دیتا
ہے یہ سب دونوں پرشوں کا ہے ان میں سے ایک پُرش ناشوان اور دُوسرا
اناشی ہے اِن دونوں پُرشوں کا برتانت سُن - یہ جو بہت سے تتوں (عناصر)
سے بنا ہوا شریر (جسم) پُرش ہے - یہ ناش ہو جاتا ہے - اور دُوسرا جیو ہے -
جو اناشی ہے - یہ سنسار ان دونوں کا ہی پسارا ہے - ان دونوں سے اُتم
تیسرا پُرش اور ہے - جسے پرماتما کہتے ہیں - اس کا کچھ پرتاپ سُن - پرماتما کے
نیتر اُگھاڑنے سے برہما سے چیونٹی تک بھوت پرانی چودہ بھونوں سمیت پیدا ہوتے
ہیں اور اُن کا پالن پوشن ہوتا ہے - پھر اُسی کے یہ بھی دھارن کئے ہوئے ہیں
یعنی سرشٹی بلا کسی سہارے کے قائم ہے اور جب پرماتما کی نیتروں کی پلک
لگتی ہے - تب سب لوک اور بھُوت پرانی پرلے ہو جاتے ہیں - ایسے جہاں پرناتا

والے کو پرماتما کہتے ہیں۔ اور اسی پرماتما کو پرشوتم۔ اب پرشوتم کا ارتھ سُن۔ نباش ہونیوالا جو شریر ہے۔ پرماتما اُس سے اننت ہے اور دوسرا جو ابناشی پرش ہے۔ جیو اُس سے اُتم ہے اس کارن سے لوکوں اور ویدوں میں اس کا نام پرشوتم ہے۔ اے ارجن، وہ پرشوتم میں ہی ہوں۔ جن بھگتوں نے مجھے اس پرکار پہچان لیا ہے۔ پھر اُنہیں اور کچھ کرنا نہیں رہتا۔ سب بھاوؤں اور سبھی وقتوں میں میرا بھجن کرتے ہیں۔ اے نہ پاپ ارجن اس پرکار وید شاستر دوارا مجھے پہچان کر اور مجھے پرشوتم مانکر میرے چرن کملوں میں درڑھ نشچے کریگا۔ تو تو پار ہو جائیگا۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھا سو برہم ودیا یانگ یوگ شاستر سری کرشن ارجن سنبادے پرشوتم یوگو نام پنچ وشو (پندرھواں) ادھیائے سمپورنم

پندرہویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن واچ کنتھا۔ اُتر دیش میں نرسنگھ نامی ایک راجہ ہُوا ہے اُس کے منتری کا نام شُو بھگ تھا۔ راجہ کو اپنے منتری پر بڑا اعتبار تھا۔ اور خیال کرتا تھا کہ یہ منتری بہت بھلا ہے۔ لیکن منتری بڑا کپٹی (دغا باز) تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح راجہ کو مار کر آپ راجہ بنوں۔ یہ ارادہ کرتے ہوئے اُسے مدت گزر گئی۔ ایک دن راجہ سویا ہوا تھا اور لوک بھی سو رہے تھے۔ منتری نے موقعہ پاکر سب کو مار دیا اور آپ راج کرنے لگا کچھ دیر بعد وہ منتری بھی مرا۔ جمدوت پکڑ کر دھرم راج کے پاس لے گئے۔ دھرم راج نے پُوچھا۔ کون ہے۔ جمدوت بولے۔ پاپی ہے۔ دھرم راج نے اُسکو گھوڑے کا جنم دینے کا حکم دیا۔ وہ

سنگلدیپ میں جاکر گھوڑا بنا۔ اُسے ایک بیوپاری نے خرید لیا۔ اور اپنے دیش میں لے آیا۔ راجہ کے سیوکوں نے راجہ کو خبر دی۔ کہ ایک بیوپاری بہت عمدہ گھوڑے لایا ہے۔ راجہ نے اچھے اچھے گھوڑے خرید کر اُن کو پھیرنے کا حکم دیا۔ جب سنگلدیپ کے گھوڑے کو پھیرنے کے لئے لے جانے لگے۔ اُس نے راجہ کو دیکھ کر اپنا سر ہلایا۔ راجہ نے برہمنوں سے اس کا کارن پوچھا۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ اس گھوڑے نے آپ کو نمسکار کیا ہے۔ اس جواب سے راجہ کی تسلی نہ ہوئی وہ یہ کہہ کر چُپ ہو رہا۔ کہ یہ بات نہیں۔ کچھ اور بات ہے۔ کچھ دنوں بعد راجہ اُسی گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کھیلنے گیا۔ گھوڑا بہت تیز چلتا تھا۔ راجہ بہت دُور نکل گیا۔ پہلے تو راجہ بندوق اور تیر سے شکار کھیلتا تھا۔ لیکن اُس روز ہاتھ سے پکڑنے لگا۔ اتنے میں دوپہر ہو گئی۔ اور راجہ کو بہت پیاس لگی بن میں ایک کٹیا۔ اور اُس کے پاس ہی ایک سروور (تالاب) دیکھا۔ راجہ نے وہاں پہنچکر گھوڑے کو ایک برگھش سے باندھا۔ اور آپ اندر چلا گیا۔ وہاں ایک تپسوی بیٹھا ہوا اپنے پتر کو گیتا کے پندرہویں ادھیائے کا پاٹھ پڑھاتا تھا۔ راجہ کو اپنی کٹیا میں آتا دیکھ کر اُس نے برگھش کے پتے پر ایک شلوک لکھ کر لڑکے کو دے دیا۔ اور کہا کہ جا کھیلتا بھی رہ۔ اور یہ شلوک بھی یاد کرلے۔ لڑکا باہر چلا گیا۔ تپسوی نے راجہ کا ستکار کر کے اُسکو بٹھایا۔ وہ لڑکا اُسی درخت کے نیچے چلا گیا۔ جہاں وہ گھوڑا راجہ کا بندھا تھا کھیلنے میں پتر اُس لڑکے سے گر کر گھوڑے کے آگے جا پڑا۔ گھوڑا اس پتر کے اکھشر دیکھتے ہی مر گیا۔ اور دیو دیہی پاکر بیکنٹھ کو چلا۔ اور آکاش میں جا کھڑا ہوا راجہ

نے جو باہر آکر دیکھا۔ تو گھوڑے کو مُردہ پا کر بہت حیران ہُوا۔ اور سوچنے لگا۔ کہ اس کو کس نے مارا ہے۔ اتنے میں آکاش سے دیو دیہی بولی۔ کہ راجہ نیر اگھوڑا میں ہوں۔ دیو دیہی پا کر بیکنٹھ کو جاتا ہوں۔ راجہ نے کہا۔ کہ تو کس کرنی سے دیو دیہی کو پراپت ہو کر بیکنٹھ کو جا رہا ہے۔ دیو دیہی بولی۔ کہ یہ بات اس رکھیشر سے پوچھ۔ راجہ نے رکھیشر سے پوچھا۔ کہ یہ کیا کارن ہے۔ رکھیشر بولا۔ ارجن میں نے اپنے پتر کو گیتا کے پندرہویں ادھیاد کا شلوک برکھش کے پتے پر لکھ کر دیا تھا۔ وہ پتا لڑکے سے گر کر تیرے گھوڑے کے آگے جا پڑا۔ وہ یہ اکھشر لکھے دیکھ کر مکت ہو گیا۔ راجہ بولا یہ پہلے جنم کون تھا۔ میں نے جس دن اسے خریدا تھا۔ اس نے مجھے دیکھ کر سر پھیرا تھا۔ میں حیران ہو گیا تھا۔ لیکن یہ بھید آج تک مجھے معلوم نہ ہُوا۔ کرپا کر کے آپ مجھے تبلائیے رکھیشر بولا۔ اے راجہ تو پچھلے جنم بھی راجا تھا۔ اور یہ نیر امنتری تھا۔ اس نے تجھے مار ڈالا تھا۔ اور آپ راج کرنے لگا۔ تو تو پھر اس جنم میں راجہ ہو گیا۔ لیکن جب یہ مرا تو دہرم راج کے حکم سے گھوڑے کی جون میں پڑا۔ تو نے اسکو مول لے لیا۔ وہ دل میں کہنے لگا۔ کہ راجہ تو نے مجھے پہچانا نہیں اس لئے اس نے سر ہلایا تھا۔ اسکو اپنے پہلے جنم کی خبر تھی۔ سو اس نے تجھے پہچان لیا۔ راجہ یہ وہی نیر امنتری ہے اتنی بات کہہ کر وہ رکھیشر چپ ہو گیا۔ راجہ نے حیران ہو کر رکھیشر کو ڈنڈوت کی۔ اتنے میں راجہ کا لشکر اسے ڈھونڈھتا وہاں آپہنچا راجہ رکھیشر کو نمسکار کر کے اور گھوڑے پر سوار ہو کر گھر آیا۔ اور اپنے بیٹے کو راج دیکر آپ تپسیا کرنے چلا گیا۔ اور گیتا کا پاٹھ کرنے سے مکت ہوا۔ اے

لکھشمی یہ تجھے گیتا کے پندرہویں ادھیا کا مہاتم سُنایا۔ اتی سری گیتا مہاتمے پنج وشو (پندرہواں) ادھیاء سمپورنم۔

سولہواں ادھیاء

شری بھگوانو واچ۔ اے ارجن اور سُن۔ بعض منشوں کے سوبھاؤ دیوتاؤں جیسے ہوتے ہیں۔ اور بعض کے دیتیوں کے سے وہ جُدا جُدا سُن۔ پہلے دیوتا سوبھاؤ منشوں کے لکھشن کہتا ہوں۔ نربھے یعنی بیخوف رہنا۔ کسی سے نہ ڈرنا۔ انتہ کرن (ہردے۔ دِل) کو شدھ اور نرمل اور میرے جاننے کے گیان سے بھرپور رکھنا میرے سمرن میں لگے رہنا۔ یتھاشکتی (حسب مقدور) دان کرنا۔ اندری دمن کرنا یگیہ کرنا۔ وید پڑھنا۔ شاستر۔ پوران۔ بشن سہنسر نام۔ ستوتر آدی پڑھنا سننا اور تپسیا کرنا۔ تپسیا کی بات سترہویں ادھیائے میں کہونگا۔ دیا کرنا۔ کسی کے جیو کو نہ دُکھانا۔ اور کومل سوبھاؤ رہنا۔ سب سے سچ سچ اور میٹھا بولنا۔ کسی پر کرودھ نہ کرنا۔ شریر کی رکھشا کیلئے جس قدر چھادن بھوجن کی ضرورت ہو اُتنا ہی انگی کار کرنا اس سے زیادہ اکٹھا کر کے نہ رکھنا اس کا نام تیاگ ہے۔ سدا سنتوش (صبر) سے رہنا کسی کی نندیا نہ کرنا سب کو سُکھ دینا۔ نرلوبھ رہنا پاپ سے بچنا چنچل نہ بننا من اندریوں اور آسن کو نشچل رکھنا۔ تیجسوی (پُرجلال) ہونا کھشماونت (معاف کرنیوالا) ہونا یعنی کوئی دُربچن کہہ جائے یا دُکھ دیجائے درگذر کرنا۔ دھیرج رکھنا (مستقل مزاج رہنا) ایشور کی مرضی ہر بات میں سمجھ کر دُس پر ہمیشہ شاکر رہنا۔ دیہہ کو جل اور مٹی سے اور آتما کو پرماتما کے سمرن بھجن

سے شدھ اور پوتر رکھنا۔ کسی سے چھل کپٹ نہ کرنا۔ اپنی مان بڑائی نہ چاہنا۔ گوروگوسائیں ہوکر نہ بیٹھنا۔ اے ارجن یہ لکھشن منشوں میں دیوتا سوبھاؤ کے ہیں اب دیتیوں کے سوبھاؤ کے لکھشن سن۔ پاکھنڈ یعنی لوگوں میں تو دھرماتما کہانے کیلئے تپو جاپ تپسیا کا سوانگ کرنا۔ لیکن من میں پاپ کا چنتن کرنا۔ یہ تو گرہستی لوگوں کا پاکھنڈ ہے اب اتیت کا پاکھنڈ کہتا ہوں۔ جو سنسار کو تیاگ کر میری شرن میں آوے لیکن پھر میرا دھیان چھوڑ کر اور باتوں کو کرنے لگ جائے۔ اور جو یہ کہے کہ میرے جیسا کوئی نہیں۔ کرودھ کرنیوالا۔ اور کٹھور بچن بولنے والا ہو۔ ہے پارتھ ارجن یہ اتیت پاکھنڈی ہوتے ہیں۔ پرکرتی دو پرکار کی ہوتی ہے۔ دیتیوں کی اتپتی اگیان سے ہوتی ہے۔ اب دونوں پرکرتیوں کا پھل سن۔ جن منشوں کی پرکرتی دیوتاؤں کی ہے۔ وہ سنسار سے مکت ہوتے ہیں۔ اور دیت پرکرتی والے سنسار کے جنم مرن کے بندھن میں پڑے رہتے ہیں۔ سری کرشن جی کے مکھ سے یہ بچن سنکر ارجن سوچنے لگا۔ کہ میرے اندر تو کوئی سوبھاؤ دیتیوں کا نہیں ہے ۔ ارجن کی یہ دشا دیکھ کر شری کرشن جی نے فرمایا۔ کہ ارجن تو یہ فکر نہ کر۔ تو تو دیوتا کی پرکرت لیکر ہی جنما ہے۔ تیری دیت پرکرتی کبھی نہیں ہوسکتی اے ارجن یہ سوبھاؤ منشوں میں برتتے ہیں۔ دیوتا سوبھاؤ تو میں نے اچھی طرح سے کہہ سنائے لیکن دیت سوبھاؤ تھوڑے ہی سنائے ہیں۔ سو تھوڑے سے اور سن۔ اے ارجن۔ دیت سوبھاؤ کے منش نہ تو گرہست میں ہی سکھی رہتے ہیں۔ اور نہ ہی اتیت (ورکت۔ تیاگی) ہوکر وہ اتیت ہونے کا مارگ بھی نہیں جانتے اور نہ اشنان اور پوترتا کو ہی جانتے ہیں۔ سن روپ آستھا انباشی

انکو دکھائی نہیں دیتا۔ آپس میں مل بیٹھ کر یہ گوشٹ (دہرم بارتنا) کرتے ہیں۔ کہ
پرمیشور کہاں ہے۔ کس نے دیکھا ہے۔ پرمیشور تو ہے ہی نہیں۔ اتیادی۔ یہ
سنسار کسی نے اُتپت نہیں کیا۔ ہم خود بخود پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہم آپ ہی پرمیشور
ہیں وغیرہ وغیرہ باتیں کرتے ہیں۔ ایسے مُورکھ آدمی اپنے آپ ہی کو پرمیشور
کہتے ہیں۔ انہوں نے صرف یہ بات اچھی سمجھ رکھی ہے۔ کہ عمدہ کھانا۔ اچھے اچھے
بستر پہننا۔ عطر پھلیل وغیرہ سے اپنے جسم کو خوشبودار بنانا۔ اچھی اچھی اور نئی
نئی سواریوں پر چڑھنا۔ اچھے اچھے کھیل کھیل کر دنکو بتا دینا۔ دھن اکٹھا کرنا
رات کو تماشے دیکھنا۔ اچھی اچھی اور خوبصورت استریوں کے ساتھ سونا وغیرہ
وغیرہ ہی ہمارے جینے کا اُدیش ہے اور ان باتوں میں ہی پرم سکھ سمجھ کر
اور من میں ہی لابھ جان کر ان کی بُدھ اندھ ہوئی ہے اور اُن کا شدھ
آتما نشٹ ہُوا ہے۔ عقل بالکل تھوڑی ہے۔ یہ ایسے کام آرنبھ کرتے ہیں جس
سے اُنکو بھی دُکھ ملتا ہے اور اوروں کو بھی کشٹ ہوتا ہے۔ اور ایسے کرموں کا
آشرا لئے ہوئے ہیں۔ جن سے تر یا (پار ہونا) نہ جائے۔ پاکھنڈ۔ گرب (غرور)
مدھ (جوش جوانی) اور اندھکار سے اندھے ہوئے ہیں۔ اور اُس اندھیرے
سے اُنمت (بدھی ہیں) اور متوالے (مدہوش) ہو رہے ہیں۔ مایا کے موہے
ہوئے منفیا وستو (فضول چیزوں) کو پکڑ رہے ہیں۔ اتی اپو تر سوبھاؤ (نہایت
ناپاک عادات) اُن میں برت رہی ہیں۔ ایسے لوگ پہلے تک نت چنتا ہی
میں مگن رہتے ہیں۔ استری بھوگ انہوں نے بڑا لابھ سمجھا ہوا ہے اسی آشا
کے پھانسے کیساتھ پھنسے ہوئے ہیں۔ کام کرودھ دونوں باتوں میں مگن

ہیں۔کپٹ سے دربیہ (دولت) اکٹھا کر کے کہتے ہیں۔ کہ مجھے بڑا لابھ ہوا ہے
ایسا ہی کل بھی پاؤنگا۔ جھوٹ۔ بل۔ پنچ (چوری) سے اپنا ناش کرتے ہیں۔
وہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ فلاں شترو میں نے مارا ہے۔ میں ایشور ہوں۔ میں بلوان
ہوں۔ سدھ۔ بلوان اور سکھی ہوں۔ سنت پرش ہوں۔ سات پیڑھیوں سے
دھنیہ وان ہوں۔ بھاگیہ وان ہوں۔ میرے سمان دُوسرا کوئی نہیں میں سب
کا ٹھاکر ہوں اور سب میرے داس ہیں۔ اے ارجن وہ ایسے اگیان سے موہت
ہو رہے ہیں۔ انیک پرکار کے وشیوں میں ان کا من بھرمتا پھرتا ہے اور نانا
پرکار کی کامنائیں اُن کو پکڑے ہوئے ہیں۔ یہاں بھی نرک میں ہیں۔ وہ آگے
بھی نرک میں جا کر پڑینگے۔ اب وہ یگیہ۔ تپسیہ (بیاہ) شرادھ۔ کھیا ہی
کس طرح کرتے ہیں۔ سوسُن۔ پہلے تو اہنکار کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ یگیہ میں نے
کیا ہے کسی کو نمسکار نہیں کرتے۔ اور دھن کے گرب سے متوالے ہو رہے ہیں
اور لوگوں میں بھلا کہانے کے لئے یگیہ شرادھ وغیرہ کرتے ہیں۔ ودھی پُوربک
نہیں کرتے۔ اہنکار (غرور) بل (طاقت) کام (شہوات نفسانی) کرودھ (غصہ)
گرب وغیرہ کئی طرح کے وکاروں سے بھرے ہوئے ہیں اور مجھ آتما رام کو جو
سب دیہوں میں بیاپک ہوں نہیں جانتے۔ دَیت پرکرتی منش کسی دیہ دھاری
کو دُکھ دیتے ہیں۔ کسی کی نندا (چغلی) کرتے ہیں! اے ارجن۔ یہ دَیت بدھی ادہم
پنچ پاپیوں کے لکھشن تجھے سُنائے۔ اب میں ان کے ساتھ کیسا ہوں۔ سوسُن
میں اُنکو دکھدائیک۔ کلیش اور اگیان سے بھری ہوئی اُسری یونیوں میں ڈالتا
ہوں۔ جیسے گدھے۔ کتے۔ سُوّر وغیرہ۔ بارم بار ایسی کچیل یونیوں میں اُن کو

ھرماتا ہوں۔ اے کُنتی نندن ارجن جنہوں نے مجھے نہیں پایا۔ یعنی جو مجھ کو پراپت
نہیں ہوئے۔ وہ بار بار نیچ جونیوں میں بھرمتے ہیں۔ ارجن اور سُن جسکو نرک
ہتے ہیں۔ اُس کے تین دوار ہیں۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ یہ آتما کا ناش کرنیوالے
ہیں۔ اے ارجن تو ان کا تیاگ کر۔ اے کُنتی نندن ارجن۔ ان تینوں سے نیارا
ہوکر تو اپنی آتما کا اُدّھار کر۔ تو پرم گتی کو پراپت ہوگا۔ اے ارجن۔ جو منش شاستر
کی ودھی تیاگ کر یگیہ دان اور تپسیا کرتے ہیں۔ من مانی چلاتے ہیں۔ وہ کسی
بھی شُبھ کرم کے کرنے کا پھل نہیں پائینگے۔ اور نہ کسی پرکار کا اُنکو سُکھ ہوگا
اور نہ پرم گتی پراپت ہوگی۔ اسی سے اے ارجن جو بھلے پُرش اور نرمل آتما ہیں
وہ جو بھی یگیہ۔ تپ۔ دان کرتے ہیں۔ شاستروں کی ودھی سے کرتے ہیں۔
وہ پرانی میری کرپا سے میری پرم گتی کو پاوینگے۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپ
نشد سو برہم ودیا یانگ۔ یوگ شاسترے شری کرشن ارجن سنبادے دیو
اسری سمنا بھاگ یوگو نام کھوڑشو (سولہواں) ادھیا سمپورنم۔

سولہویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائنو واچ۔ کتھا۔ سورٹھ دیش کے راجہ کا نام کھڑگ باہو تھا۔
وہ بڑا دھرماتما تھا۔ نگر میں گھر گھر ٹھاکر دوارے تھے۔ اور بڑے یگیہ ہوتے
تھے۔ اور گھروں میں سونے کے کلس موتیوں سے جڑے ہوئے تھے۔ راجہ ہری کا
بھگت اور سادھ سنتوں کا سیوک تھا۔ اس کی پرجا بھی بڑی دھرماتما تھی۔
سکھی رہتی تھی۔ راجہ جیووں پر دیا کرتا تھا۔ اور اُس کے گھر ہاتھی گھوڑے بہت

تھے ۔ اُن میں ایک ہاتھی خونی تھا ۔ نگر میں اُس کا بڑا شور مچا ہوا تھا ۔ کوئی
مہاوت اُس کے پاس نہ آتا ۔ جو آتا اُسکو وہ مار ڈالتا اور نہ کسی مہاوت کو سوار ہونے
دیتا ۔ راجہ نے دُور دُور سے مہاوت بُلائے اور انکو کہا ۔ جو اسکو پکڑ لیگا ۔ بہت
انعام پاویگا ۔ ہاتھی مندروں کے آگے کھڑا رہتا ۔ جس کوچے میں جاتا ۔ اُسکو
برباد کر دیتا ۔ اور جو اُس کے آگے آتا اُسکو مار ڈالتا تھا ۔ لیکن وشنو بھگتوں کو
نہ مارتا ۔ جب نگر میں آتا تو بہت دُکھ دیتا ۔ اور کبھی بن کو نکل جاتا ۔ تو برکھشوں کو
گراتا ۔ نگر میں آکر بہت اُپدرو کرتا ۔ راجہ دِن رات فکر میں رہتا اور ایسی تجویزیں سوچتا
رہتا تھا جس سے یہ ہاتھی پکڑا جاوے ۔ لیکن کچھ نہ ہو سکا ۔ ایکدن ہاتھی چلا
آتا تھا تو لوگوں نے ایک سادہو کو جو اُسی راستے پر جا رہا تھا کہا کہ ہٹ جا ۔ ورنہ
ہاتھی تجھ کو مار دیویگا ۔ سادہو بولا ۔ مجھ میں بھجن کا بل ہے ہاتھی کی طاقت نہیں
جو میرے نزدیک آئے ۔ لوگوں نے کہا وہ بھجن کو کیا جانتا ہے ۔ ضرور تجھ کو مار
دیگا ۔ سادھ بولا ہاتھی اُنکو مارتا ہے جو پرمیشور کے بھجن سے بے مکھ ہیں ۔ میں
تو ہری کا بھگت ہوں ۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر میری موت اسی کے ہاتھ
ہے تو وہ ضرور ماریگا ۔ اتنے میں ہاتھی وہاں آپہنچا ۔ سادھ ڈرا نہیں ۔ وہیں
کھڑا رہا ۔ جب ہاتھی سادھ کے نزدیک پہنچا ۔ تو سادھ نے ہاتھی پر اپنی نظر جما کر
دیکھا ۔ ہاتھی نے سونڈ سے سادہو کے چرن پکڑے لوگوں نے سمجھا کہ اب ہاتھی
ضرور اسے ماریگا لیکن ہاتھی چرن (قدم) پکڑے ہی کھڑا رہا ۔ سادھ بولا ۔ اے
گجیندر میں تجھے جانتا ہوں ۔ تو پچھلے جنم کا پاپی ہے ۔ مگر اب پچھتا نہ کر تیرا اُدھار کرونگا
گجیندر (ہاتھی) باربار چرن پکڑتا اور ماتھا نواتا تھا ۔ لوگوں نے راجہ سے جا کر کہا

کہ آپ جس ہاتھی کو پکڑنے کی چنتا کرتے تھے۔ اُسکو ایک سادھ نے اپنے آگے کھڑا کر
لیا ہے یہ بات سُن کر راجہ نے آکر دیکھا۔ کہ سچ مُچ ہاتھی سادھ کے آگے کھڑا ہے
مہاتما بولا گجیندر آگے آؤ۔ ہاتھی آگے گیا۔ اور چرن جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اُس گیتا
پاٹھی مہاتما نے کرمنڈل سے جل لیکر مُنہ سے کہا۔ کہ میں نے گیتا کے سولہویں ادھیائے
کے پاٹھ کئے کا پھل تجھے دیا۔ اس پُن کے پرتاپ سے ہاتھی ادہم دیہہ سے چھوٹا
اور اُسی وقت دیو دیہی ہو گیا۔ آکاش سے بِوان آیا۔ اس میں بیٹھ کر راجا کے سامنے
آ کھڑا ہُوا۔ اور بولا کہ اے راجہ میں تیرے نگر میں اسی لئے رہتا تھا۔ کہ تُو بڑا
دھرم گیہ ہے کبھی کوئی سنت یہاں ضرور آئیگا۔ جو مجھے اس ادہم دیہہ سے چھڑائیگا۔
سو اِس مہاتما نے مجھے ادہم دیہہ سے چھڑایا۔ اب میں مُکت ہُوا ہوں یہ بات کہہ کر
دیو دیہی بیکنٹھ کو گیا۔ تب راجہ نے آکر سادہو کو ڈنڈوت کی اور کہا اے مہاتما
جی آپ نے کونسا ایسا پُنیہ کیا ہے۔ جس سے ہاتھی مُکت ہُوا۔ مہاتما بولا۔ میں نے
گیتا کے سولہویں ادھیائے کے پاٹھ کئے کا پُن اُسکو دیا ہے۔ اُسی پُن کے بل سے
ہاتھی مُکت کو پراپت ہُوا ہے راجہ بولا یہ ہاتھی پچھلے جنم کون تھا۔ سادھ بولا۔ یہ
پچھلے جنم میں ایک انیت کا بالک تھا۔ گورُو نے اُسکو وِدیا بہت پڑھائی۔ ایک
سمے گورُو تیرتھوں کو گیا وہ بالک پیچھے اُس کے گھر رہا۔ بھلے بھلے منشوں میں اُس
بالک کی بڑی بڑائی ہوئی۔ لوگ اُس کے درشن کو آتے تھے۔ تین برس پیچھے گورُو
آیا لیکن بالک نے اسکو سبس نہ نوایا (نمسکار نہ کیا) خیال کیا کہ اس سے میری
ممتا گھٹ جاویگی۔ اپنے نیتر موندھ کر چُپ ہو رہا۔ گورُو نے سمجھ لیا۔ کہ اس نے
مجھے دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ پس اُس نے بالک کو شاپ دیا کہ اے اندھے

تُونے مجھے دیکھ کر سر نہیں جھکایا۔ اور اپنی پربھتا (بڑائی) کا ابھمان کیا۔ جا تو ہاتھی کی جُون میں پڑیگا۔ وہ بولا۔ گورو جی مجھے معلوم ہے کہ آپ کا شاپ برتھا نہ جائیگا۔ مگر یہ بھی بتلائیے کہ میرا ادھار کب ہوگا۔ گورو بولا۔ جب کوئی سولہویں ادھیاء گیتا کا پُن تجھے دیگا۔ تب تیری مُکت ہوگی۔ یہ بات سُن کر راجہ نے مہاتما سے کہا۔ کہ مجھے گیتا کا پاٹھ کرنا سکھاؤ۔ سادھو نے راجہ کو گیتا کا پاٹھ کرنا سکھایا۔ تو راجہ اپنے پتر کو راج دیکر بنوں میں تپسیا کرنے چلا گیا۔ اور اُس کا بھی اُدّھار ہوا۔ اے لکشمی یہ گیتا کے سولہویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو تُم نے سُنا۔ اتی شری پدم پورانے اتراکھنڈے ستی الیشر سنبادے گیتا مہاتمے کھوڑشو (سولہواں) ادھیائے سمپورنم۔

ستارہواں ادھیاء

ارجن نے کہا۔ ہے مہا پربھو۔ مدسودن۔ جنہوں نے اپنے بدھی متا سے شاستر ودھی کو نہیں جانا ہے۔ وہ آپ کو بھی نہیں پہچان سکتے۔ اور جنہوں نے شاستر کی بدھی سمجھی ہے۔ انہوں نے ہی آپ کو جانا ہے۔ جو آپ کو انیاشی پرمانند کا سمندر جان کر آپ کی شرن آئے ہیں۔ وہ آپ کے بھگت ہیں اور جو آپ کا سمرن بھجن کرتے ہیں۔ وہی شاستر کی بدھ پہچانتے ہیں۔ جنہوں نے آپ کو ایسا نہیں سمجھا۔ وہ شاستر کی بدھ نہیں جانتے۔ جو مند بھاگیہ (بدنصیب) منشوں نے شاستر کی ودھی اور آپ کے بھجن کو تیاگ کر شردھا سے کسی اور دیوتا کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ راجسی ہیں۔ یا ساتکی یا تامسی۔ اس کا اُتر کرپا کر کے مجھے

دیکھئے۔ شری کرشن نے جواب دیا۔ کہ اے ارجن پُوجا کرنے کی شردھا بھی منشوں میں تین پرکار کی ہے۔ وہ شردھا منشوں میں بنا یتن کئے آپ ہی جاگ اُٹھتی ہے یہ شردھا بھی تین پرکار کی ہے۔ ساتکی۔ راجسی اور تامسی۔ تینوں کو جُدا جُدا کہتا ہوں۔ ساتوک پرکرت کے منشوں کی نشچے کیول بھگوان کر نا ندھان میں ہوتی ہے وہ پرماتما کو سرب بیاپک جان کر سب میں شردھا بھاؤ رکھتے ہیں۔ اور ان کا ہرودل سب کا سچا مِتر ہوتا ہے۔ راجسی پرکرتی والے یکیوں اور رکھیشروں میں شردھا رکھتے ہیں۔ اور تامسی لوگ بھوتوں پریتوں میں شردھا رکھتے ہیں جو اس پرکار تپسیا کرتے ہیں۔ وہ اسُر دتیوں کی تپسیا کہلاتی ہے۔ اور یہ ایک تپسیا ایسی ہے جو شاستروں میں نہیں کہی۔ ایسی تپسیا صرف وہی لوگ ہی کرتے ہیں جنہوں نے جگت میں صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ میں بڑا تپسی ہوں اور من میں تپسیا کے پھل کی کامنا کرتے ہیں۔ اور وہ ایسی تپسیا کرتے ہیں جس سے اُن کے شریر کو بھی کشٹ ہوتا ہے۔ اور اُن کا آتما رام بھی دُکھی ہوتا ہے۔ اور اس تپسیا سے ڈر آتا ہے اے ارجن جو اس پرکار اندھ مت اگیانی تپسیا کرتے ہیں۔ تو اُنکو دَیت تپسیا جان۔ اے ارجن اب اور سُن۔ آہار۔ یگیہ۔ تپسیا اور دان سب تین تین قسم کے ہیں۔ اِن کا بھید (فرق) تو سُن۔ پہلے ساتوک آہار سُن۔ جن کے کھانے سے آیو بڑھتی ہے۔ ایسے امرت بھوجن دیوتاؤں کو ملتے ہیں۔ جنہیں آہار کر کے وہ امر ہو جاتے ہیں۔ منشوں کا آہار سُن۔ جن کے کھانے سے بل۔ پرشارتھ اور آروگیتا (تندرستی) ملے۔ اچھے بھوجنوں سے پریتی ہو۔ وہ سواد و بھوجن یہ ہیں۔ گھی ملی ہوئی دال۔ چاول۔ کومل پھلکے گھی سے چپڑے ہوئے۔ میٹھا

کھر آدی عمدہ اور تازہ اور سوادو چیزیں۔ اب راجس بھوجن سُن۔ کڑوا۔ کھٹا نمکین۔ زیادہ گرم تیکھش (تیز۔ چٹپٹا) جس کے کھانے سے مُنہ جلے اور اندر پہنچنے سے معدہ خراب ہو جائے وغیرہ وغیرہ ایسے کھانے۔ جن سے بُرے پھل ہوتے ہیں۔ راجسی لوگوں کو پیارے ہوتے ہیں۔ اب تامسی منشوں کا آہار سُن رات کا باسی یعنی جس کھانے پر رات گذر چکی ہو۔ بے ذائقہ۔ بدبودار۔ کسی کا جوٹھا۔ یہ بھوجن تامسی کہلاتا ہے۔ اور تامسی منشوں کو پیارا ہے۔ اب تین یگیہ سُن۔ پہلے تو ساتکی یگیہ جو شاستر کی وِدھی کے انوسار اور پھل کی کامنا سے رہت ہو کر کیا جائے۔ اور یگیہ کرتا کہے کہ مجھے یہ یگیہ اوشیہ ہی کرنا ہے ایسا یگیہ جو ساؤدھانی (احتیاط) سے کیا جائے۔ ساتکی یگیہ کہلاتا ہے اور جو یگیہ لوگوں کو دکھانے کے لئے کیا جائے۔ اور یگیہ کے پھل کی بھی کامنا ہو۔ اور شاستر ودھی سے کیا جائے وہ راجسی یگیہ کہا جاتا ہے۔ اب تامسی یگیہ سُن۔ جو یگیہ نہ تو شاستر کی بِدھی انوسار ہو۔ اور نہ اُس میں وید منتر پڑھے جائیں۔ اور نہ یگیہ کرتا کی شردھا ہو۔ اور نہ اُس کا من پوِتر ہو۔ نہ یگیہ کرانے والے برہمنوں اور سادھوؤں کو دان دکھشنا دے تو اُسے تامسی یگیہ جان۔ اب تین پرکار کی تپسیا سُن۔ جہاں کوئی چھوٹا جیو نہ ہو۔ وہاں چرن رکھے۔ یہ چرنوں کی تپسیا ہے۔ ہاتھوں سے کسی استھاور جنگم کو بھی دُکھ نہ دے اور کوئی بُرا کرم نہ کرے یہ ہاتھوں کی تپسیا ہے۔ اور دیہہ کو جل اور مٹی سے پوتر کر لینا داتن کرنی۔ اشنان کرنا۔ تلک لگانا۔ آچمن کرنا۔ سالگرام جی کی پوجا کرنا اپنے سے بُدھیمان اور وِدوان کی سیوا کرنا۔ اور سچے مارگ کا اُپدیش کرنے والے

کی سیوا کرنا ایشور بھگت کی سیوا کرنا۔ اور برہم چریہ رکھنا۔ برہم چریہ کا یہ ارتھ ہے کہ اگر تو گرہستی ہو۔ تو پرائی استری کا سنگ نہ کرے اور اگر ورکت بیراگی ہو۔ تو استری کا دھیان بھی نہ کرنا جنم سے لیکر پچیس برش کی آیُو تک جو ودّیا پڑھنے کی اوستھا ہے۔ کسی کو بھی اپنا ویریہ نشٹ کرنا نہیں کہا ہے۔ یہ اوستھا برہم چریہ اوستھا کہلاتی ہے۔ ماتا پتا اور اپنے بزرگوں کی سیوا کرنا۔ سچ بولنا سننیہ کا ہی بیوہار کرنا میٹھی اور مدھر بانی سے ہر ایک کو بلانا کسی کو کٹھور بانی کہہ کر دُکھ نہ دینا۔ بلکہ جن بچن کے سُننے سے سُننے والا سُکھ پاوے سو کہنا اور جو کوئی اور بلاوے اُس کیساتھ بڑے پریم سے بارتالاپ کرنا۔ یہ بچنوں کی تپسیا ہے۔ وید۔ گائیتری۔ سہنسر نام۔ پرانوں کے استوتر۔ میری لیلا والی کتھائیں چترنر اور کیرتن پڑھنا اور بشن پدے گانا۔ یہ بھی بچن تپسیا ہے۔ اب من کی تپسیا کہتا ہوں من کو پرسن رکھنا۔ اور من کی پربتی مجھ میں لگانا۔ اور من کو مجھ میں نشچے کر کے شدھ نرمل پربیت میرے میں کرنا کسی بُرے کرم کا چنتن نہ کرنا یہ من کی تپسیا ہے۔ ہر سوانس سے اوم۔ رام۔ شری کرشن۔ ہرے کرشن۔ واسدیو پاربرہم۔ انباشی پُرش۔ اچل۔ الکھ پُرش انادی میرے ناموں کا سُمرن کرنا سانس کی تپسیا ہے۔ اب تپسیا کے بھید سُن۔ جو پرم شردھا سے تپسیا کرے۔ اور پھل کی کامنا نہ کرے۔ میرا ہی سمرن کرتا رہے وہ ساتکی تپسیا کہلاتی ہے اور جو لوگوں میں بھلا کہلانے کے لئے یا اپنی پوجا پرتشٹھا کرانے کے لئے تپسیا کرے سو ایسی پاکھنڈ تپسیا راجسی سمجھ۔ ایسی تپسیا نشپھل ہے۔ جو اگیانی ایسی تپسیا کرے۔ آپ بھی کشٹ میں رہے۔ اور آتما رام بھی دُکھی ہو۔ اور کسی کا بُرا ہونے

کے لئے تپسیا کرے۔ ایسی تپسیا تامسی کہلاتی ہے۔ اب تین پرکار کا دان سُن
دان کے پھل کی کامنا نہ کرکے کسی شدھ کل کے پوترمن والے۔ کرم دھرم
کرنیوالے۔ شاستروں کے جاننے والے برہمن کو بدھی انسار گائے کے گوبر سے
لیپے ہوئے استھان پر بیٹھ کر گئودان دریہ پُستک آدی پراتہ کال اچھے وستو
دان کرے اناتھ بالکوں کو یعنی جن کے ماں باپ بچپن میں ہی اُنہیں چھوڑ کر
مر گئے ہوں۔ ودھوا استریوں کو جن کی سار لینے والا کوئی نہ ہو۔ ودیا کا پرچار
کرنے کے لئے اکال پیڑتوں کی سہائتا کے لئے یتھاشکتی دان کرتے رہیں آتھتی
(انجان مہمان) کا ستکار بھی مہادان ہے۔ بھوکے کو بھوجن اور ننگے کو بستر دان
کرے۔ راون نے مرتے وقت لکھشمن جی سے کہا۔ کہ دان کرنے میں دائیں بائیں
دیش اور کال کا دھیان نہیں کرنا چاہیئے ایک منش بھوک سے ایسا دکھی ہے
کہ اُس کی جان نکلی جاتی ہے۔ اس وقت گئو کا گوبر لاکر جگہ لیپنے اور بدھی پوروک
بھوجن دان کرنے کو نہیں کہا۔ بس جو کچھ گھر میں بھوجن تیار رہے۔ کھلا دینا
چاہیئے۔ ایک نہنت ہی ضرورتمند شخص آکر دھن کی یاچنا کرتا ہے۔ اور داتا
کے من میں سنکلپ ہو گیا ہے۔ کہ اس کو دان دینا ہے تو یہ نہ کرے کہ دائیں
ہاتھ سے دوں یا بائیں سے جس ہاتھ میں دھن پڑ جائے اُسی سے دیدے وقت
کا بھی خیال کرنا ایسی حالت میں درست نہیں۔ ایک شخص سردی کے موسم میں
ننگا پھرتا ہے۔ داتا اُسکو رات کے وقت دیکھے تو رات کو ہی اُسکو اُسے بستر
دان دینا چاہیئے۔ صبح کے وقت کا انتظار نہ کرنا چاہیئے۔ غرضیکہ ہر حال میں
ہر وقت یتھاشکت دان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ یہ دان بدھی انسار

نہیں ۔ بدھی انوسار وہی ہے ۔ جو اوپر بتایا تھا ۔ اب ارجن راجسی دان سُن راجس پرکرتی والے اُسکو دان دیتے ہیں ۔ جس سے اُنہیں کچھ لابھ کی آشا ہوتی ہے ۔ وہ یہ نہیں دیکھتے ۔ کہ برہمن شدھ کل ہے یا نہیں ۔ شدھ ہرشے کرم کانڈی ہے یا نہیں ۔ دان کر دیتے ہیں ۔ اور پھل کی اچھیا رکھتے ہیں اور دان لینے والیکو کلیان کے لیئے آشیرباد دینے کو کہتے ہیں ۔ اب تامسی دان سُن ۔ جگہ بھی اپوتر ہو ۔ سمے بھی ٹھیک نہ ہو ۔ آپ کھوجن کر کے پیچھے سے دان کرے ۔ دان دیتے وقت برہمن غیر برہمن کی تمیز نہ کرے ۔ کرودھ کے ساتھ گالی دے کر دان کرے ۔ یہ دان تامسی ہے ۔ اے ارجن ۔ جس کو پار برہم کہتے ہیں ۔ اسکو رجوگن سے سنسار کی اُتپت کرنے والا برہما ۔ ستوگن سے سنسار کا پالن کرنے والا وشنو اور تموگن سے سنسار کا سنگھار کرنے والا مہادیو پرگٹ ہوا ۔ اس پار برہم نے ہی برہمن اُپجائے ۔ اُس نے ہی وید اُپجائے ۔ اس نے یگ بنائے ہیں ۔ اس پار برہم کی آگیا سے ہی ویدوں کے وکتا برہمن ہی ہیں وہ ویدونکی بدھی کو سمجھ کر یگیہ دان ۔ تپسیا آدی پوتر کرم وید انوسار کرتے ہیں ۔ اگر وہ اپنے ان کرموں کا کچھ پھل نہیں مانگتے ۔ کیول مُکت چاہتے ہیں وہ مُکت پاتے ہیں اور جو کسی کامنا پانیکی نمت کرتے ہیں اُسکی کامنا پُورن ہو جاتی ہے اے ارجن میری بات سُن ۔ جو کوئی میرا بھگت بھینٹ سے پتر پُشپ اور پھل میرے سمرپن کرے ۔ سو میں انگی کار (قبول) کرتا ہوں ۔ کسی پرکار میرے سمرپن کرے ۔ سو سُن ۔ پہلے تو مجھے ستیہ کر کے جانے پھر جو کچھ اس سے بنے وہ مجھے سمرپن کرے اور کہے کہ ہے گوبندجی ۔ اسکو انگی کار کرو ۔ اور

اپنے آپ کو میرا داس کر جانتے۔ اِس پر کار ست پُرش کو اور اپنے آپ کو ایک پہچانتا کچھ بھید نہ سمجھے۔ اِس طرح داس ہو کر شردھا کے ساتھ میرا بھگت جو کچھ میرے ارپن کرتا ہے سو مجھ کو پراپت ہوتا ہے اور جو لوگ شردھا رہت ہو کر ہون یگیہ یا دان کرتے ہیں ان کا پھل سُن۔ اگر یہ ہون دان اور یگیہ میرے نام پر ہو تو میں انگی کار نہیں کرتا۔ اگر کسی اور دیوی دیوتا یا پتروں کے نمت کرتے ہیں تو اُنکو بھی پراپت نہیں ہوتا وہ بھوتوں پریتوں کو پراپت ہوتا ہے اور کرنہارا بھوت پریتوں کی جُون میں پراپت ہو کر اس کا پھل بھوگتا ہے۔ اتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھد سو برہم ودیا یوگ شاسترے۔ شری کرشن ارجن سنبادے منتری گن شردھا وبھاگ یوگو نام سپت وشو (ستارہواں) ادھیاء سمپورنم۔

ستارہویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائنو واچ (کہتا)، منڈلیک نامی ایک دیش میں دوشاسن نامی راجہ راج کرتا تھا۔ ایک کسی اور دیش کا راجہ تھا دونوں نے شرط لگائی کہ جس کا ہاتھی جیت جاوے وہ اُمک (فلاں) دہن لیوے دوسرے دیش کے راجہ کا ہاتھی جیتا اور دوشاسن کا ہاتھی ہار گیا۔ اور کچھ عرصے بعد وہ ہاتھی مر گیا۔ راجہ کو فکر ہوا اور دل میں کہنے لگا کہ ایک تو دربے گیا۔ دوسرے ہاتھی مرا۔ تیسرے لوگوں میں میری ہنسی اور نندیا ہوئی۔ اسی فکر میں راجہ مر گیا۔ یمدوت راجہ کو پکڑ کر دہرم راج کے پاس لے گیا۔ وہ بولا۔ یہ ہاتھی کے بیوگ میں مرا ہے اسکو ہاتھی کی جُون میں ڈالو۔ تب راجہ نے سنگلدیپ میں ہاتھی کی جُون پائی وہاں کے راجہ کے

ہاتھی بہت تھے وہ بھی اُن میں آملا۔ اُس کو پچھلے جنم کی خبر تھی۔ کہ میں راجہ تھا ہاتھی
کے ساتھ سینہہ کیا۔ تو میں ہاتھی کی جُون میں پڑا۔ ایسے بار بار پچھتاتا۔ رون بلاپ
کرتا نہ کچھ کھاتا نہ پیتا۔ ایکدن ایک برہمن راجہ کے پاس آیا اور گیتا کا شلوک سُنا
کر اُس نے راجہ کو پرسن کیا۔ راجہ نے کہا کہ کچھ مانگ لے جو کچھ تو مانگیگا۔ سو تجھ کو
دونگا۔ برہمن بولا۔ راجن اور تو گھر میں سب کچھ ہے ایک ہاتھی نہیں ہے راجہ نے
وہی ہاتھی دیدیا اور برہمن اُسے گھر لے گیا۔ برہمن نے دانہ پانی اُس کے آگے رکھا
لیکن اُس نے کچھ نہ کھایا۔ رُون بلاپ کرتا رہا اور فکر کرنے لگا۔ کہ ایسا کوئی ہووے
جو مجھ کو اس ادہم دیہی سے چھڑاوے تب برہمن نے جہاوت کو بلا کر پوچھا کہ اس کو
کیا دُکھ ہے۔ جہاوت نے دیکھ کر کہا۔ کہ اس کو دُکھ تو کوئی نہیں ہے۔ برہمن راجہ
کے پاس گیا اور کہا کہ اے راجہ وہ ہاتھی کچھ کھاتا پیتا نہیں اور رُون کر رہا ہے
راجہ بولا۔ میں چل کر دیکھتا ہوں۔ پس راجہ اپنے ساتھ بڑے بڑے ویدا اور جہاوت
لیکر گیا۔ اور وہاں پہنچکر اُن سے کہا کہ دیکھو اس ہاتھی کو کیا روگ ہے ویدوں
نے دیکھ کر کہا کہ اس کو روگ تو کوئی نہیں ہے لیکن اس کے من میں دُکھ ہے راجہ
نے کہا۔ پھر یہ بولتا کیوں نہیں۔ اے ہاتھی تُو اپنا دُکھ سُنا۔ ایشور کی شکتی سے
ہاتھی منش بھاشا میں بولا۔ اے راجہ تُو بڑا ادہرمگیہ ہے۔ یہ برہمن بھی بڑا وِدوان
ہے۔ بدھیمان ہے۔ تو مجھے پوچھتا ہے کہ میں کھاتا کیوں نہیں اس برہمن کے
گھر سب کچھ ہے۔ اس کے گھر کا پرشاد کوئی پن آتما ہی کھاتا ہے۔ میں تو ادہم دیہی
ہوں جب یہ بات برہمن نے سُنی تو برہمن نے کچھ سوچکر بھگوت گیتا کے سنا رہویں
ادھیاد کا پاٹھ سُنایا۔ سُنتے ہی ہاتھی اپنی دیہہ چھوڑ دیو دیہی ہوا۔ آکاش سے

بوان آیا۔ اس میں بیٹھ کر راجہ کے آگے کھڑا ہوا اور بولا۔ کہ راجہ تو دھنیہ ہے برہمن بھی دھنیہ ہے جس نے مجھے کرتارتھ کیا۔ اب میں بیکنٹھ کو جاتا ہوں راجہ بولا۔ اپنے پچھلے جنم کی بات سُنا۔ تو کون تھا۔ ہاتھی کیونکر ہُوا۔ تب وہ بولا میں پچھلے جنم راجہ تھا۔ اور میرا نام دوشاسن تھا۔ ایک راجہ سے شرط باندھ کر ہاتھی لڑایا۔ میرا ہاتھی ہار گیا۔ کچھ دن بعد وہ مر گیا۔ اس کے مرنے کا مجھے بڑا فکر ہُوا۔ اور میں اسی فکر میں مر گیا۔ یمدوت پکڑ کر مجھے دھرم راج کے پاس لے گئے۔ اُس نے کہا یہ ہاتھی بھوگ میں مرا ہے۔ اس کو ہاتھی کی جُون دو۔ سو میں ہاتھی جُون میں پڑا۔ اس برہمن نے اب گیتا کے ستارہویں ادھیائے کا پاٹھ سُنا کہ کرتارتھ کیا۔ اب بیکنٹھ کو جا رہا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ بیکنٹھ کو چلا گیا۔ راجہ اپنے گھر کو گیا۔ نارائن جی نے لکھشمی سے کہا۔ کہ یہ ستارہویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو تُم نے سُنا۔ اتی شری پدم پورانے اترا کھنڈے ستی ایشر سنبادے گیتا مہاتمے سپت دشمو (ستارہواں) ادھیائے سمپُورنم۔

اٹھارہواں ادھیائے

ارجن نے شری کرشن جی سے پرشن کیا۔ کہ ہے پربھو۔ میں آپ سے سنیاس اور تیاگ کا تتو جاننا چاہتا ہوں۔ سنیاس اور تیاگ کا برتانت بھن بھن (جدا جدا) کر کے سنائیے۔ شری کرشن نے جواب دیا۔ اے ارجن سنسار کے سارے کارج تیاگ کر میرے چرن کملوں میں لپٹنے کا نام سنیاس ہے اور میری بھگتی کے بنا کسی اور وستو کی کامنا نہ کرنا تیاگ ہے۔ یہ تو میرے مت کا سنیاس

اور تیاگ ہے۔ اب شاستروں کے مت کا تیاگ سُن۔ ایک شاستر یوں کہتا ہے
کہ بُرے بھلے دونوں کرم تیاگ دینے چاہئیں۔ کیونکہ بُرے کرم کا پھل دُکھ اور بھلے
کرم کا سُکھ بھوگنا ہوتا ہے۔ بھلا کرم پاؤں میں کنچن (سونے) کی بیڑی ڈالتا ہے
اور بُرا کرم لوہے کی۔ سو یہ بھلے اور بُرے کرم دونوں بندھن کے داتا ہیں اس
لئے ان دونوں کا تیاگ کرنا یوگیہ ہے۔ اور ایک شاستر یوں کہتا ہے کہ یگیہ دان
تپسیا اشنان یہ ستیہ کرم تیاگنے نہیں چاہئیں۔ یہ کرم پوتر کرنیوالے ہیں۔ اے
بھرت بنسیوں میں سریشٹ ارجن۔ اب نشچے کرکے میرے مت کا تیاگ سُن۔
تیاگ تین پرکار کا ہے۔ سو سب کہوں گا۔ میرا مت سُن۔ یگیہ دان۔ تپسیا اشنان
یہ تیاگنے نہیں چاہئیں۔ یہ منشوں کو پوتر رکھتے ہیں۔ بیکی پُرش ان کا تیاگ
نہیں کرتے۔ وہ ستیہ کرم کرتے ہیں لیکن اُن کے پھل کی بانچھا نہیں کرتے
میرے مت میں یہ بات سب سے سریشٹ ہے۔ ست کرم کرکے پھل نہ مانگنا
بہت بھلی بات ہے۔ جو اگیانتا اور آلس سے ست کرم کا تیاگ کردیتے ہیں اور
کہتے ہیں۔ کہ ستیہ کرم سے کیا ہوتا ہے۔ اس طرح مایا میں موہے ہوئے ستیہ
کرم کا تیاگ کرتے ہیں تو یہ راجسی تیاگ کہلاتا ہے۔ اور جو منش دیہہ کے دُکھ
کے ڈر سے ست کرم کا تیاگ کرے اور کہے کہ نہانے سے مجھے سردی لگ جائیگی
تپسیا کرنی مشکل کام ہے وغیرہ وغیرہ وہ تامسی تیاگ جان۔ ارجن ستیہ کرم
اس پرکار کرے۔ پہلے تو من میں یہ وچار کرے کہ برہمن اور کھتری کا جنم دُرلبھ
ہے۔ اشنان دھیان آدی ست کرم مجھے ضرور کرنے چاہئیں۔ جو اس پرکار
کرموں کو کرکے پھل کچھ بانچھتا نہیں۔ وہ ساتکی تیاگی کہلاتا ہے۔ اے ارجن

بھلے پُرش ست کرموں کی نند یا کبھی نہیں کرتے ۔ اور نہ اشنان آدی ست کرم تیاگتے ہیں یعنی کرتے رہتے ہیں ۔ اور پھل بھی کچھ نہیں مانگتے ۔ اے ارجن اِن کرموں سے بدھی نرمل ہوتی ہے ۔ اور نرمل بُدھی میں میرا گیان اُپجتا ہے اور اس گیان سے اُپجنے سے سنسار کے بندھنوں سے مُکت ہوتا ہے ۔ اس لئے ستیہ کرم تیاگنے درست نہیں ۔ جیسے سیڑھی کے راستے سے ہی چھت پر چڑھا جاتا ہے ۔ ایسے ہی یہ ستیہ کرم مُکت کی سیڑھی ہیں ۔ دیہہ دھاری کی یہ شکتی نہیں ۔ جو کرم کا تیاگ کر سکے ۔ جس دن پتا کے ویرج سے ماتا کے گربھ میں آتا ہے ۔ اُس دن سے لے کر نہہ کرم کبھی نہیں ہوتا ۔ جنم سے لیکر مرتے پرینت (تک) نہہ کرم اور تیاگی کبھی نہیں ہوتا ۔ سدا کرم ہی کرتا رہتا ہے ۔ نہہ کرم اور تیاگی کب ہوتا ہے ۔ جب ستیہ کرم کرے اور میرے سمرپن کر دے پھل کچھ نہ مانگے ۔ تب یہ نہہ کرم اور تیاگی ہوتا ہے ۔ اب ارجن اور سُن منشوں کو اپنے کرم کے پھل تین طرح کے ملتے ہیں ۔ بھلے کرم کا پھل سُکھ ۔ بُرے کرموں کا دُکھ ۔ اور مِلے جُلے کرموں کا پھل سُکھ اور دُکھ دونوں ۔ یہ تین پرکار کے پھل ہی سنساری منشوں کو ملتے ہیں ۔ مگر ان کو ہی لگتے ہیں ۔ جو سنسار کو تیاگ کر میری شرن میں نہیں آتے اور جو میری شرن میں آتے ہیں اُن کے پاس دکھدائیک کرم نہیں آسکتے ۔ (وہ بُرے کرم کرتے ہی نہیں) اُنکو کوئی بندھن نہیں ۔ اب ارجن اور بات سُن ۔ جتنے کرم سنساری منشوں سے بھلے یا بُرے ہوتے ہیں ۔ سو یہ مَن اور اندریوں سے ہوتے ہیں ۔ آتما کرتا ہے وہ کچھ نہیں کرتا ۔ آتما ایک ہے اور نرمل سے نرمل ہے اور آتما کو وہ پہچانتے

ہیں جن کی بُدھ اتی نرمل ہوتی ہے۔ اُنکو کسی کام کرنے کا بندہن نہیں ہے اور اندھ مت دُربدھی لوگ جو آتما کو نہیں دیکھتے ہیں۔ بندہن میں پڑتے ہیں اور ارجن جن کی آہنگ بدھی نہیں۔ وہ کہتے ہیں آتما اکرتا ہے۔ کچھ کرتا نہیں جو بھلے بُرے کرم ہوتے ہیں۔ وہ دیہہ من اور اندریوں سے ہوتے ہیں۔ ایسی بُدھی والے اگر سب کو مار ڈالیں۔ تب بھی اس کو کرم کئے کا کچھ پھل نہیں ملتا اور نہ اُنکو کوئی دیکھتا ہے اے ارجن۔ تین پرکار کے گیان۔ تین پرکار کے کرم اور تین ہی پرکار کے کرتا ہیں اُن کے بھید الگ الگ سُن۔ اول تو وہ گیان ہے جس کی بدولت ایک انباشی آتما برہم دکھائی دیتا ہے۔ اور اس گیان کے جاننے والا سب کا سیوک اور سُکھدائک ہو کر رہتا ہے۔ کسی کو دُکھ نہیں دیتا۔ یہ ساتکی گیان کہلاتا ہے۔ جو گیان بھید کے دینے والا ہے یعنی جس سے ہر شے ہر ایک پُرانی جُدا جُدا نظر آتا ہے۔ کہ یہ اپنا ہے۔ یہ پرایا ہے۔ یہ مِتّر ہے۔ یہ شترو ہے۔ یہ میرا ہے۔ یہ اُس کا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ راجسی گیان کہلاتا ہے۔ اور جس گیان کو پاکر ہر کوئی بُرا نظر آتا ہے۔ اور سب کے ساتھ بیر بڑھتا ہے وہ تلسی گیان بولا جاتا ہے۔ اب کرم سُن۔ جو ست کرم نش کام (بغیر پھل کی خواہش کے ہو کر کیا جاوے۔ وہ ساتکی کرم ہے۔ اور جو کرم کرکے اُس کے پھل کی خواہش کرے وہ راجسی کرم ہے۔ اور یہ آواگون کے جنجال میں ڈالتا ہے۔ اور جس کرم سے کسی کو بندہن میں باندھا جائے۔ کسی جیو کو دُکھایا جائے۔ کسی کا گھات کیا جائے (مارا جائے) اور لوگوں میں اپنی بڑائی اور ریل دکھانے کے لئے لوبھ موہ اہنکار میں پڑے ہوئے جو کرم کیا جائے وہی تامسی کرم جان۔

اب کرم کرنا سُن - جونش یگیہ دان شرادھ کنیا دان آدی ستنیہ کرم اہنکار سے رہت ہوکر کرے اور پھل کچھ نہ مانگے - اور یہ سمجھے کہ میں کچھ نہیں کرسکتا یہ سب پرماتما کی ہی کرپا ہے - بلا تکلیف اُٹھانے کے جو کام آسانی سے ہو سکے - وہی کرے - یعنی اپنی شکتی کے انوسار کارج کرے - کام اچھی طرح سے سنپورن ہونے پر زیادہ پرسن نہ ہو - اور بگڑ جانے پر کلپنا نہ کرے اتنا جان لے کہ یہ کام میرا نہیں - پرمیشور کا ہی ہے - ہرش شوک سے رہت ہو - کرم کرتا رہے - پھل کے لئے ایشور پر بھروسہ رکھے - ایشور کی اچھیا سے جو کچھ بھی مل رہے اُسی پر سنتوش کرے - وہ منش ساتکی کرتا کہلاتا ہے - اب راجسی کرتا سُن - جیو ہنسا[1] - اپوترتا[2] - ہرش شوک سنجگت ہونا - کرم کرتے وقت اس کا پھل پانے کی تمنا رکھنا - میری بڑائی لوگوں میں ہوگی - لوگ مجھے کہیں گے کہ واہ وا - شاباش - آفرین - دھنیہ ہو - اس سے خوش ہونا - لیکن کرم کرنے میں جو روپیہ گھر سے خرچ ہوتا ہے - اس کا خیال کرکے من میں دُکھی ہونا

[1] کسی جیو کا مارنا یا ستانا - من سے بانی سے کرم سے جو کرم کسی جیو کو دُکھانے یا مارنے کے لئے کئے جاتے ہیں - تو یہ جیو ہنسا ہے - ایک شخص دُکھیا ہے - اسکو ایسے جانتے ہوئے بھی اس کے ساتھ ٹھٹھا کرنا - یا اس کا ہتک کرنا - کسیکو گالی نکالنا - کسی کا کام ہو رہا ہے - اس میں وگھن ڈالنے کے لئے اس کی چغلی کھا کر اس کا کام بگاڑ دینا یا جھوٹی گواہی دینا یہ بانی (زبان) کی جیو ہنسا ہے - (۲) کسی کا بُرا چاہنا - یہ من کی جیو ہنسا ہے - کسی کو اپنے ہاتھ سے مارنا - کسی کی چیز زبردستی اُٹھا لینا - چوری کرنا - قتل کرنا - کرم کی جیو ہنسا ہے - [2] ناپاک رہنا - [3] ذرا سی بات میں توش - اور ذرا سی ہی میں رنج ہو جانا -

ایسا کرنے والا راجسی کرتا کہلاتا ہے۔ اور جو کرم کرتے وقت شاستر ودھی کا کچھ خیال نہ کرے۔ کسی کے آگے مستک نہ جھکائے۔ جہاں مورکھ اور لوبھی ہو۔ ست پرشوں کی نندیا کرے۔ اور سب سے لڑائی جھگڑا رکھے۔ اسکو تو تامسی کرتا جان اب اے ارجن تین پرکار کی بدھی اور تین ہی پرکار کی دررڑھتا کہتا ہوں سو سُن جس بدھی (عقل) کے بل سے گرہست میں سُکھی رہے۔ بھلے کرم کو بھلا اور بُرے کرم کو بُرا مانے۔ مُکت ہوتے اور بندھن میں پڑنے کا مارگ پہچانے۔ وہ ساتکی بدھی کہلاتی ہے۔ جس بدھی سے دہرم کو ادہرم اور بھلے کو بُرا جانے اور کی اور سمجھے یہ راجسی بدھی کے لکھشن ہیں اور جس بدھی سے منش ادہرم کو دہرم سمجھے مثلاً خیال کرے کہ اگر میں بکرا مار کر یا کسی اور جیو کی ہنسیا کر کے کسی دیوتا کے سمرپن کروں۔ چوری ٹھگی وغیرہ کھوٹے کرموں کو کرے وہی تامسی بدھی ہے اب دررڑھتا سُن جب من میں کوئی وکار (بُری خواہش) نہ اُپجے ایک بھگوان کو ہی ستیہ جانے اور اُس کی ہی شرن میں رہے اور اندریاں بس میں ہوں یہ ساتکی دررڑھتا (مستقل مزاجی) ہے اگر اپنے دھرم میں دررڑھ اور دربیہ کمانے میں آدمی اور کھانے پینے اور پہننے میں دررڑھتا ہو تو وہ راجسی دررڑھتا ہے۔ جہاں گھور تندرا (گہری نیند) میں سویا رہے اور چنتا میں مگن رہے۔ لوگوں سے کلیش کلیش میں پرورت رہے۔ یہ تینوں لکھشن تامسی دررڑھتا کے ہیں۔ تامسی دررڑھتا والے۔ نندرا۔ چنتا اور کلیش سے اپنے آپ کو چھڑا نہیں سکتے۔ اے ارجن اب تین پرکار کے سُکھ سُن پہلے کشٹ اُٹھا کر جو سُکھ حاصل کیا جاوے۔ جیسے کہ کڑوی دوا کے پینے سے روگ سے رہت ہو کر سُکھی ہوتا ہے۔ یا کہ تپسیا یا اور سادھن کر کے سُورگ کو

پراپت ہو وہ ساتکی سُکھ ہے۔ دُوسرا سُکھ جس کا پرنیام دُکھ ہو۔ جیسے سواد
وبھوجن کو سواد کے بشے میں پڑ کر بہت سا کھا جائے۔ پھر دُکھ پیدا ہو۔ یا جیسے
بلاس کرتے وقت سُکھ ہوتا ہے۔ لیکن پیچھے سے وہ سُکھ بش (زہر) سمان ہو
جاتا ہے یہ راجسی سُکھ کہلاتا ہے اور جس سُکھ سے پہلے تو سنسار اور پرمیشور
سے بے سُرت رہے اور پھر آلس اور ننارا اور شریر کو کشٹ ہوں۔ جیسے افیم
شراب۔ بھنگ۔ چرس آدی کے سیون سے ہوتا ہے یہ تامسی سُکھ کہلاتا ہے
اب ارجن اور سُن۔ پرتھوی۔ سُورگ اور پاتال لوک (ناگ لوک) یہ تینوں لوگ
بھی میری مایا سے اُپجے ہیں۔ ان تینوں لوکوں میں مایا کے تین گن ورتتے ہیں
ان تین ہی گنوں کے سوبھاؤ میں لوک برتمان ہیں پس لوگوں میں گن ہیں اور
گنوں میں لوک ہیں اس کارن سے یہ سرشٹی ترگن مئی کہلاتی ہے اے ارجن اب
برہمن۔ کھتری ویش اور شودر اِن چاروں ورنوں کے سوبھاؤ کی پرکرتی سُن۔
اندریوں اور من کو جیت کر تپسیا کرنا۔ پوِتر تا (تن اور من کی پاکیزگی) کھشما (معاف
کرنا) کو دھارن کرنا۔ کومل چت ہونا۔ اپنا گیان اور پرمیشور کا بگیان جاننا۔
ست اُپدیش کرنا۔ بھجن اور سمرن کرنا۔ یہ برہمن کے سوبھاؤ کی پرکرتی ہے سورما
تیجسوی۔ راجہ۔ سردار۔ دانی۔ رن (میدان جنگ) سے پیٹھ نہ دکھانیوالا۔ عقلمند
اور پرماتما میں شردھا اور بھگتی رکھنے والا ہوتا۔ یہ کھشتری کے لکھشن ہیں۔
کھیتی کرنا۔ بنج بیوپار۔ اور گئو سیوا کرنا اور ہری بھجن اور دان کرنا یہ دیش
سوبھاؤ کے دھرم ہیں۔ اور تینوں ورنوں کی سیوا کرنا۔ اور سیوا کرنے
سے جو کچھ پراپت ہو۔ اس میں سنتوش (صبر) رکھنا یہ شودر سوبھاؤ کے لکھشن

ہیں۔ یہ تو چاروں ورنوں کے سوبھاؤ کی پرکرتی کہی۔ چاروں ورنوں کے
منش اپنے اپنے دھرم کرم پر چل کر سدھی پھل کو پاتے ہیں۔ اور وہ منش
سکل سرشٹی کے کرتا پاربرہم کو جو سب میں رم رہا ہے۔ پراپت ہوینگے۔ اے
ارجن ان چاروں ورنوں کے جو دھرم کہنے ہیں۔ ان میں سب اپنے اپنے دہرم
کے پالن سے کلیان پاتے ہیں۔ اگر اپنا دہرم نیچہ (ادنلے) بھی ہو۔ تو اُسکو اُچیہ
یعنی اعلیٰ سمجھے۔ وہی دہرم اس کو کلیان کاری ہوگا۔ پرایا دہرم چاہے کتنا
بھی چمکدار ہوا اور اچھا ہو۔ تو بھی اپنے دہرم پر ہی تنت ہو رہے۔ پرایا دہرم
کبھی کلیان کاری نہیں ہوسکتا۔ اس لئے پرایا دہرم کبھی گرہن نہ کرنا چاہئے
اپنا دھرم بھگتی اور مُکتی کا داتا ہے۔ یہ تو چاروں ورنوں کے دھرم کہے اب
اے ارجن اِن چاروں ورنوں کے میل بھجن کرنے سے سب اوگن کٹ جاتے ہیں
وہ سہج پد کو جا پراپت ہوتے ہیں۔ اسی سہج پد کو تریا پد اور ست پد اور چوتھا پد بھی
کہتے ہیں۔ جو ایسے سہج شانت پد کو جا پراپت ہوتا ہے۔ اُسکو کرم نیا گنے کا دُکھ
نہیں۔ شانت پد کو پاکر پھر کسی کرم کے آرنبھ کرنے سے دُکھ ہے۔ اس کا
درشٹانت سُن۔ جیسے دہوئیں سے رہت نرمل اگنی جلتی ہو۔ اور اس میں ہوئیں
دار لکڑی ڈالدی جائے۔ تو وہ لکڑی نرمل اگنی کو بگاڑ دیتی ہے۔ ایسے ہی
چھوتے پد والے کو کرم کا آرنبھ دوش ہے۔ کرم کے آرنبھ سے چوتھا پد بگڑ
جاتا ہے اسی لئے تریا پد میں پراپت ہوئے کو کرم کرنا ضرور نہیں۔ اب
چوتھے پد میں پراپت ہونے والے کے لکھشن سُن۔ اُسے کسی سے موہ ممتا
نہیں اور اُس نے سنسار کے وشیوں سے اپنا من جیتا ہوا ہے کسی وستو

کی اچھیا نہیں - کیونکہ وہ نش کرمی سدھ آتما برہم کے ایسے اکھنڈٹ سُکھ میں مگن ہوگیا ہے جس کے برابر اور کوئی سُکھ نہیں اس لئے اسکو کسی وستو کی اچھیا نہیں وہ کس سدّھی کو پراپت ہوا ہے اے کنتی نندن سوسُن - مجھے جاننے سے جس کی بدھی پُورن ہوئی ہے اور جس کا نشچہ کیول مجھ پاربرہم بھگوان میں ہے - وہ سنساری لوگوں کی بات کو نہیں سُننا - اور نہ کسی سے اُس کی پریت ہے اور نہ ویر ہے ایکانت باسی (تنہا نشین - اکیلے میں بیٹھنے والا) ہے - سدا ایک برہم میں نہچل ہے اور میرے سمرن کے سُکھ کو پاکر پُورن ہو رہا ہے - اور سنسار کی اور (طرف) سے سو رہا ہے اور جس نے سنسار کی یہ تینوں (۱) دیہہ سے سنساری منشوں کا سنگ نہ کرنا (۲) زبان سے لوگوں کیساتھ بات نہ کرنا (۳) من میں سنسار کے بیوہار کو نہ لانا باتیں جسم زبان اور من کو بس میں کر کے جیت لی ہیں اور ہمیشہ میرے ہی دھیان میں لگن ہے اور سنسار کی طرف سے ویراگی ہے اور ویراگ بھی ایسا ہے کہ اوپر برہم لوک نیچے کے شیش ناگ کے لوک کو بھی جو پرم سُکھ کا استھان ہیں - تنکے برابر جاننا ہے اور ناش ہونیوالا سمجھتا ہے اس کا نام ویراگ ہے اور اہنکار - بل - مان اور کرودھ سے رہت ہو اور ضرورت سے زیادہ بھوجن وغیرہ سنچے نہیں کرے اس کا نام تیاگ ہے - جس نے ان وکاروں کو تیاگ دیا اور کسی وستو کی کامنا اور ممتا نہ کی ایسا سنیہ پُرش جیون مُکت (دیہہ رکھتا ہوا بھی) مُکت ہو جاتا ہے اور برہم بھوت بن جاتا ہے برہم بھوت وہ ہے - جس کے تینوں گن مایا کے ہٹ گئے ہوں تینوں گنوں کے ہٹنے سے جیسا آتما کا برہم تھا ویسے ہی برہم کا برہم ہوا اس کارن سے اسکو برہم بھوت کہتے ہیں - برہم بھوت ہو کر اس کا آتما پرسن ہو جاتا ہے پھر وہ کسی

چیز کے ملنے کی خواہش نہیں رکھتا اور نہ گئی ہوئی چیز کی چنتا کرتا ہے سب بھوت پرانیوں میں اسکو برہم ہی نظر آتا ہے۔ یہ سب لکھشن تریا پد کے ہیں۔ منش اس پد میں آکر پھر جلدی میری بھگتی کو پا لیتا ہے۔ میری بھگتی کیا ہے۔ سو سن۔ میری مہما کے پرتاپ کو جاننا میری بھگتی ہے۔ تریا پد میں لین ہو کر میرے بھگت کے ہردے میں میرے جاننے کا گیان پرکاشت ہوتا ہے۔ وہ بھگت مجھے جانتا ہے۔ جس نے میری مہما کے جاننے کا گیان روپی امرت چکھا ہے سو وہ جب تک منش دیہہ میں رہتا ہے تب تک پرم سکھ شانت پد کے سکھ میں مگن رہتا ہے اور یہ تیاگ کر میرے پرمانند اناشی پد میں جا پراپت ہوتا ہے یہ تو تریا پد سہج پد شانت پد چوتھا پد کے پانے کے لکھشن کہے ہیں اور سن جو میرا سمرن بھجن کرتے ہیں اور انہیں میرے بھجن امرت کا جو سواد آیا ہے اور ساتھ ہی سنسار کی کرت د کرم بھی کرتے ہیں۔ وہ بھی میری کرپا سے اُتم پد (شانت پد) کو جا پراپت ہوتے ہیں اس کارن اے ارجن تو بھی میرا نرنتر دھیان کر اور من اور بدھی کی نشچلتا اور بریت میرے ساتھ دڑرھ (مضبوط) کر۔ من کی نشچلتا مجھ میں رکھنے سے تو سنسار کے بندھنوں سے تر جائیگا اور جو اہنکار سے میری آگیا نہ مانیگا تو تیرا ناش ہوگا اور جو اہنکار سے یہ کہیگا کہ میں سنگرام نہیں کرتا۔ تو یہ تیرا کہنا جھوٹ ہے کیونکہ جیسی تیری پرکرتی ہے۔ ویسا آپ ہی تجھ سے ہو رہیگا۔ اے کنتی نندن ارجن جیسے جیسے سوبھاؤ کے دیہہ دھاری ہیں۔ وہ سب سوبھاؤ کے بندھن میں بندھے ہوئے ہیں سب لوگ اپنے سوبھاؤ کے بس ہیں۔ سوبھاؤ لوگوں کے بس نہیں اگر تو کٹمب کے موہ میں پھنسکر یہ کہے کہ میں یدھ نہیں کرتا تو کھشتری کا سوبھاؤ تجھ سے اوشیہ

(ضرور ہی) یُدھ کرائیگا۔ اے ارجن ایشور کا ایک ہی سروپ سب بھوت پرانیوں
میں بسنا ہے وہ جیووں کو مایا موہ کے نیتر پر بٹھلا کر بھرما تا ہے۔ اے ارجن اس
کارن سے تو میری شرن آ۔ تب تو میری کرپا سے پرم شانت گیان سروپ
کو پراپت ہو جائیگا۔ اے ارجن یہ گُجھ (پوشیدہ) سے گُجھ گیان میں نے تجھے کہا
ہے اور ایشور پراپتی کے تمام مارگ تجھے بتائے ہیں جس مارگ سے تیری اچھیا
ہو اُسی مارگ سے بھجن کر کے مجھ (ایشور) میں مل جا۔ اے ارجن ساری گیتا میں سے
میرا ایک اور گوڑھ بچن سُن۔ تو میرا مِتر ہے اور تیری بدھی میرے چرن کملوں کے
ساتھ درڑھ ہے اس لئے تیرے کلیان کیواسطے کہتا ہوں تو من کی نشچلتا مجھ
میں رکھ کر میرا بھگت ہو۔ میری پُوجا اور سیوا کر کے اور مجھے نمسکار کر کے مجھ سے
اس طرح ملجا جس طرح پانی میں پانی ملجاتا ہے جب تو نرنتر میرے بھجن میں درڑھ
ہو جائیگا تو تو سب بھگتوں سے نیارا ہو جائیگا اے ارجن اگر تو سب دہرموں کو تیاگ کر کیول
میری شرن آئیگا۔ تو میں تجھے سب پاپوں سے مُکت کر دُونگا۔ چنتا مت کر۔ تب
ارجن نے ہاتھ جوڑ کر بینتی کی کہ بھگوان آپ نے جو کہا ہے کہ سب دہرموں کو تیاگ کر میری
شرن آ میں مُکت کرونگا۔ اے مہاپربھو آپ کی شرن پڑنا دہرم ہے ادہرم نہیں
جب سب دہرم ہی تیاگے گئے۔ تب آپ کی شرن آنا جو دہرم ہے وہ بھی ساتھ
ہی تیاگا گیا۔ شری بھگوان نے کہا کہ اے ارجن۔ میری شرن میں پڑنا دہرم
ادہرم نہیں بلکہ پرم دہرم ہے ایک پن دہرم ہے۔ اور ایک دان دہرم ہے
دہرم اور دان کی بات سُن۔ اے ارجن۔ جو بات میرے سر کیساتھ دھر
دی جائے اور جو منش اپنا دہرم کر لے اور کہے کہ اس دہرم کا پُھل جیتے جی

نہیں چھوڑونگا۔ اے ارجن اس کا نام اول دھرم ہے اور گوروسیوا۔ تیرتھ اشنان اور ٹھاکر پوجا یہ پُن دھرم ہیں۔ اور کچھ وستو کسی کو دے دینا دان دہرم ہے اے ارجن میری شرن میں آنے کا جو دہرم ہے سو سب سے اُتم ہے اور وہ ان تینوں سے نیارا ہے یہ بچن سُن کر ارجن بولا۔ مہاراج ہمر کے ساتھ جو بات دھرلی اُس کا تو استھان اونچا ہے اور چرنوں کی شرن پڑنا گر پڑتا ہے۔ یہ تو نیچ استھان ہے اور دل دہرم کا استھان اُونچا ہوا اور پرم دہرم کا نیچا۔ کرپا کرکے اس کا اُتر دیکر میرا سنشا دُور کرو۔ سری کرشن جی نے فرمایا اے ارجن دہرتی پیروں تلے ہوتی ہے اور بیج ہاتھوں میں اُونچے استھان پر ہوتا ہے۔ جب اس کو ہاتھ سے گراتے ہیں تو وہ دہرتی استھان میں جاتا ہے تب وہ بیج پھوٹ کر انکر بنتا ہے اور بڑھ کر وہاں تک پہنچ جاتا ہے۔ جہاں کوئی نہ پہنچ سکے۔ اس کا ارتھ یہ ہے ارجن جو میرے چرن کمل ہیں۔ سو دہرتی روپ ہیں اور پہلے جب اہنکار میں تھا۔ تب اُونچے استھان تھا۔ جب اور دہرموں میں لگا ہوا تھا۔ تب تک اہنکار تھا۔ ان کو چھوڑ کر جب میرے چرن کملوں کی شرن پڑا۔ تب نیچے ہو کر گر پڑا۔ تو اس کا چت بیج ہو کر میرے میں آیا ایسے ہی سادہنوں کا چت دانے کی نیائیں پر پھلت ہو کر بڑھتا بڑھتا میرے چوتھے پد میں گیا تب اور سب نیم دہرم تلے دب گئے اس وچار سے پرم دہرم سب دہرموں سے اُونچا ہے پھر ارجن نے پوچھا آپ نے جو کہا ہے کہ تو چنتا نہ کر تیرے سب پاپوں کو ناش کر کے تیری مُکت کرونگا۔ وہ کون سے پاپ ہیں۔ جس سے میں بچوں۔ سری کرشن جی کہتے ہیں کہ اے ارجن آہنگ (میں ہوں) شبد جو سب بھوت پرانیوں میں ورت رہا ہے

سب پاپوں کا مُول ہے پس اہنکار اور ممتا کو دِل سے دُور کر۔ میں تیری مکت کرونگا چنتا مت کر آدھین بھاؤ ہو کر میری شرن آ۔ ارجن یہ گیان جو میں نے تجھے کہا ہے۔ سو تو ایسے لوگوں کو نہ سُنانا۔ جو میری بھگتی سے بے مُکھ ہیں اور جن کو میرے نام کے سُننے کی شردھا اور پریت نہیں۔ اور جو میری نِندیا کرتے ہیں اور جو کوئی میرا یہ گُجھ گیان میرے بھگت کو سنائیگا۔ اُس سے بڑھ کر میرا بھگت اور کوئی نہیں۔ نہ کوئی پہلے ہوا ہے اور نہ آگے کو ہوگا وہ مجھے بہت پیارا ہے اور جو میرے بھگت کو یہ گیتا گیان سنائیگا۔ اس کو بھی بہت پھل ملیگا۔ اور جو کوئی اس گیتا کے ایک شلوک کا بھی پاٹھ کریگا۔ اس کو سب یگیوں سے سریشٹ گیان یگیہ کا پھل دیتا ہوں۔ اور اس گیتا کے پاٹھ کرنیوالے کے پاس اس طرح جا کھڑا ہوتا ہوں۔ جیسے کوئی کسی کا نام لے کر بلاوے اور وہ اُس کے بلانے سے اُس کے سامنے جا کھڑا ہو۔ اسی طرح گیتا کے پاٹھ کرنیوالے کے پاس میں جا کھڑا ہوتا ہوں اور جو کوئی گیتا پاٹھ میرے بھگتوں کو سُناتا ہے اُس کی مہما بڑی ہے مجھ سے کہی نہیں جاتی۔ جیسے میری بڑائی بھجن سے اگوچر ہے اور جس نے یہ گیتا گیان شردھا کیساتھ ارتھوں (مطلبوں) سمیت سُنا یا ہے اور جس نے ارتھ سمیت شردھا اور بھگتی کیساتھ یہ گیان سچ سچ مان کر سُنا ہے وہ دونوں ہی پڑھنے اور سننے والے جنم مرن کے بندھن کاٹ کر میرے اناشی پد میں جا پراپت ہوتے ہیں جہاں سے پھر سنسار کے بندھنوں میں نہیں آتے اس کارن اے ارجن میں نے یہ پرم گُجھ گیان کہا ہے جو تو نے ایکاگر چت (دِل یکسو کر کے) ہو کر سُنا ہے تیرے اندر جو اگیان کا موہ تھا۔ سو اس موہ کا ناش ہوا۔ یہ بچن سُن

کرارجن نے سری کرشن جی کو ہاتھ جوڑ کر نمسکار کیا اور کہا کہ اے انباشی پُرش تمہاری کرپا سے میرے موہ کا ناش ہوا۔ اور گیان بھی پراپت ہوا۔ میری بدھی بھی نشچل ہوگئی۔ اور میرے من کے سندیہہ سنشے سب مٹ گئے۔ آپ نے جو بڑے سُکھ کیساتھ مجھے یُدھ کرنے کی آگیا دی ہے۔ سو آپ کی آگیا کو پاکر یُدھ کرنا ہوں۔ سنجے نے دہرت راشٹر سے کہا۔ کہ اے راجن شری کرشن واسدیو اور پارتھ ارجن کی آپس میں یہ بہت سی گوشٹ ہوئی ہے اس کو سُن کر اور وچار کر میرے روم کھڑے ہو گئے۔ شری بیاس دیوجی نے اپنی کرپا سے مجھے دبیہ درشٹی دی تھی۔ سو اُن کی کرپا سے میں نے یہ گیان آپ کو سُنایا ہے۔ یہ گیان اتی گجھ (نہایت ہی پوشیدہ) ہے۔ اور جو گیشوروں کے الیشور شری کرشن بھگوان کے مُکھ کمل سے نکلا ہے۔ میں اس سری کرشن ارجن سنباد کو سمرسمر اور وچار وچار کر پرم ہرش کو پراپت ہو رہا ہوں۔ اور شری کرشن جی مہاراج نے ارجن کو جو سُروپ دکھایا تھا۔ اس کو وچار کر میں پرم ہرش (بہجد خوشی مہاں آنند) اور لسیمے (تعجب حیرانی) کو پراپت ہوا ہوں۔ راجن اب نشچے کر کے میری بات سُنئے جس طرف جوگیشوروں کے الیشور سری کرشن بھگوان اور گانڈیو دھنش دھاری ارجن ہیں۔ لکھشمی بھی اسی طرف ہے یعنی اسی طرف والوں کی جے ہوگی۔ میری مت میں یہی ہے اور تو بھی من میں یہی نشچے کر جان کہ جن کے پکھش پر سری کرشن بھگوان ہیں۔ انہی بڑ بھاگے پانڈووں کی جے (فتح) ہوگی اور تیرے ادھرمی اور مندمتی لبے عقل اُتر ہارینگے۔ اس بات میں سنشا کچھ نہیں ہے۔

اتی شری بھگوت گیتا سوپ نکھدسو برہم ودیا یانگ یوگ شاستر ے شری کرشن ارجن سنبادے سرب شاستر نرنے موکھش یوگو نام اشٹادشو ادھیاد سمپورنم -

اٹھارہویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن کہتے ہیں کہ اے لکھشمی - سب ندیوں میں شری بھاگیرتھی گنگا سرشٹ ہے - سب ورنوں میں برہمن اور سب تیرتھوں میں پشکر راج سرشٹ ہے سب رشیوں میں بیاس جی - سب برکھشوں میں پیپل اور تلسی سرشٹ ہیں - اور جیسے پشوؤں میں گئو سرشٹ ہے - ایسے ہی گیتا کے سب ادھیاؤں میں اٹھارہواں ادھیا سرشٹ ہے - اب اس ادھیا کا مہاتم سن - سومیر پربت پر راجہ اندر کا راج ہے - کوبیر - دھن لکھیش اور سب دیوتا وہاں رہتے ہیں - ایکدن وہاں راجہ اندر اور اور سب دیوتا بیٹھے تھے - اپسرا ناچ رہی تھیں گندھرب کیرتن کر رہے تھے - اچھے اچھے برہمن بیٹھے تھے - اتنے میں انہوں نے پارکھدوں کو دیکھا - جو بوان پر ایک چترتبھج روپ دھاری کو لئے آتے ہیں - دیوتا بولے یہ پارکھد کس کو لئے آتے ہیں - پارکھدوں نے بوان کو لاکر سب دیوتاؤں کے سامنے رکھا - اور راجہ اندر کو کہا - کہ تو اندر اس کو چھوڑ دے - اور اس چترتبھج کو بیٹھنے دے - یہ سنتے ہی راجہ اندر اندر آسن سے اٹھ کھڑا ہوا اور پارکھدوں نے اس چترتبھج کو بوان پر سے اتار کر اندر آسن پر بٹھا دیا - تب راجہ اندر نے کہا - کہ اس نے کونسا اپائن کیا ہے - جو یہ اندر

آسن کا ادھکاری ہوا ہے۔ میرے جانتے تو اُس نے کوئی پن نہیں کیا۔ کوئی تیرتھ برت تپسیا یگیہ نہیں کیا کبھی بنارس کھشیتر نہیں گیا۔ نہ کبھی بشیشر مہا دیو کا ہی درشن پایا ہے۔ ان دان۔ گئو دان نہیں کیا۔ کبھی سادھ سنت کی سیوا نہیں کی۔ برہمنوں کو بھوجن نہیں کھلایا۔ اتنے پنوں میں سے اس نے کوئی پن نہیں کیا۔ یہ اندر لوک کا ادھکاری کیونکر ہوا ہے۔ برہسپت جی تم ترکال درشی (گزرے ہوئے بیتے ہوئے۔ آینوالے تینوں زمانوں کا حال جاننے والے) ہو۔ تمہاری دیبیہ درشٹی ہے۔ سو تم میرا یہ سنشا نورت کر دو (شک مٹاؤ) تب برہسپت رشی بولے۔ اس نے تو کوئی پن ایسا نہیں کیا۔ میں بھی آشچرج میں ہوں۔ کہ یہ کس طرح اس آسن کا ادھکاری ہے یہ بات تم جا کرشری نارائن جی سے پوچھو۔ تب راجہ اندر سب دیوتوں سمیت میرے پاس آئے نمسکار کر کے چرن بندنا کی۔ اور استت کر کے بولے کہ آؤ دیو جی تم انتریامی ہو میں ایک بنتی کرتا ہوں۔ میں نے کہا۔ کہو اندر کیا پوچھتے ہو۔ تب اندر نے کہا۔ اے دینا ناتھ۔ آپ کے چار پارکھد ایک چتر بھج روپ دھاری کو بوان پر چڑھا کر لے آئے اور انہوں نے مجھے اندر آسن سے اٹھ کھڑا ہونے کو کہا۔ اُس چتر بھج کے سامنے میں نہ ٹھہر سکا۔ اُسی وقت اُٹھ کھڑا ہوا میرے من میں یہ بڑا سندیہہ ہے۔ کہ میں نے ایک سو اشومیدھ یگیہ کر کے تب اندر آسن کو پایا ہے۔ اس چتر بھجی نے کس پن کے پرتاپ سے اندر آسن پایا ہے تب میں نے ہنس کر کہا۔ اس نے ایک بڑا گپت دہرم کیا ہے جسکو میں جانتا ہوں اور وہ بھی جانتا ہے۔ اے اندر اس نے گیتا کے اٹھارہویں ادھیائے

کا پاٹھ کیا ہے۔ پھر اس نے بھوگوں کے کرنے کی اچھیا من میں دھاری تھی
جب اس نے دیہہ چھوڑی۔ تب میں نے پارکھدوں کو آگیا کی۔ کہ اس کو لے
جاکر اندر آسن پر بٹھلاؤ۔ تاکہ یہ اندر پری کا راج کرے۔ جب اس کا من
بھوگوں سے ورکت ہو جائیگا۔ تب تو ہی راج کریگا۔ تو ڈرمت۔ وہ تیرا راج
نہیں لیتا۔ تم جاکر بھوگوں کی سامگری اس کے لئے اکٹھی کردو۔ جب اس
کی بھوگوں کی منشا پوری ہو جائیگی۔ تو میں اس کو بیکنیٹھ باسی کرونگا۔ یہ
بات سُن کر راجہ اندر نارائن کو ڈنڈوت کر کے اُن کی آگیا سے اندر پوری آیا۔
بھوگوں کی سامگری اس چیتر بھجی کو اکٹھی کردی۔ اور کہا۔ تم آنند سے بھوگ
بھوگو۔ لکھشمی یہ گیتا کے اٹھارہویں ادھیاء کا پھل ہے جو تم نے سُنا۔
اتی شری پدم پورانے اُتر اکھنڈے۔ ستی ایشر سنبادے گیتا مہاتمے اشٹا
دسو (اٹھارہواں) ادھیاء سمپورنم۔

شری گیتا جی کے سمپورن پاٹھ کرنے کا مہاتم

شری نارائن جی کہتے ہیں۔ کہ اے لکھشمی جو برہمن سادھو انیت اور گرہستی
شری گیتا جی کے اٹھارہویں ادھیاء کا پاٹھ نت پرکرتی کرتے ہیں۔ اُن کو
بہت سے اشومیدھ یگیہ کئے کا پھل ملتا ہے۔ بڑے بڑے دان پُن کئے
کا اور کپلا گئو دان کئے کا اور انیک پرکار کی تپسیا کرنے کا پھل نت پرتی
گیتا کے اٹھارہویں ادھیاء کا پاٹھ کرنیوالوں کو یہ سب کو پھل ملتے ہیں جو
پوتر جگہ جیسے سری گنگا جی کے کنارے۔ یا تُلسی کے پاس۔ یا بڑ۔ پیپل

کے نیچے یا ٹھاکر دوارے میں بیٹھ کر پاٹھ کرتے ہیں۔ سو وہ پُرانی کل جگ کے ان سب پاپوں سے (جو انہوں نے کئے ہیں) کے پھل یعنی دُکھوں سے مُکت ہو وینگے۔ اور جو پرانی یہ چار سادہن کرے۔ ارتھات۔ گنگا جی کا اشنان گائیتری کا پاٹھ۔ سنتوں کی سیوا اور پرماتما کا بھجن۔ ان کے کرنے سے سنسار کا کوئی دُکھ کلیش پرانی کو نہیں بیاپتا۔ اگر گیتا جی کا پاٹھ کوئی پنش نت پرتی (ہر روز) نہ کر سکے۔ تو ایکا وشی اماوش۔ پورنماشی اور تنکرانت کو ضرور کرے۔ اِن دونوں میں گیتا پاٹھ کرنے والے کو سہنسر گئو کے دان کا پھل ہوگا۔ شرادہوں کے دنوں میں پاٹھ کرنے والے سے پاٹھ کرنے والوں کے جو پتر او گت مرے ہوں۔ سب مکتی کو پراپت ہونگے اور وہ آپ بھی مُکت ہو جائیگا۔ جو کوئی شری گیتا جی کا سمپورن پاٹھ کرتا ہے۔ اُس کے من کی کامنائیں پُورن ہو جاتی ہیں۔ اور جو کوئی گیتا کا شلوک پڑھ کر پریمی شرو تاؤں (سُننے والوں) کو سنائیگا۔ تو اس کو ایک سو ایک کپلا گئو کے دان کا پھل ہوگا۔ اس کو سرب پھل پراپت ہونگے۔ اور وہ بیکنٹھ باسی ہو ویگا۔ اس جیو کے اُدھارنے کے چھ جتن (اپائے) ہیں (۱) گنگا اشنان۔ (۲) گیتا پاٹھ۔ (۳) گئو سیوا۔ (۴) تُلسی کو پانی۔ (۵) سادہوؤں اور گیانیوں کی سیوا۔ (۶) ایکا وشی کا برت رکھنا۔ اے لکشمی ارجن پانڈو کو میں نے گیتا کے اٹھارہ ادھیاء سُنا کر گیان اُپدیش کیا۔ ارجن سُن کر کرتارتھ ہوا ہے۔ یہ گپت بات میں نے تیرے کو سُنائی ہے۔ گیتا کا پھل سُن کر کئی جیو کرتارتھ ہوئے ہیں۔ اور ہو وینگے۔ یہ گیتا شری مکھ واک

ہے۔ سری کرشن جی نے اس میں امرت کا پرواہ چلایا ہے۔ کیول جیووں کے اُدھار کے لئے یہ گیان اُپدیش کیا ہے۔ تاکہ چاروں ورنوں کے منش اُس کو پڑھ سُن کر کرتارتھ ہوں۔ اور بیکنٹھ کو پراپت ہوں۔ گیتا جی کے پڑھنے کا ایسا پُن ہے۔ جیسا چاروں وید پڑھنے کا ہے۔ جیسے میری نابھ سے چار کنول اُپجے ہیں۔ وہ چار وید ہیں۔ اُن میں جو سُرت نہ لگے تو گیتا کا پاٹھ کرے۔ میں پاٹھ کرنے والے کے پاس جا کھڑا ہوتا ہوں۔ اے لکھشمی اگر گیتا کو برہمن پڑھے تو وہ بہت اُتم ہوتا ہے۔ وہ تو میری دیہہ ہے۔ اور چھتری۔ ویش۔ شودر اور ویشنو اور انیت پڑھے تو وہ بیکنٹھ گامی ہو رہیگا۔ یہ گیتا سکل جیووں کے کلیان کے نمت پرگٹ کری ہے۔ اس کا مہانم مہاں کہا ہے۔ جو اس کا پاٹھ کرے اور سُنے۔ اُس کی کلیان ہوگی۔ اتی شری بھگوت مہانم سہت سمپورنم۔

پروشٹہ ۲ - اساڑھ سمت ۱۹۷۷ پرسرام ورما۔ لاہور۔

پرماتما کی اتی انت کرپا سے سمپورن ہوئی

اگر آپ اپنی زندگی کو شاندار بنانا اور اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھنا چاہتے ہیں
تو بابو شیو برت لال صاحب ورمن ایم اے کے قلم جادو رقم سے لکھے ہوئے ناول ضرور ملاحظہ فرمادیں
یہ گوہر نایاب موتی لڑی کے عین درمیان کا سب سے بڑا موتی ہے
یعنے ناول
چمکدار موتی
قیمت فی جلد ایک روپیہ
(عہ ر)
قیمت فی جلد ایک روپیہ
(عہ ر)
یہ موتیوں کی لڑی پنجاب کے مشہور زمانہ ادیب مہاتما شیو برت لال جی ورمن گوندھ رہے ہیں۔ جسم حیثیت سے دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ اس بڑے موتی نے سب موتیوں کو مات کر دیا ہے۔ خدا جانے مہاتما جی موصوف لٹریری کے کس سمندر سے اس چمکدار موتی کو نکال کر لائے ہیں۔ یہ موتی ہاتھ میں اٹھا کر بہ نظر غور مطالعہ کرو۔ جام جہاں نما کی طرح اس میں مایا کا سروپ کھیلتا نظر آنے لگا۔ بھگوان کے دربار میں مایا کی نیرنگ کاری اس خوبی سے بطرز ناول دکھائی گئی ہے۔ کہ آسمان سے دیوتا لوگ صبح و شام اس کی کتھا گھروں میں کر رہے ہیں۔ ناول کیا ہے۔ دہرم و اخلاق کی قیمتی نصیحتوں کا نچوڑ ہے بنارس و دہلی کی زبان میں جو فرق ہے۔ ساس و بہو کے سمباد میں دیکھ لیجئے۔ مزہ آجائے گا۔ ناول کا سرورق فوٹو بلاک سے مزین ہے اس کی لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور کاغذ نفیس و دلاریب ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ۔ (عہ ر)
علم و گیان اور پند و نصائح کا ایک نیا دمکدار گوہر نایاب ناول یعنی
دمکدار موتی
قیمت فی جلد ایک روپیہ
(عہ ر)
قیمت فی جلد ایک روپیہ
(عہ ر)
ہمارے صوبہ کے مایہ ناز لٹریری سادہو مہاتما شیو برت لال جی نے دہرم و اخلاق کے علمی سمندر میں غوطہ لگا کر یہ دمکدار موتی دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کرنے کے لئے ڈہونڈ نکالا ہے کہنے کو تو یہ خوبصورت فوٹو بلاک سے مزین ایک اخلاقی ناول ہے۔ مگر دہرم و اخلاق کا سبق سکھلانے کے لئے رام لکشمن۔ سیتا اور نرملا کا جو سروپ انہوں نے کھینچا ہے۔ ایشور و جیو کیا ہے۔ ایشور کا مایا کا کیا تعلق ہے۔ مرد و عورت کی کتنی یکسانیت ہے۔ یہ سب عقدے جو عمر عزیز ضائع کرنے کے باوجود انسان سے حل نہیں ہوتے۔ آپ ان لاینحل مسائل کو اس ناول کے تختہ کاغذ پر بخوبی سمجھا ہوا پائیں گے۔
بوجہ تنگی جگہ کے اسی سلسلہ کے باقی ناول صرف نام اور قیمت سے لکھے جاتے ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔
دلدار موتی ... عہ ر
شاہوار موتی ... ۱۲ ار
شاندار موتی ... عہ ر
جھلکدار موتی ... عہ ر
تڑپدار موتی ... عہ ر
آبدار موتی ... عہ ر
گرہ دار موتی ... عہ ر
چمکدار موتی ... عہ ر
خمدار موتی ... عہ ر
دم دار موتی ... عہ ر
ہوشیار موتی ... عہ ر
طرحدار موتی ... عہ ر
تابدار موتی ... عہ ر
دمکدار موتی ...
چمکدار موتی
جان نثار موتی
جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب چوک متی لاہور